سورۃ عبس

تفسیر ارشدی

مرتب

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT محفوظة
All Rights Reserved جميع حقوق
2025

سورۃ عبس

تفسیر ارشدی

مرتب
ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالىٰ

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

"یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے"۔

سُورَةُ الإِسْرَاء

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين

"اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو
اونچا کر دیتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچا گراتا ہے"۔

رواہ مسلم

فَهرَس

سورۃ عبس

صفحہ نمبر	عنوان
1	سورۃ عبس کی تفسیر 11 حصوں میں پیش کی جا رہی ہے
4	**پہلا حصہ** (سورتوں کے مقاطع اور باہمی تعلق کی اکائیاں)
4	سورۃ عبس کا اجمالی تعارف
6	بعض اہداف
6	سورۃ عبس: موضوعات، ساخت اور اس کے حصوں کی باہمی ربط
6	تعارف
6	اہم موضوعات
6	ساخت اور حصوں کی باہمی ربط
6	ابتدائی تنبیہ اور نبوی ذمہ داری (آیات 1–10)
6	انسانی ناشکری اور اصل پر غور (آیات 11–23)
7	تخلیق میں نشانیاں (آیات 24–32)
7	یوم قیامت (آیات 33–42)
7	مربوط فریم ورک
8	ابدی نتائج (آخرت)

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

نتیجہ ______ 8
دوسرا حصہ(تفسیری ترجمہ) ______ 10
تیسرا حصہ(لغوی تفسیر/اسم و فعل کی شناخت) ______ 17
تیسرے حصے کا پہلا حصہ اول: کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح ______ 17
تیسرے حصے کا دوسرا حصہ: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ۔ ______ 20
حاشیہ میں موجود معلومات ______ 31
چوتھا حصہ(قرآن کی وہ آیات جو سورۃ عبس کے موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں) ______ 39
پانچواں حصہ(تفسیر بالقرآن) من أضواء البیان ______ 74
چھٹویں حصہ ______ 78
ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ کے جمع کردہ احادیث) ______ 78
1.إخلاص النية ______ 78
2.التقوى في القلب ______ 78
3.أفضل المؤمنين ______ 78
4.الطهارة شطر الإيمان ______ 78
5.كظم الغيظ ______ 79
6.الإحسان ______ 79
7.من حسن الإسلام ترك ما لا يعنيه ______ 79
8.السبعة الذين يظلهم الله ______ 80
9.الدعاء لتزكية النفس ______ 80
9 صحیح أحادیث دل (القلب) کے بارے میں ______ 80

1.صلاح القلب ____ 80
2.التقوى في القلب ____ 81
3.قلب المؤمن ____ 81
4.القلب السليم ____ 81
5.الدعاء لصلاح القلب ____ 81
6.قلوب العباد بين إصبعين ____ 82
7.القلب الغافل ____ 82
8.القلوب تتغير ____ 82
9.القلب والفتن ____ 82
7 صحیح احادیث قرآن کو نصیحت اور یاددہانی کے طور پر بیان کرتی ہیں ____ 83
1.خيركم من تعلم القرآن وعلمه ____ 83
1.خيركم من تعلم القرآن وعلمه ____ 83
2.القرآن حجة لك أو عليك ____ 83
3.القرآن شفيع لأصحابه ____ 83
4.القرآن رفعة لأهله ____ 83
5.فضل الاستماع للقرآن ____ 84
6.تدبر معاني القرآن ____ 84
7.القرآن ذكرى لمن يخشى ____ 85
3 صحیح احادیث قرآن سے اعراض کے بارے میں، جو اس کی تلاوت ____ 85
1.هجر القرآن ____ 85

2.التحذير من عدم العمل بالقرآن ________ 85
3.عاقبة ترك القرآن ________ 86
4 صحیح احادیث "لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ" (ابھی اس نے وہ پورا نہیں کیا جو اس پر فرض تھا) __ 86
1.إن الله افترض فرائض فلا تضيعوها ________ 86
2.أحب الأعمال إلى الله أدومها وإن قل ________ 87
3.ما منكم من أحد إلا وسيكلمه ربه ________ 87
4.المبادرة بالأعمال الصالحة ________ 87
(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نیک اعمال میں جلدی کرو ________ 88
1.الكافر في يوم القيامة ________ 88
2.عقوبة الكافر في النار ________ 88
3. لا يدخل الجنة إلا المؤمن ________ 88
4.الكبر سبب الكفر ________ 89
5.الكافر لا تنفعه أعماله ________ 89
ساتواں حصہ (تفسیر بالحدیث-وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں) ________ 97
الجامع الکامل سے بعض اَحادیث ________ 102
روایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا ________ 102
روایتِ انس رضی اللہ عنہ ________ 102
اُبی بن خلف کے بارے میں ________ 103
روایتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ (ضعیف) ________ 103
باب نمبر2 ________ 104

حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا ____ 105
حدیثِ سَودہ رضی اللہ عنہا ____ 106
آٹھواں اورنواں حصہ (اقوال صحابہ و تابعین مع تفسیر بالرائے المحمود) ____ 109
8- تفسیر باقوال صحابہ و تابعین پانچ مشہور تفاسیر سے ____ 109
9- تفسیر بالرائے المحمود ____ 109
ترجمہ: سورہ عبس اس کے نزول کا واقعہ ____ 110
دسواں حصہ (حصہ اول عربی تفاسیر سے مستند نکات) ____ 116
حصہ دوم: تفصیلی تفسیر (تفسیر احسن البیان) ____ 125
گیارھواں حصہ ____ 127
(سورت سے حاصل ہونے والے اسباق / عمومی معلومات۔ / طلبہ وطالبات کے لیے ____ 127
بعض موضوعات ____ 127
بعض اسباق ____ 127
مناسبت / لطائف التفسیر ____ 129
منتخب آیات اور حدیث برائے تذکیر و تدبر وہدایت وتزکیہ وحفظ ____ 129
عمومی معلومات ____ 131
ضعیف روایت کے محدثین کا اختلاف؟ ____ 131
مضمون 1 ____ 133
تزکیہ کے نکات ____ 133
اخلاص (اِخلاص) ____ 133
نیت کی اہمیت وفضیلت ____ 133

سنت کی اتباع	134
بدعات کی مذمت	134
علم اور علماء کی فضیلت علماء کا مقام	134
علم حاصل کرنا	134
علماء کا مقام	134
طالب علم اور معلم کے آداب	134
طالب علم کے لیے	134
معلم کے لیے	135
دلوں کی کیفیات اور اقسام	135
سالم دل (قَلْبٌ سَلِيمٌ)	135
مردہ دل	135
بیمار دل	135
شیطان کے دل تک پہنچنے کے راستے	135
بیمار دل کی نشانیاں	135
سالم دل کی نشانیاں	136
دل کے امراض کے اسباب اور نقصان دہ زہریلے اثرات	136
زیادہ بولنا	136
زیادہ دیکھنا	136
بلاوجہ، زیادہ میل جول، زیادہ کھانا اور زیادہ سونا	136

دل کی صحت اور مفید غذا کے اسباب 137
اللہ کا ذکر (ذکر اللہ) 137
قرآن کی تلاوت 137
تہجد (قیام اللیل) 137
توبہ 137
قرآن میں اخلاص کے ساتھ توبہ کی تاکید ہے 137
موت کی تیاری اور یاد 137
جنت اور جہنم 138
جنت کی صفت 138
جہنم کی صفت 138
مضمون 2 138
شفاف وحی 139
تعلیمی موقع 139
مضمون 3 139
زمین پر غور، معدنیات اور ان کا حیات کو سہارا دینے میں کردار 139
انسانی فوائد 140
جانوروں کے فوائد 140
رہائشی ہیئت 141
فضائی ترکیب 141

مٹی اور زرخیزی 141
الہامی حکمت کی عکاسی 141
مضمون 4 141
زمین کے وسائل: اللہ کا عطیہ 141
زمین بطور ایک منظم مسکن 142
فضائیہ (Atmosphere) 142
آبیہ (Hydrosphere) 142
سختیہ (Lithosphere) 142
حیاتیہ (Biosphere) 142
مقناطیسی میدان 143
متحرک اور زندگی بخش سیارہ 143
زمین کے متحرک نظام توازن برقرار رکھتے ہیں 143
پلیٹ ٹیکٹونکس 143
موسمیاتی نظام 143
زمین کا مدار اور گردش 143
الہامی حکمت اور سائنسی درستگی کی عکاسی 143
پائیداری اور انسانی ذمہ داری 145
مضمون 5 145
زمین کی طرف سے مہیا کردہ وسائل 145

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

پانی بطور بنیادی وسائل ____ 145
مٹی اور اس کی زرخیزی ____ 145
نباتات اور حیوانات ____ 145
پودے ____ 145
جانور ____ 146
خوراک اور رزق ____ 146
فضا اور موسمیاتی توازن ____ 146
مسکن کے طور پر زمین کی ساخت ____ 146
درجہ حرارت کی تنظیم ____ 146
قدرتی وسائل ____ 147
زمین کی تخلیق میں الہامی حکمت ____ 147
انسانی ذمہ داری ____ 147
آیات پر غور و فکر ____ 147
مضمون 6 ____ 148
زمین کی نعمتوں کی ایک درجہ بند فہرست، جس میں قدرتی وسائل ____ 148
پودے اور سبزہ ____ 148
طبی جڑی بوٹیاں ____ 148
قیمتی دھاتیں ____ 148
فاسل فیولز ____ 148

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

زمین سے حاصل ہونے والے مواد	149
آبی وسائل	149
قابل تجدید وسائل	149
مضمون 7	150
پہاڑوں کی اقسام	150
کائنات میں سیارے	150
ستارے	150
شہابیہ (Meteoroids)	151
زمین	151
سورج	151
کہکشائیں	151
آسمان	151
مضمون 8	152
پیدائش اور زمینی زندگی	153
موت اور قبر کی طرف منتقلی	153
قیامت اور آخرت	153
الٰہی منصوبے پر غور	154
مضمون 9	154
سبب یا ماخذ کی بنیاد پر آگ کی اقسام	154

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

استعمال کے لحاظ سے آگ کی اقسام 155
شدت کے لحاظ سے آگ کی اقسام 155
خطرے کی درجہ بندی کے لحاظ سے آگ کی اقسام 155
ماحولیاتی سیاق کے لحاظ سے آگ کی اقسام 156
نایاب اور انتہائی آگ کے مظاہر 156
مضمون 10 156
تفصیلی جائزہ لینا پہاڑوں کی اقسام کا، برف کی اقسام، پودوں کی اقسام، اور پتھروں۔۔ 156
پہاڑوں کی اقسام 156
برف کی اقسام 157
پودوں کی اقسام 157
غیر پھولدار پودے 157
پتھروں کی اقسام 158
ہوا کی اقسام اور ان کے اثرات 159
مضمون 11 159
ہوا کی حرکت کی اقسام 159
ہوا کے پودوں اور درختوں پر اثرات 159
ہوا کے درختوں پر اثرات کی اقسام 160
ہوا کے نقصان سے بچاؤ کے اقدامات 161
نتیجہ 161

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

مضمون 12 161
مضمون 13 161
قرآنی بصیرت: سورۃ النازعات اور عبس 162
خصوصی فوائد 163
صحت کے فوائد 163
اسلام میں متوازن غذا 164
خلاصہ 164
طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائن منٹ 164
بچوں اور بڑوں کے لیے 3 اسائنمنٹس 164
بڑوں کے لیے 166
خاندانی مشترکہ اسائنمنٹ 167

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ عبس	
سورۃ عبس کی تفسیر 11 حصوں میں پیش کی جارہی ہے	
پہلا حصہ	سورت کا جائزہ پیش کرتا ہے، اس کے پچھلی اور اگلی سورتوں سے تعلق کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ سورت کے موضوعاتی انداز اور مقاصد کو بھی بیان کرتا ہے۔
دوسرا حصہ	قرآن کے معانی کا ترجمہ کے ذریعے، آیت بہ آیت وضاحت کے ساتھ۔
تیسرا حصہ	❖ تیسرے حصے کا پہلا حصہ: کتاب السراج سے الفاظ کا مجموعہ۔ ❖ تیسرے حصے کا دوسرا حصہ: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ۔ ❖ یہ حصہ الفاظ پر مرکوز ہے، جہاں ہم اسم (واحد یا جمع) اور فعل (ماضی یا حال) کی شناخت کا تجزیہ کرتے ہیں۔ اس عمل سے ہمیں قرآن کی گہرائی میں غور و فکر کرنے میں مدد ملتی ہے۔
چوتھا حصہ	❖ قرآن کی وہ آیات جمع کرنا جو موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔ ❖ یہ حصہ ہمیں دکھاتا ہے کہ ہم کس طرح موضوع یا عنوان سے متعلق دیگر قرآنی آیات کے ذریعے سمجھنے کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
پانچواں حصہ	تفسیر بالقرآن
چھٹا حصہ	❖ پہلا حصہ: وہ احادیث جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کیں۔
ساتواں حصہ	❖ دوسرا حصہ: تفسیر بالحدیث۔ وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی گئیں۔
آٹھواں اور نواں حصہ	اقوال صحابہ و تابعین مع تفسیر بالرائے المحمود۔
	❖ پانچ مشہور تفاسیر سے صحابہ اور تابعین کے اقوال (کچھ اقوال) کے ساتھ ساتھ تفسیر بالرائے المحمود کو جمع کیا گیا۔

	نوٹ: میں نے دو حصے (8 اور 9) کو ایک جگہ اس لیے جمع کیا کیونکہ میں نے جب اقوال جمع کیے تو ان میں سے کچھ اقوال، تفسیر بالرائے المحمود پر مبنی پائے۔
دسواں حصہ	عربی تفسیر سے مستند نکات۔
گیارہواں حصہ	❖ سورت سے حاصل ہونے والے اسباق۔ ❖ عمومی معلومات۔ ❖ طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائن منٹ۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

پہلا حصہ

(سورتوں کے مقاطع اور باہمی تعلق کی اکائیاں)

پہلا حصہ (سورتوں کے مقاطع اور باہمی تعلق کی اکائیاں)

سورہ کا عمومی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں سابقہ اور آئندہ سورتوں کے ساتھ تعلق کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ اس میں سورہ کے موضوعاتی انداز اور مقاصد کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔

نوٹ: سورتوں کے مقاطع اور باہمی تعلق کی اکائیاں پہلے حصہ کا خلاصہ ہے۔

سورۃ عبس کا اجمالی تعارف

ہم سورۃ کو مجموعی طور پر دیکھنے سے آغاز کریں گے — سمجھیں گے کہ یہ اپنے سے پہلے اور بعد کی سورتوں سے کیسے مربوط ہے۔ ہم اس کے اہم مقاصد پر بھی بات کریں گے اور سورۃ کے مختلف حصوں (یونٹس) کا تعارف کرائیں گے تاکہ اس کی ساخت اور پیغام کی واضح تصویر پیش کی جاسکے۔ ان شاءاللہ

80۔ سورۃ عبس		
ترش رو	مقام نزول: مکہ	The Frowned Abasa
بعض اہداف		

- اسلام میں مالداری وغربت کوئی بنیاد نہیں اصل بنیاد تقویٰ ہے۔[1]
- یہ سورت عبد اللہ بن ام مکتوم کے واقعہ کے بعد نازل ہوئی۔
- رسول اللہ ﷺ زعماء قریش کو دین کی دعوت پیش کر رہے تھے اس مقصد سے کہ اگر یہ ایمان لائیں تو ان کے پیروکار بھی ایمان لالیں گے، اسی جذبہ کے ساتھ آپ اسلام قبول کرنے والوں پر توجہ زیادہ دے نہ پائے تو اللہ نے یہاں پر ان کفار قریش کو ڈانٹتا ہے، بظاہر خطاب نبی کی طرف ہے جبکہ مقصود یہ کہ یہ کفار قریش متکبرین میں سے ہیں، اے نبی ان کے اندر خشیت ہوتی تو آپ کی بات پر توجہ دیتے، ان پر آپ کی ذمہ داری کلمہ پڑھانا نہیں صرف بتانا ہے۔ آپ ان پر ذمہ دار نہیں اور نہ ہی زبردستی کرسکتے ہیں۔ بس

---

[1] مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں ("نور التقوى وظلمات المعاصي في ضوء الكتاب والسُّنَّة" المؤلف: د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني رحمه الله)

انذار، تبشیر اور تذکیر ہی آپ کی ذمہ داری ہے۔ عرب کے لوگ قبیلہ کے سردار کو خطاب کر کے قوم مراد لیتے تھے۔ یہاں بھی وہی طریقہ اپنایا گیا بظاہر خطاب و ناراضگی نبی پر معلوم ہوتی ہے دراصل محبت کے اظہار کا یہ بھی ایک طریقہ ہے، اے نبی چھوڑیے ان کو ان پر آپ مسلط نہیں نہ آپ کی ذمہ داری کلمہ پڑھانا ہے جو خشیت والا ہے وہ آئے گا آپ اس پر توجہ دیں۔[2]

- ❖ اللہ اپنی نعمتوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ عبس
- ❖ اختتام پر قیامت کے احوال کا تذکرہ ہے يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ عبس ابعد سے اقرب کی طرف، یعنی سب سے زیادہ اولاد قریب ہوتی ہے۔
- ❖ خشیت نے ابن ام مکتوم کو سرخرو کیا اور عدم خشیت نے ابو جہل اور ابو لہب کو ذلیل کیا۔ خشیت کا معنی تعظیم کے ساتھ خوف ہے۔
- ❖ 12 آیات میں ایمان و تقوی و خشیت سے گفتگو ہو رہی ہے۔ اور پانچ آیات بعد چھٹویں آیت سے زندگی اور موت پر غور کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔
- ❖ مزید نویں آیت سے آیات کونیہ پر غور کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جس کو سورہ نازعات میں سوال وجواب کی شکل میں پیش کیا گیا تھا۔
- ❖ سورہ عبس میں بتلایا گیا ہے کہ جن رشتوں کی وجہ سے دنیا میں حق سے دوری ہو رہی ہے وہ رشتے آخرت میں کام نہیں آئیں گے۔
- ❖ اللہ تعالی کے فعل اور قول میں تضاد نہیں ہو سکتا ہے۔

---

[2] (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8/ص:319)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ عبس: موضوعات، ساخت اور اس کے حصوں کی باہمی ربط

تعارف

سورۃ عبس ایک مکی سورت ہے جس میں 42 آیات ہیں۔ یہ نبوی مشن، انسانی جوابدہی اور یومِ قیامت سے متعلق اہم موضوعات کو بیان کرتی ہے۔ یہ سورت اپنی فصیح ساخت کے لیے قابلِ ذکر ہے، جو ایک تسلسل اور مربوط فریم ورک کے ذریعے اپنے گہرے پیغام کو بیان کرتی ہے۔

اہم موضوعات

- ❖ نبوی مشن: ہدایت کے پیغام کو سماجی طبقاتی فرق پر فوقیت دینے کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔
- ❖ انسانی غفلت: انسان کی تکبر اور ناشکری کی نشاندہی، باوجود اس کے کہ وہ اللہ کی عطا پر منحصر ہے۔
- ❖ آخرت: یومِ قیامت کی منظر کشی تاکہ جوابدہی اور شعور پیدا ہو۔
- ❖ الٰہی حکمت اور توازن: اللہ کی تخلیق میں کامل نظم وضبط کو اس کی قدرت کی یاد دہانی کے طور پر بیان کرنا۔

ساخت اور حصوں کی باہمی ربط

ابتدائی تنبیہ اور نبوی ذمہ داری (آیات 1–10)

سورت کا آغاز ایک نرم تنبیہ سے ہوتا ہے جو نبی اکرم ﷺ کو ایک نابینا شخص (عبد اللہ بن ام مکتوم) کی طرف سے منہ پھیرنے اور تیوری چڑھانے پر کی گئی، جب وہ ہدایت کے طالب ہوئے۔ اس حصے میں سچائی کے متلاشی ہر فرد کی برابری اور روحانی رہنمائی کو دنیاوی مقام پر فوقیت دینے کو اجاگر کیا گیا ہے۔

باہمی ربط:

یہ آغاز سورت کے وسیع تر موضوع سے براہ راست جڑا ہوا ہے کہ الٰہی ہدایت کو ترجیح دی جائے اور اخلاص کو ظاہری امتیازات پر فوقیت دی جائے۔

انسانی ناشکری اور اصل پر غور (آیات 11–23)

یہ حصہ انسانی تکبر اور غفلت پر تنقید کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ لوگوں کو ان کی حقیر اصل (ایک قطرہ پانی) کی یاد

دہانی کرائی جاتی ہے اور اللہ کے خالق اور رازق ہونے پر غور کی دعوت دی جاتی ہے۔

باہمی ربط:

ابتدائی تنبیہ سے پوری انسانیت کی طرف خطاب میں منتقلی اس خیال کو مضبوط کرتی ہے کہ سب اللہ کے سامنے برابر اور اس کی رحمت کے محتاج ہیں۔

تخلیق میں نشانیاں (آیات 24–32)

اس حصے میں اللہ کی تخلیق پر غور کی دعوت دی گئی ہے: غذا کی فراہمی، بارش جو زمین کو سیراب کرتی ہے، اور وہ نعمتیں جو زندگی کو برقرار رکھتی ہیں۔ یہ نشانیاں اللہ کی پرورش اور قدرت کا ثبوت ہیں۔

باہمی ربط:

انسانی ناشکری کو الٰہی عطا کے ثبوت سے جوڑ کر سورت شکر گزاری اور انکساری کے لیے منطقی دلیل پیش کرتی ہے۔

یومِ قیامت (آیات 33–42)

آخری حصہ یومِ قیامت کی جاندار منظر کشی کرتا ہے، جب سماجی رتبے اور رشتے بے معنی ہو جائیں گے۔ چہرے اپنے اعمال کے مطابق یا تو خوشی سے روشن ہوں گے یا مایوسی میں ڈوبے ہوں گے۔

باہمی ربط:

یہ نقطہ عروج پہلے بیان کردہ موضوعات سے جڑتا ہے، جو ابدہی اور تکبر یا دنیاوی فخر کی بے وقعتی کو اجاگر کرتا ہے۔

مربوط فریم ورک

سورت کی ساخت اس کے موضوعات کو بخوبی یکجا کرتی ہے:

- ذاتی جوابدہی (نبوی ذمہ داری اور انسانی شکر گزاری)
- الٰہی حکمت پر غور (تخلیق میں نشانیاں)

ابدی نتائج (آخرت)

ہر حصہ پچھلے حصے پر استوار ہوتا ہے، جس سے ایک مؤثر بیانیہ تشکیل پاتا ہے جو انکساری، شکر گزاری اور آخرت کی تیاری کی دعوت دیتا ہے۔

نتیجہ

سورۃ عبس ایک گہری فکری اور مربوط گفتگو پیش کرتی ہے، جو انسانیت کو الٰہی ہدایت کی قدر پہچاننے، اللہ کی نعمتوں پر غور کرنے اور یومِ قیامت کی تیاری کی تلقین کرتی ہے۔ اس کی منظم ترتیب اس کے پیغام کی وحدت کو مضبوط کرتی ہے، جو اسے غور و فکر اور خود سازی کے لیے ایک بامعنی سورت بناتی ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

دوسرا حصہ

(تفسیری ترجمہ)

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

قرآن کے معانی کا ترجمہ پیش کرتا ہے، جس کے ساتھ آیت بہ آیت تشریح شامل ہوتی ہے۔

آیات 1-2: عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ۝ أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ

ترجمہ:

1: "اس نے ابرو چڑھائی اور منہ موڑ لیا"

2: "کیونکہ اس کے پاس نابینا شخص آیا، [رکاوٹ ڈال رہا تھا]۔"

وضاحت:

- ❖ عَبَسَ (ʿAbasa): ابرو چڑھانے کا مطلب ہے، جو ناپسندیدگی کی جسمانی علامت ہے۔
- ❖ تَوَلَّىٰ (Tawalla): منہ موڑنے کا مطلب ہے، جو بے رغبتی کا اظہار ہے۔
- ❖ الْأَعْمَىٰ (Al-ʾAʿmā): نابینا شخص کی طرف اشارہ کرتا ہے، اس صورت میں، عبداللہ بن ام مکتوم، جو ہدایت کے طالب تھے لیکن نبی ﷺ کے ملاقات کے دوران رکاوٹ ڈال رہے تھے۔

آیات 3-4: وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ۝ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَىٰ

ترجمہ:

3: "لیکن تمہیں کیا معلوم، [اے محمد ﷺ] کہ شاید وہ پاک ہو جائے"

4: "یا یاد کرے اور یاد دہانی اس کے فائدے میں ہو؟"

وضاحت:

- ❖ يَزَّكَّىٰ (Yazzakkā): خود کو پاک کرنے کا مطلب ہے، یہاں روحانی پاکیزگی کی طرف اشارہ ہے۔
- ❖ يَذَّكَّرُ (Yadhdhakkaru): یاد کرنے یا الٰہی حقائق کی یاد دہانی کا مطلب ہے۔
- ❖ الذِّكْرَىٰ (Al-Dhikrā): یاد دہانی، قرآن کی ہدایت کی طرف اشارہ کرتی ہے جو علم کے طالب کو فائدہ پہنچاتی ہے۔
- ❖ یہاں ایک بڑی نصیحت ہے، اور یہی رسولوں کی بعثت، واعظین کی نصیحت اور یاد دلانے

والوں کا۔

← مقصد ہے: جو از خود، محتاج ہو کر، آپ کے پاس آتا ہے، اسی پر توجہ دینا زیادہ مناسب اور لازم ہے۔(تفسیر سعدی)

آیات 5-7: أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى ۝ فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى ۝ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّى

ترجمہ:

5: "جو خود کو بے نیاز سمجھتا ہے،"

6: "تم اس کو توجہ دیتے ہو۔"

7: "اور تم پر کوئی ذمہ داری نہیں اگر وہ پاک نہ ہو۔"

وضاحت:

❖ اسْتَغْنَى (Istaghnā): خود کفیل یا تکبر کا مطلب ہے، جو اشرافیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو الٰہی ہدایت کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

❖ تَصَدَّى (Taṣaddā): توجہ دینے کا مطلب ہے، جو نبی ﷺ کی اشرافیہ کے ساتھ مشغولیت کو ظاہر کرتا ہے۔

❖ يَزَّكَّى (Yazzakkā): پاکیزگی کا خیال دہرایا گیا ہے، جو روحانی اصلاح کی رضاکارانہ نوعیت کو اجاگر کرتا ہے۔

← آپ کا اس مالدار، بے نیاز شخص کی طرف متوجہ ہونا جو نہ سوال کرتا ہے نہ فتویٰ چاہتا ہے کیونکہ اسے خیر کی رغبت نہیں، اور اس کے مقابلے میں اس شخص کو چھوڑ دینا جو زیادہ اہم ہے، یہ مناسب نہیں، اور آپ پر لازم نہیں کہ وہ پاک ہو۔(تفسیر سعدی)

← معلوم فائدے کو موہوم فائدے پر، اور یقینی مصلحت کو خیالی مصلحت پر قربان نہیں کرنا چاہیے۔

← علم کے طلبگار، اس کے محتاج اور اس پر حریص شخص پر دوسروں کے مقابلے میں زیادہ توجہ دینی چاہیے۔(تفسیر سعدی)

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

آیات 8-10: وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۝ وَهُوَ يَخْشَىٰ ۝ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ

ترجمہ:

8: "لیکن جو تمہارے پاس آیا، علم کے لیے کوشاں،"

9: "جبکہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے،"

10: "تم اس سے غافل ہو گئے۔"

وضاحت:

❖ يَسْعَىٰ (Yas'ā): کوشاں یا جلدی کرنے کا مطلب ہے، جو نابینا شخص کی ہدایت کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔

❖ يَخْشَىٰ (Yakhshā): اللہ کا خوف ظاہر کرتا ہے، جو انکساری اور تقویٰ کی عکاسی کرتا ہے۔

❖ تَلَهَّىٰ (Talahhā): غافل ہونے کا مطلب ہے، جو مخلص کی ضروریات کو اشرافیہ پر فوقیت نہ دینے کی غفلت کو ظاہر کرتا ہے۔

آیات 11-12: كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ

ترجمہ:

11: "نہیں! یہ تو ایک یاد دہانی ہے؛"

12: "پس جو چاہے اسے یاد کرے (نصیحت حاصل کرے)۔"

وضاحت:

❖ كَلَّا (Kallā): سخت تنبیہ، توجہ کو اصل اہمیت کی طرف موڑنا—قرآن کی یاد دہانی۔

❖ تَذْكِرَةٌ (Tadhkirah): یاد دہانی، قرآن کو سب کے لیے ہدایت کا ذریعہ قرار دینا۔

← "{کلا} یعنی ایسا نہ کرو، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ {کلا} یہاں ردع اور زجر کا حرف ہے، یعنی جیسا تم نے کیا ویسا نہ کرو۔ {انها تذکرة} {انها} یعنی وہ قرآنی آیات جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیں۔ {تذکرة} یعنی انسان کو وہ باتیں یاد دلاتی ہیں جو اس کے لیے فائدہ مند ہیں اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہیں، اور اسے وہ باتیں یاد دلاتی ہیں جو اس کے لیے نقصان دہ ہیں اور اس سے ڈراتی ہیں، اور دل اس سے نصیحت حاصل کرتا ہے۔ (ابن عثیمین)

آیات 13-16: فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ ۝ مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ ۝ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ

ترجمہ:	13: "معزز صحیفوں میں،" 14: "بلند مرتبہ اور پاکیزہ،" 15: "فرشتوں کے ہاتھوں سے لے جایا جاتا ہے،" 16: "معزز اور نیک۔"
وضاحت:	❖ صُحُفٍ(Ṣuḥuf): صحیفے یا کتابچے، الٰہی وحی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ❖ مُكَرَّمَةٍ(Mukarramah): معزز، قرآن کی بلند مرتبہ حیثیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ❖ سَفَرَةٍ(Safarah): فرشتے جو الٰہی پیغام پہنچاتے ہیں، جنہیں کِرَامٍ معزز اور بَرَرَةٍ نیک کہا جاتا ہے۔

آیات 17-19: قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۝ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝ مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ

ترجمہ:	17: "ہلاک ہو انسان، کتنا ناشکرا ہے۔" 18: "کس چیز سے اس نے اسے پیدا کیا؟" 19: "ایک نطفہ سے اس نے اسے پیدا کیا اور اس کے لیے تقدیر مقرر کی۔"
وضاحت:	❖ مَاأَكْفَرَهُ(Mā Akfarahu): انسانی ناشکری پر حیرت کا اظہار۔ ❖ نُطْفَةٍ(Nutfah): نطفہ، انسان کی اصل کو ظاہر کرتا ہے تاکہ تکبر کو کم کیا جا سکے۔ ❖ فَقَدَّرَهُ(Faqaddarah): اس نے تقدیر مقرر کی، اللہ کی منصوبہ بندی کی درستگی کو ظاہر کرتا ہے۔

آیات 20-22: ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ

ترجمہ:	20: "پھر اس کے لیے راستہ آسان کر دیا؛"

21: "پھر اس کی موت واقع کرتا ہے اور اس کے لیے قبر بناتا ہے؛"

22: "پھر جب چاہے اسے زندہ کرتا ہے

وضاحت:

❖ السَّبِيلَ: راستہ، زندگی کے سفر اور سچائی کے راستے دونوں کے معنی میں۔ یا پیدا ہونے کا راستہ مراد ہے

❖ أَقْبَرَهُ: اس کے لیے قبر بنائی

- اللہ نے انسان کو دفن کرنے کا شرف دیا، اور اسے دیگر جانوروں کی طرح زمین پر پڑا رہنے والی لاش نہیں بنایا۔ (تفسیر سعدی)

❖ أَنْشَرَهُ: زندہ کرنا، یومِ قیامت پر جوابدہی کی یاد دہانی۔

آیات 23-26: كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا

ترجمہ:

23: "نہیں! انسان نے ابھی تک وہ کام نہیں کیا جو اسے حکم دیا گیا ہے۔"

آیت 24: "پھر انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے—"

آیت 25: "کہ ہم نے کس طرح خوب پانی برسایا۔"

وضاحت:

❖ لَمَّا يَقْضِ (Lammā Yaqḍi): انسان کے اپنے فرائض پورے نہ کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

❖ طَعَامِهِ (Ṭaʿāmihi): اس کا کھانا، اللہ کی نعمتوں کی یاد دہانی ہے۔

❖ صَبَبْنَا (Ṣababnā): ہم نے برسایا، بارش کے کثرت سے نازل ہونے کو بیان کرتا ہے۔

آیات 27-32: ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا

ترجمہ:

"پھر ہم نے زمین کو پھاڑ دیا، اسے شگاف کیا، اور اس میں اناج اگایا، اور انگور اور سبزہ، اور زیتون اور کھجور کے درخت، اور گھنے باغات، اور پھل اور چارہ—تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

	لیے سامانِ زندگی کے طور پر۔"
وضاحت:	❖ شَقَقْنَا ہم نے پھاڑا یا کھولا، زرخیز زمین کی طرف اشارہ ہے۔ ❖ حَدَائِقَ غُلْبًا: گھنے باغات، قدرتی خوبصورتی اور وسائل کو اجاگر کرتے ہیں۔ ❖ مَتَاعًا: سامانِ زیست یا فائدہ، انسان اور جانوروں کی خوراک کے لیے۔

آیات 33-42: فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ

ترجمہ:	"پھر جب کان پھاڑ دینے والی آواز آ جائے گی — اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے۔ اس دن ہر شخص کو اپنی فکر ہو گی۔ کچھ چہرے اس دن روشن ہوں گے، ہنستے اور خوشخبری سن کر خوش ہوں گے۔ اور کچھ چہرے اس دن گرد آلود ہوں گے۔ ان پر سیاہی چھا جائے گی۔ یہی لوگ کافر اور بدکار ہیں۔"
وضاحت:	❖ :کان پھاڑ دینے والی آواز، قیامت کے دن کی طرف اشارہ ہے۔ ❖ وُجُوهٌ: چہرے، قیامت کے دن انسانوں کی حالت (خوش یا غمگین) کی علامت ہیں۔ ❖ ٱلْكَفَرَةُ: کافر، ان لوگوں کو بیان کرتا ہے جنہوں نے ایمان کا انکار کیا۔ ❖ ٱلْفَجَرَةُ: بدکار، ان لوگوں کو بیان کرتا ہے جنہوں نے بدعملی کی۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

تیسرا حصہ

(لغوی تفسیر / اسم و فعل کی شناخت)

تیسرا حصہ (لغوی تفسیر / اسم و فعل کی شناخت)

حصہ اول: کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح

ترتیبها 80...**سورة عبس**...**آياتها** 42...**مكية**

الآية...الكلمة...معناها

	شمار	قرآنی الفاظ	عربی میں معنی	اردو میں معنی	انگریزی میں معنی
	No.	Quranic Words	Translation In Arabic	Translation In Urdu	Translation In English
5687	1	عبس	قطب وجهه، وظهر أثر التغير عليه	وہ ترش رو ہوا	The Prophet frowned
5688	2	وتولى	أعرض	اور منہ موڑ لیا	And turned away
5689	3	أن جاءه الأعمى	لأجل مجيء عبد الله بن أم مكتوم – رضي الله عنه	(صرف اس لئے) کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا	Because there came to him the blind man, [interrupting]
5690	4	يزكى	يتطهر من ذنوبه	وہ سنور جاتا	He might be purified
5691	5	تصدى	تتعرض له	آپ پوری توجہ کرتے	Give attention
5692	6	تلهى	تتشاغل	آپ بے رخی برتتے ہے؟	You are distracted؟
5693	7	كلا	ليس الأمر كما فعلت	یہ ٹھیک نہیں	No!

Scribes	لکھنے والے (فرشتے)	ملائكة كتبة يقومون بالسفارة بين الله وخلقه	سفرة	8	5694
Dutiful	پاکباز	مطيعين لله لا يعصونه	بررة	9	5695
Cursed is man	اللہ کی مار انسان پر	لعن الكافر، وعذب	قتل الإنسان	10	5696
How disbelieving is he	کیسا ناشکرا ہے	ما أشد كفره	ما أكفره	11	5697
A sperm-drop	ایک نطفہ (منی)	ماء قليل مهين؛ وهو المني	نطفة	12	5698
Destined for him	پھر اندازہ پر رکھا اس کو	خلقه أطوارا	فقدره	13	5699
He eased the way for him	راستہ آسان کیا	سهل له طريق خروجه من بطن أمه، وبين له طريق الخير والشر	السبيل يسره	14	5700
And provides a grave for him	پھر قبر میں دفن کیا	جعل له مكانا يقبر فيه	فأقبره	15	5701
He will resurrect him	اسے زندہ کر دے گا	أحياه	أنشره	16	5702

Man has not yet accomplished what He commanded him	اب تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی	لم يؤد الكافر ما أمره الله به من الإيمان والطاعة	لما يقض ما أمره	17	5703
And herbage	اور ترکاری	علفا للدواب	وقضبا	18	5704
Of dense shrubbery	گنجان باغات	عظيمة الأشجار	غلبا	19	5705
And grass	چارہ	كلأ للبهائم	وأبا	20	5706
The Deafening Blast	کان بہرے کر دینے والی (قیامت) آ جائے گی	صيحة يوم القيامة التي تصم الآذان من هولها	الصاخة	21	5707
Adequate for (make him busy)	اس کے لئے کافی ہو گی	يشغله	يغنيه	22	5708
Will be bright	روشن ہونگے	مستنيرة	مسفرة	23	5709
Rejoicing at good news	ہشاش بشاش ہوں گے	فرحة	مستبشر ة	24	5710
Dust	غبار آلود ہوں گے	غبار، وكدورة	غبرة	25	5711
Will cover them	اس پر چڑھی ہوئی ہو گی	تغشاها	ترهقها	26	5712
Blackness	سیاہی	ذلة، وظلمة	قترة	27	5713

The disbelievers	کافر	الجاحدون بقلوبهم	الكفرة	28	5714
The wicked ones	بدکردار	العصاة بأعمالهم	الفجرة	29	5715

تیسرے حصے کا دوسرا حصہ: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ۔

سورۃ کا تفصیلی تجزیہ (آیت بہ آیت)، جس میں الفاظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تجزیہ میں اسماء کے واحد اور جمع، تمام مشتقات کے ماضی، مضارع، مجرد اور مصدر، اور ان کے معانی شامل ہیں۔ یہ عمل ہمیں قرآن کے گہرے معانی میں مزید غوطہ لگانے کے قابل بناتا ہے۔

آیت 1: عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ

- ماضی سے مضارع:

❖ عَبَسَ ← يَعْبِسُ (اس نے تیوری چڑھائی ← وہ تیوری چڑھاتا ہے)

❖ تَوَلَّى ← يَتَوَلَّى (اس نے منہ موڑا ← وہ منہ موڑتا ہے)

آیت 2: أَن جَاءَهُ ٱلْأَعْمَىٰ

- ماضی سے مضارع:

❖ جَاءَ ← يَجِيءُ (وہ آیا ← وہ آتا ہے)

- واحد اور جمع:

❖ ٱلْأَعْمَىٰ (نابینا شخص، واحد) ← ٱلْعُمْيَانُ (نابینا لوگ، جمع)

آیت 3: وَمَا يُدرِيكَ لَعَلَّهُۥ يَزَّكَّىٰٓ

- ماضی سے مضارع:

❖ أَدْرَى ← يُدْرِي (اس نے آگاہ کیا ← وہ آگاہ کرتا ہے)

❖ تَزَكَّىٰ ← يَتَزَكَّىٰ (اس نے خود کو پاک کیا←وہ خود کو پاک کرتا ہے)

آیت4: أَوۡ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ ٱلذِّكۡرَىٰ

- ماضی سے مضارع:

❖ تذکر يتذکر ← يَذَّكَّرُ (اس نے یاد کیا←وہ یاد کرتا ہے)

❖ نَفَعَ ← يَنْفَعُ (اس نے فائدہ دیا←وہ فائدہ دیتا ہے)

❖ ٱلذِّكۡرَىٰ: مصدر

آیت5: أَمَّا مَنِ ٱسۡتَغۡنَىٰ

- ماضی سے مضارع:

❖ ٱسۡتَغۡنَىٰ ← يَسۡتَغۡنِي (اس نے خود کو بے نیاز سمجھا←وہ خود کو بے نیاز سمجھتا ہے)

آیت6: فَأَنتَ لَهُۥ تَصَدَّىٰ

- ماضی سے مضارع:

❖ تَصَدَّىٰ ← يَتَصَدَّىٰ (تم نے توجہ دی←تم توجہ دیتے ہو)

❖ تَصَدَّىٰ: فعل، حال، واحد، مذکر۔ تتصدى-أصله

آیت7: وَمَا عَلَيۡكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ

- ماضی سے مضارع:

❖ تزکی يتزکی ← يَزَّكَّىٰ (اس نے خود کو پاک کیا←وہ خود کو پاک کرتا ہے)

آیت8: وَأَمَّا مَن جَآءَكَ يَسۡعَىٰ

- ماضی سے مضارع:

❖ جَآءَ ← یَجِيءُ(وہ آیا←وہ آتا ہے)

❖ سَعَیٰ ← یَسعَیٰ (اس نے کوشش کی←وہ کوشش کرتا ہے)

آیت9:وَهُوَ یَخشَیٰ

- ماضی سے مضارع:

❖ خَشِيَ ← یَخشَیٰ (اس نے ڈرا←وہ ڈرتا ہے)

آیت10:فَأَنتَ عَنهُ تَلَهَّیٰ

- ماضی سے مضارع:

❖ تلهی ← یَتَلَهَّیٰ (تم غافل ہوئے←تم غافل ہوتے ہو)

❖ تَلَهَّیٰ: فعل، حال، واحد، مذکر۔ تتلهی (لھو سے ہے)

آیت11: كَلَّآ إِنَّهَا تَذكِرَةٌ

- ماضی سے مضارع:

❖ ذَكَّرَ ← یذکر (اس نے یاد دلایا←وہ یاد دلاتا ہے)

- واحد اور جمع:

❖ تَذكِرَةٌ مصدر

آیت12: فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُ

- ماضی سے مضارع:

❖ شَآءَ ← یَشَآءُ (اس نے چاہا←وہ چاہتا ہے)

❖ ذَكَرَ ← یَذْكُرُ (اس نے یاد کیا←وہ یاد کرتا ہے)

آیت13:فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ

- واحد اور جمع:

❖ صُحُفٍ(کتابچے،جمع)⟵صَحِيفَةٌ(کتاب،واحد)

آیت14: مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ

- ماضی سے مضارع:

❖ رَفَعَ ⟵ يَرْفَعُ(بلند کیا گیا⟵بلند کیا جاتا ہے)

❖ طَهَّرَ ⟵ يُطَهِّرُ(پاک کیا گیا⟵پاک کیا جاتا ہے)

- واحد اور جمع:

❖ مَّرْفُوعَةٍ(بلند،واحد مؤنث)⟵مرفُوعَاتٌ(بلند،جمع مؤنث)

❖ مُّطَهَّرَةٍ(پاک،واحد مؤنث)⟵مُطَهَّرَاتٌ(پاک،جمع مؤنث)

آیت15:بِأَيْدِي سَفَرَةٍ

- واحد اور جمع:

o سَفَرَةٍ(لکھنے والے،جمع)⟵سَافِرٌ(لکھنے والا،واحد)سفیر بن کر کام انجام دینے والے

آیت16: كِرَامٍ بَرَرَةٍ

- واحد اور جمع:

❖ كِرَامٍ(معزز،جمع)⟵كَرِيمٌ(معزز،واحد)

❖ بَرَرَةٍ(نیک،جمع)⟵بَارٌّ(نیک،واحد)

آیت 17: قُتِلَ ٱلۡإِنسَـٰنُ مَآ أَكۡفَرَهُۥ

- ماضی سے مضارع:

❖ قُتِلَ ⟵ یُقْتَلُ (وہ مارا گیا⟵ وہ مارا جاتا ہے)(لعنت)

❖ ما أَكْفَرَه ⟵ [3]

نوٹ: تفسیر ابن العثیمین میں شیخ بن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا:

" اللہ کے فرمان ﴿مَا أَكْفَرَهُ﴾ کے بارے میں بعض علماء نے کہا ہے کہ یہاں «ما» استفہام کے لیے ہے، یعنی: کہ کس چیز نے اسے کفر پر آمادہ کر دیا؟ اسے کفر تک کس چیز نے پہنچایا؟

اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ تعجّب کے معنی میں ہے، یعنی: اس کا کفر کتنا شدید ہے!
اور انسان کا کفر عظیم اس لیے ہے کہ اللہ نے اسے عقل عطا کی، اس کی طرف رسول بھیجے، اس پر کتابیں نازل کیں، اور اسے ایمان لانے کے لیے ہر چیز مہیا کی۔ اس کے باوجود وہ کفر کرے تو اس کا کفر بہت بڑا (اور بہت ہی تعجب خیز) ہے۔

---

[3] قُتِلَ الْإِنْسانُ ما أَكْفَرَهُ) الجملة دعائية لا محل لها ومعنى قتل لعن وعذب والإنسان نائب فاعل وما نكرة تامة بمعنى شيء في محل رفع مبتدأ وأكفر فعل ماض وفاعله مستتر وجوبا تقديره هو «هنا خاصة» والهاء مفعول به، قالوا: قاتله الله ما أخبثه وأخزاه الله ما أظلمه والمعنى أعجبوا من كفر الإنسان بجميع ما ذكرنا بعد هذا، وقيل ما استفهامية مبتدأ وجملة أكفره خبر أي أيّ شيء دعاه إلى الكفر وهو استفهام توبيخ

https://tafsir.app/iraab-aldarweesh/٨٠/٣

إعراب القرآن للدرويش — محيي الدين درويش (١٤٠٣ هـ)

✿✿✿✿✿✿✿✿✿

تفسیر القرطبی:

قال ابن جريج : أي ما أشد كفره ! وقيل : ما استفهام أي أي شيء دعاه إلى الكفر ؛ فهو استفهام توبيخ . و (ما) تحتمل التعجب ، وتحتمل معنى أي ، فتكون استفهاما .

ان دونوں قولوں میں فرق یہ ہے کہ پہلے قول کے مطابق «ما» استفہامی ہے، یعنی: اسے کس چیز نے کفر میں ڈالا؟ اور دوسرے قول کے مطابق «ما» تعجبیہ ہے، یعنی: تعجب ہے کہ اس نے کیسے کفر کیا، حالانکہ حق اور ہدایت کے دلائل اس کے سامنے پوری طرح موجود تھے

- واحد اور جمع:

❖ ٱلْإِنسَـٰنُ (انسان، واحد)⟵ ٱلنَّاسُ (لوگ، جمع)

آیت18: مِن أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ

- ماضی سے مضارع:

❖ خَلَقَ ⟵ يَخْلُقُ (اس نے پیدا کیا⟵ وہ پیدا کرتا ہے)

- واحد اور جمع:

❖ شَيْءٍ (چیز، واحد)⟵ أَشْيَاءُ (چیزیں، جمع)

آیت19: مِن نُّطفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ

- ماضی سے مضارع:

❖ خَلَقَ ⟵ يَخْلُقُ (اس نے پیدا کیا⟵ وہ پیدا کرتا ہے)

❖ قَدَّرَ ⟵ يُقَدِّرُ (اس نے تقدیر مقرر کی⟵ وہ تقدیر مقرر کرتا ہے)

- واحد اور جمع:

❖ نُّطفَةٍ (ایک قطرہ، واحد)⟵ نُطَفٌ (قطرے، جمع)

آیت20: ثُمَّ ٱلسَّبِيلَ يَسَّرَهُ

- ماضی سے مضارع:

❖ يَسَّرَ⟵ يُيَسِّرُ (اس نے آسان کیا⟵ وہ آسان کرتا ہے)

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

- واحد اور جمع:

❖ ٱلسَّبِيلَ (راستہ، واحد)←ٱلسُّبُلُ (راستے، جمع)

آیت21: ثُمَّ أَمَاتَهُۥ فَأَقْبَرَهُۥ

- ماضی سے مضارع:

❖ أَمَاتَ←يُمِيتُ (اس نے موت دی←وہ موت دیتا ہے)

❖ أَقْبَرَ←يُقْبِرُ (اس نے دفن کیا←وہ دفن کرتا ہے)

آیت22: ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنشَرَهُۥ

- ماضی سے مضارع:

❖ شَآءَ ← يَشَآءُ (اس نے چاہا←وہ چاہتا ہے)

❖ أَنشَرَ ← يُنْشِرُ (اس نے زندہ کیا←وہ زندہ کرتا ہے)

آیت23: كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهُۥ

- ماضی سے مضارع:

❖ قَضَىٰ ← يَقْضِي (اس نے پورا کیا←وہ پورا کرتا ہے)

❖ أَمَرَ ← يَأْمُرُ (اس نے حکم دیا←وہ حکم دیتا ہے)

آیت24: فَلْيَنظُرِ ٱلْإِنسَٰنُ إِلَىٰ طَعَامِهِۦٓ

- ماضی سے مضارع:

❖ نَظَرَ ← يَنظُرُ (اس نے دیکھا←وہ دیکھتا ہے)

- واحد اور جمع:

❖ ٱلْإِنسَٰنُ (انسان، واحد)⟵ٱلنَّاسُ (لوگ، جمع)

❖ طَعَامِهِۦٓ (اس کا کھانا، واحد)⟵أَطْعِمَةُ (ان کا کھانا، جمع)

- ساخت:

❖ فَلْيَنظُرِ: حرف عطف (فَ) + فعل امر (يَنظُر)، واحد، مذکر

آیت 25: أَنَّا صَبَبْنَا ٱلْمَآءَ صَبًّا

- ماضی سے مضارع:

❖ صَبَبْنَا⟵نَصُبُّ (ہم نے برسایا⟵ہم برساتے ہیں)

- واحد اور جمع:

❖ ٱلْمَآءَ (پانی، واحد)⟵ میاہ (پانی، جمع)

آیت 26: ثُمَّ شَقَقْنَا ٱلْأَرْضَ شَقًّا

- ماضی سے مضارع:

❖ شَقَقْنَا ⟵ نَشُقُّ (ہم نے پھاڑا⟵ہم پھاڑتے ہیں)

- واحد اور جمع:

❖ ٱلْأَرْضَ (زمین، واحد)⟵أراضی (زمینیں، جمع)

آیت 27: فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا حَبًّا

- ماضی سے مضارع:

❖ أَنۢبَتْنَا ⟵ نُنۢبِتُ (ہم نے اگایا⟵ہم اگاتے ہیں)

- واحد اور جمع:

❖ حَبًّا (دانہ، واحد)⟵حُبُوبًا (دانے، جمع)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

آیت28: وَعِنَبًا وَقَضْبًا

❖ عِنَبًا (انگور، واحد/جمع)

❖ قَضْبًا (چارہ،)

آیت29: وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا

o زَيْتُونًا (زیتون، واحد/جمع)

o نَخْلًا (کھجور کے درخت، واحد/جمع)

آیت30: وَحَدَائِقَ غُلْبًا

- واحد اور جمع:

❖ حَدَائِقَ (باغات، جمع)⟶حَدِيقَةٌ (باغ، واحد)

❖ غُلْبًا (گھنے درخت، جمع)

❖ أغلب۔ غلباء – غلب

آیت31: وَفَاكِهَةً وَأَبًّا

- واحد اور جمع:

❖ فَاكِهَةً (پھل،)⟶فواکه (پھل، جمع)

❖ أَبًّا (سبز چارہ،)

آیت32: مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ

- واحد اور جمع:

❖ مَتَاعًا (سامانِ زیست،)⟶أمتعة (سامان، جمع)

❖ أَنْعَامِكُمْ (تمہارے مویشی، جمع) ⟵ نَعَمٌ (مویشی، واحد)

آیت 33: فَإِذَا جَاءَتِ ٱلصَّاخَّةُ

- ماضی سے مضارع:

❖ جَاءَتْ ⟵ تَجِيءُ (وہ آئی ⟵ وہ آتی ہے)

- واحد اور جمع:

❖ ٱلصَّاخَّةُ (کان پھاڑ دینے والی آواز، واحد) ⟵

آیت 34: يَوْمَ يَفِرُّ ٱلْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ

- ماضی سے مضارع:

❖ فَرَّ ⟵ يَفِرُّ (وہ بھاگا ⟵ وہ بھاگتا ہے)

- واحد اور جمع:

❖ ٱلْمَرْءُ (شخص، واحد)

❖ أَخِيهِ (اس کا بھائی، واحد) ⟵ إِخْوَة (اس کے بھائی، جمع)

آیت 35: وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ

- واحد اور جمع:

❖ أُمِّهِ (اس کی ماں، واحد) ⟵ أُمَّهَات (اس کی مائیں، جمع)

❖ أَبِيهِ (اس کا باپ، واحد) ⟵ آبَاء (اس کے باپ، جمع)

آیت 36: وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ

- واحد اور جمع:

❖ صَاحِبَتِهِ(اس کی بیوی / ساتھی، واحد)←صَوَاحِبِهِ(اس کے ساتھی، جمع)

❖ بَنِيهِ(اس کے بیٹے، جمع)←ٱبْنِهِ(اس کا بیٹا، واحد)

آیت37: لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ

- ماضی سے مضارع:

❖ أَغْنَى ← يُغْنِي (یہ کافی تھا← یہ کافی ہے)

- واحد اور جمع:

❖ ٱمْرِئٍ(ایک شخص، واحد)

❖ شَأْنٌ(تشویش، واحد)←شُؤُونٌ(تشویشیں، جمع)

آیت38: وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ

- ماضی سے مضارع:

❖ أَسْفَرَت←تُسْفِرُ(وہ روشن ہوئیں←وہ روشن ہوتی ہیں)

- واحد اور جمع:

❖ وُجُوهٌ(چہرے، جمع)←وَجْهٌ(چہرہ، واحد)

آیت39:ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ

- ماضی سے مضارع:

❖ ضَحِكَتْ ← تَضْحَكُ(وہ ہنسی←وہ ہنستی ہیں)

❖ ٱسْتَبْشَرَتْ ← تَسْتَبْشِرُ(وہ خوش ہوئیں←وہ خوش ہوتی ہیں)

- واحد اور جمع:

❖ ضَاحِكَةٌ(ہنستا ہوا، واحد مؤنث)←ضَاحِكَاتٌ(ہنستے ہوئے، جمع مؤنث)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

❖ مُسْتَبْشِرَةٌ (خوشی مناتا ہوا، واحد مؤنث) ⟵ مُسْتَبْشِرَاتٌ (خوشی مناتے ہوئے، جمع مؤنث)

- ساخت:

❖ ضَاحِكَةٌ:صفت،واحد،مؤنث۔

❖ مُسْتَبْشِرَةٌ:صفت،واحد،مؤنث۔

آیت40:وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ

- واحد اور جمع:

❖ وُجُوهٌ (چہرے،جمع) ⟵ وَجْهٌ (چہرہ،واحد)

❖ غَبَرَةٌ (گرد،)

آیت41: تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ

- ماضی سے مضارع:

❖ رَهِقَتْ ⟵ تَرْهَقُ (اس نے ڈھانپ لیا ⟵ وہ ڈھانپتی ہے)

- واحد اور جمع:

❖ قَتَرَةٌ (سیاہی،) ⟵

آیت42:أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ

- واحد اور جمع:

❖ الْكَفَرَةُ (کافر،جمع) ⟵ كَافِرٌ (کافر،واحد)

❖ الْفَجَرَةُ (بدکار،جمع) ⟵ فَاجِرٌ (بدکار،واحد)

حاشیہ میں موجود معلومات

عبس :عَبَسَ يَعْبِسُ عَبْساً وعَبَّس : قَطَّبَ ما بين عينيه ، ورجل عابِسٌ من قوم عُبُوسٍ . ويوم عابِسٌ وعَبُوسٌ : شديدٌ ؛ ومنه حديث قُس : يَبْتَغِي دَفْعَ باسِ يَومٍ عَبُوسٍ ؛ هو صفة لأَصحاب اليوم أَي يوم يُعَبَّسُ فيه فأَجراه صفة على اليوم كقولهم ليل نائم أَي يُنام فيه . وعَبَّسَ تَعْبِيساً ، فهو مُعَبِّسٌ وعَبَّاسٌ إِذا كَرَّه وجهه ، شُدِّدَ للمبالغة ، فإِن كَشَر عن أَسنانه فهو كالِحٌ ، وقيل : عَبَّسَ كَلَحَ .

وفي صفته ، صلى الله عليه وسلم : لا عابِسٌ ولا . . .

المزيد:المعجم: لسان العرب

كلمة "يَذَّكَّر" أصلها من الجذر الثلاثي ذَكَرَ، وهو يدل على التذكر أو التذكير.

عند تحليل الكلمة، نجد أنها جاءت من الفعل المزيد "يتذكر"، وتم إدغام التاء في الذال بسبب التقاء الحرفين المتشابهين.

التفاصيل:

1. الأصل هو: "يتذكر".
2. التاء في "يتذكر" أُدغمت في الذال لتصبح: "يَذَّكَّر".
3. الإدغام هنا إدغام كامل، حيث يُدمج الحرفان تمامًا، ويُشدد الحرف الناتج (الذال في هذه الحالة).

المعنى:

- "يَذَّكَّر" تعني: يتعظ أو يتذكر ما يُذكر به من آيات الله أو الدروس والعبر.

كلمة "يَزَّكَّى" أصلها من الجذر الثلاثي زَكَى، وهو يدل على الطهارة والنماء.

عند تحليل الكلمة، نجد أنها جاءت على وزن "يتزكى" بعد إدغام التاء في الزاي بسبب التقاء الحرفين المتشابهين (التاء والزاي).

إليك التفاصيل:

1. الأصل هو: "يتزكى".
2. التاء في "يتزكى" أُدغمت في الزاي لتصبح: "يَزَّكَّى".
3. الإدغام هنا يُسمى إدغامًا كاملًا، حيث يُدمج الحرفان تمامًا ويُشدد الحرف الناتج (الزاي في هذه الحالة).

معنى وَقَضْبًا في القرآن الكريم

قضب قال الله تعالى: ﴿فأنبتنا فيها حبا ۞ وعنبا وقضبا﴾ [عبس/٢٧ – ٢٨] أي: رطبة، والمقاضب: الأرض التي تنبتها، والقضيب نحو القضب، لكن القضيب يستعمل في فروع الشجر، والقضب يستعمل في البقل، والقضب: قطع القضب والقضيب. وروي (أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا رأى في ثوب تصليبا قضبه) (الحديث أخرجه أبو عبيد، وقال: في حديثه عليه السلام في الثوب المصلب أنه كان إذا رآه في ثوب = قضبه. انظر: غريب الحديث ١/٣٢؛ والفائق ٢/٣٥٦.

معنى وَقَضْبًا في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

قَضْب green fodder

تفسير آية ٢٨ من سورة عبس

تفسير الجلالين

﴿وعنبا وقضبا﴾ هو القت الرطب.

معنى وَنَخْلًا في القرآن الكريم

نخل النخل معروف، وقد يستعمل في الواحد والجمع. قال تعالى: ﴿كأنهم أعجاز نخل منقعر﴾ [القمر/٢٠] وقال: ﴿كأنهم أعجاز نخل خاوية﴾ [الحاقة/٧]، ﴿ونخل طلعها هضيم﴾ [الشعراء/١٤٨]، ﴿والنخل باسقات لها طلع نضيد﴾ [ق/١٠] وجمعه: نخيل، قال:

﴿ومن ثمرات النخيل﴾ [النحل/٦٧] والنخل نخل الدقيق بالمنخل، وانتخلت الشيء: انتقيته فأخذت خياره.

معنى وَنَخْلًا في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

نَخْل date-palm ؛ the palms trees

حَدَائِقَ غُلْبًا﴿٣٠ عبس﴾ بساتين ذواتا أشجار طوال ضخمة

غلبا﴿٢٩ عبس﴾ غلباً: ملتفة الأشجار بلغة قريش. أو غلاظاً ممتلئة. و هي الغلاظ من النخل المجتمع.

غلب الغلبة القهر يقال: غلبته غلبا وغلبة وغلبا (انظر: الأفعال ٢/٣٢، والبصائر ٤/١٤٢)، فأنا غالب. قال تعالى: ﴿آلم ۞ غلبت الروم ۞ في أدنى الأرض وهم من بعد غلبهم سيغلبون﴾ [الروم/١ - ٢ - ٣]، ﴿كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة﴾ [البقرة/٢٤٩]، ﴿يغلبوا مائتين﴾ [الأنفال/٦٥]، ﴿يغلبوا ألفا﴾ [الأنفال/٦٥]، ﴿لأغلبن أنا ورسلي﴾ [المجادلة/٢١]، ﴿لا غالب لكم اليوم﴾ [الأنفال/٤٨]، ﴿إن كنا نحن الغالبين﴾ [الأعراف/١١٣]، ﴿إنا لنحن الغالبون﴾ [الشعراء/٤٤]، ﴿فغلبوا هنالك﴾ [الأعراف/١١٩]، ﴿أفهم الغالبون﴾ [الأنبياء/ ٤٤]، ﴿ستغلبون وتحشرون﴾ [آل عمران/١٢]، ﴿ثم يغلبون﴾ [الأنفال/٣٦]، وغلب عليه كذا أي: استولى. ﴿غلبت علينا شقوتنا﴾ [المؤمنون/١٠٦]، قيل: وأصل غلبت أن تناول وتصيب غلب رقبته، والأغلب: الغليظ الرقبة، يقال: رجل أغلب، وامرأة غلباء، وهضبة غلباء، كقولك: هضبة عنقاء ورقباء، أي: عظيمة العنق والرقبة، والجمع: غلب، قال: ﴿وحدائق غلبا﴾ [عبس/٣٠].

معنى وَأَبًّا في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

أَبٌّ a father ؛ Abu ؛ father

أَبّ grass

تفسير آية ٣١ من سورة عبس

تفسير الجلالين

﴿وفاكهة وأبّا﴾ ما ترعاه البهائم وقيل التبن.

تفسير الميسر

فليتدبر الإنسان: كيف خلق الله طعامه الذي هو قوام حياته؟ أنَّا صببنا الماء على الأرض صَبًّا، ثم شققناها بما أخرجنا منها من نبات شتى، فأنبتنا فيها حبًا، وعنبًا وعلفًا للدواب، وزيتونًا ونخلا وحدائق عظيمة الأشجار، وثمارًا وكلأ تَنْعَمون بها أنتم وأنعامكم.

معنى الصَّاخَّةُ في القرآن الكريم

الصَّاخَّةُ﴿٣٣ عبس﴾ الصيحة وهي النفخة الثانية

جاءت الصاخّة﴿٣٣ عبس﴾ الصّـيْحَـة تـُـصِمّ الآذان لشِدتِها (النفخة الثانية)

الصاخّة﴿٣٣ عبس﴾ الصاخّة: يوم القيامة وهي في الأصل الصَّيحَة التي تكون فيها القيامة تصخُّ الأسماع أي تُصِمُّها. و الصخُّ و الصخَّة: صوت الحجر أو الحديد إذا قرع.

صخخ الصاخة: شدة صوت ذي النطق، يقال: صخ يصخ صخا فهو صاخ. قال تعالى: ﴿فإذا جاءت الصاخة﴾ [عبس/٣٣]، وهي عبارة عن القيامة حسب المشار إليه بقوله: ﴿يوم ينفخ في الصور﴾ [الأنعام/٧٣]، وقد قلب عنه: أصاخ يصيخ.

معنى الصَّاخَّةُ في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

صَّآخَّة the Deafening Blast

تفسير آية ٣٣ من سورة عبس

تفسير الجلالين

﴿فإذا جاءت الصاخة﴾ النفخة الثانية.

تفسير الميسر

فإذا جاءت صيحة يوم القيامة التي تصمُّ مِن هولها الأسماع، يوم يفرُّ المرء لهول ذلك اليوم من أخيه، وأمه وأبيه، وزوجه وبنيه. لكل واحد منهم يومئذٍ أمر يشغله ويمنعه من الانشغال بغيره.

غَبَرَةٌ﴿٤٠ عبس﴾ غبار

غبر الغابر: الماكث بعد مضي ما هو معه. قال: ﴿إلا عجوزا في الغابرين﴾ [الشعراء/١٧١]، يعني: فيمن طال أعمارهم، وقيل: فيمن بقي ولم يسر مع لوط. وقيل: فيمن بقي بعد في العذاب، وفي آخر: ﴿إلا امرأتك كانت من الغابرين﴾ [العنكبوت/٣٣]، وفي آخر: ﴿قدرنا إنها لمن الغابرين﴾ [الحجر/ ٦٠]، ومنه: الغبرة: البقية في الضرع من اللبن، وجمعه: أغبار، وغبر الحيض، وغبر الليل. والغبار: ما يبقى من التراب المثار، وجعل على بناء الدخان والعثار ونحوهما من البقايا، وقد غبر الغبار، أي: ارتفع، وقيل: للماضي غابر، وللباقي غابر (قال ابن الأنباري: الغابر حرف من الأضداد. يقال: غابر للماضي، وغابر للباقي. انظر: الأضداد ص ١٢٩)، فإن يك ذلك صحيحا، فإنما قيل للماضي غابر تصورا بمضي الغبار عن الأرض، وقيل للباقي غابر تصورا بتخلف الغبار عن الذي يعدو فيخلفه، ومن الغبار اشتق الغبرة: وهو ما يعلق بالشيء من الغبار وما كان على لونه، قال: ﴿ووجوه يومئذ عليها غبرة﴾ [عبس/٤٠]، كناية عن تغير الوجه للغم، كقوله: ﴿ظل وجهه مسودا﴾ [النحل/٥٨]، يقال: غبر غبرة، واغبر واغبار

معنى غَبَرَةٌ في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

غَبَرَة dust

تفسير آية ٤٠ من سورة عبس

تفسير الجلالين

﴿ووجوه يومئذ عليها غَبَرة﴾ غبار.

معنى تَرْهَقُهَا في القرآن الكريم

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ﴿٤١ عبس﴾ تغشاها ظلمة وسواد

ترهقها﴿٤٠ عبس﴾ ترهقها: تغشاها. و قترة: ظلمة و سواد.

رهق رهقه الأمر: غشيه بقهر، يقال: رهقته وارهقته، نحو ردفته وأردفته، وبعثته وابتعثته قال: ﴿وترهقهم ذلة﴾ [يونس/٢٧]، وقال: ﴿سأرهقه صعودا﴾ [المدثر/١٧]، ومنه: أرهقت الصلاة: إذا أخرتها حتى غشي وقت الأخرى.

معنى تَرْهَقُهَا في القرآن الكريم الى اللغة الإنجليزية

رَهَق burden

تفسير آية ٤١ من سورة عبس

تفسير الجلالين

﴿ترهقها﴾ تغشاها

﴿قترة﴾ ظلمة وسواد.

تفسير الميسر

وجوه أهل النعيم في ذلك اليوم مستنيرة، مسرورة فرحة، ووجوه أهل الجحيم مظلمة مسودَّة، تغشاها ذلَّة. أولئك الموصوفون بهذا الوصف هم الذين كفروا بنعم الله وكذَّبوا بآياته، وتجرؤوا على محارمه بالفجور والطغيان.

معنى قَتَرَةٌ في القرآن الكريم

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ﴿٤١ عبس﴾ تغشاها ظلمة وسواد

قترة﴿٤٠ عبس﴾ قترة: ظلمة و سواد. أو غبار يعلوه سواد الدخان. أو دخان يغشى وجوههم.

قتر القتر: تقليل النفقة، وهو بإزاء الإسراف، وكلاهما مذمومان، قال تعالى: ﴿والذين إذا أنفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما﴾ [الفرقان/٦٧]. ورجل قتور ومقتر، وقوله: ﴿وكان الإنسان

قتورا﴾ [الإسراء/١٠٠]، تنبيه على ما جبل عليه الإنسان من البخل، كقوله: ﴿وأحضرت الأنفس الشح﴾ [النساء/١٢٨]، وقد قترت الشيء وأقترته وقترته، أي: قللته. ومقتر: فقير، قال: ﴿وعلى المقتر قدره﴾ [البقرة/٢٣٦]، وأصل ذلك من القتار والقتر، وهو الدخان الساطع من الشواء والعود ونحوهما، فكأن المقتر والمقتر يتناول من الشيء قتاره، وقوله: ﴿ترهقها قترة﴾ [عبس/٤١]، نحو: ﴿غبرة﴾ (الآية: ﴿ووجوه يومئذ عليها غبرة﴾ سورة عبس: آية ٤٠) وذلك شبه دخان يغشى الوجه من الكذب. والقترة: ناموس الصائد الحافظ لقتار الإنسان، أي: الريح؛ لأن الصائد يجتهد أن يخفي ريحه عن الصيد لئلا يند، ورجل قاتر: ضعيف كأنه قتر في الخفة كقوله: هو
هباء، وابن قترة: حية صغيرة خفيفة، والقتير: رؤوس مسامير الدرع.

چوتھا حصہ

(قرآن کی وہ آیات جو سورۃ عبس کے موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں)

چوتھا حصہ (قرآن کی وہ آیات جو سورۃ عبس کے موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں)

← یہ حصہ ہمیں دکھاتا ہے کہ ہم کس طرح موضوع یا عنوان سے متعلق دیگر قرآنی آیات کے ذریعے سمجھنے کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قرآن کی ان آیات کا مجموعہ جو کسی خاص موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔ اس حصے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہم کس طرح قرآن کی دیگر متعلقہ آیات کے ذریعے بہتر سمجھ سکتے ہیں اس موضوع کو۔

یہ طریقہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جب ہم کسی موضوع یا عنوان پر غور کرتے ہیں تو قرآن کی مختلف آیات کو جمع کر کے، ان کے درمیان تعلق کو سمجھ کر، ہم اس موضوع کی گہرائی میں جا سکتے ہیں اور اس سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی موضوع پر قرآن کی مختلف آیات کو جمع کرنا، اس موضوع کی مکمل اور جامع تفہیم میں مدد دیتا ہے۔

اس حصے میں اُن آیات کا انتخاب کیا گیا ہے جو سورۃ عبس کے موضوعات یا پیغام سے متعلق ہیں۔

قرآن کی 5 آیات جو سورۃ عبس (سورۃ 80) کے موضوعات سے ہم آہنگ ہیں، مثلاً انکساری، ہدایت کی قدر، اور ہر فرد کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آنے کی اہمیت، چاہے اس کا سماجی مقام کچھ بھی ہو:

1. سورۃ الکہف (18:28)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَاةِ وَٱلْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُۥ عَن ذِكْرِنَا وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمْرُهُۥ فُرُطًا۔

(اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ صبر سے باندھے رکھ جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں، اس کی رضا چاہتے ہیں۔ اور اپنی آنکھیں ان سے نہ ہٹا، دنیا کی زینت چاہنے کے لیے، اور اس کی بات نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے لگا ہوا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے۔)

یہ آیت اخلاص اور عبادت کو دنیاوی مقام یا زیب وزینت پر فوقیت دینے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

2. سورۃ المدثر (74:49-50)

فَمَا لَهُمْ عَنِ ٱلتَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ- كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ- فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ

(تو انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں؟ گویا وہ بدکنے والے گدھے ہیں، جو شیر سے بھاگ رہے ہوں۔)

یہ آیات اُن لوگوں کے تکبر اور ہدایت سے اعراض پر تنقید کرتی ہیں، جو سورۃ عبس کے موضوعات سے مماثلت رکھتی ہے۔

3. سورۃ النازعات (79:34-37)

فَإِذَا جَآءَتِ ٱلطَّآمَّةُ ٱلْكُبْرَىٰ- يَوْمَ يَتَذَكَّرُ ٱلْإِنسَـٰنُ مَا سَعَىٰ- وَبُرِّزَتِ ٱلْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ- فَأَمَّا مَن طَغَىٰ- وَءَاثَرَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا

(پھر جب سب سے بڑی آفت آجائے گی۔ اس دن انسان کو یاد آئے گا جو کچھ اس نے کوشش کی تھی۔ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے سامنے ظاہر کر دی جائے گی۔ پس جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی...)

یہ آیات ہدایت کو رد کرنے اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے کے انجام کی یاد دہانی کراتی ہیں۔

4. سورۃ الفرقان (25:52)

فَلَا تُطِعِ ٱلْكَـٰفِرِينَ وَجَـٰهِدْهُم بِهِۦ جِهَادًا كَبِيرًا

(پس کافروں کی بات نہ مان اور اس (قرآن) کے ذریعے ان سے بڑی جدوجہد کر۔)

یہ قرآن کی ہدایت کی قدر کو اجاگر کرتی ہے، جیسا کہ سورۃ عبس میں سب کے لیے قرآن کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

5. سورۃ الشوریٰ (42:52-53)

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِى مَا ٱلْكِتَـٰبُ وَلَا ٱلْإِيمَـٰنُ وَلَـٰكِن جَعَلْنَـٰهُ نُورًا نَّهْدِى بِهِۦ مَن نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِىٓ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ صِرَٰطِ ٱللَّهِ ٱلَّذِى لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ أَلَآ إِلَى ٱللَّهِ تَصِيرُ ٱلْأُمُورُ-

(اور اسی طرح ہم نے اپنی وحی کے ذریعے تمہاری طرف ایک روح بھیجی۔ تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے، لیکن ہم نے اسے ایک روشنی بنایا جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔ اور بے شک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو۔ اللہ کے راستے کی طرف، جس کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سن لو! سب معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔)

- ❖ یہ الٰہی ہدایت کی آفاقیت اور اہمیت کو بیان کرتی ہے۔
- ❖ یہ آیات مجموعی طور پر سورۃ عبس کے موضوعات جیسے انکساری، الٰہی ہدایت کی آفاقیت، اور دوسروں کے ساتھ رویے اور قرآن سے تعلق پر غور کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

➜ قرآن کی 5 آیات جو انکساری کو رویے، عبادت اور دوسروں سے معاملات میں اہمیت دیتی ہیں:

1. سورۃ الفرقان (25:63)

وَعِبَادُ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى ٱلْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ ٱلْجَـٰهِلُونَ قَالُوا سَلَـٰمًا

(اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں، اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: سلام۔) یہ آیت سچے مومنوں کی انکساری اور جاہلوں کے مقابلے میں صبر و تحمل کو اجاگر کرتی ہے۔

2. سورۃ لقمان (31:18-19)

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَٱقْصِدْ فِى مَشْيِكَ وَٱغْضُضْ مِن صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ ٱلْأَصْوَٰتِ لَصَوْتُ ٱلْحَمِيرِ-

(اور لوگوں کے سامنے اپنے رخسار کو نہ موڑ اور زمین پر اکڑ کر نہ چل۔ بے شک اللہ ہر متکبر فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو پست رکھ، بے شک سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔) لقمان اپنے بیٹے کو گفتگو، کردار اور رویے میں انکساری کی نصیحت کرتے ہیں۔

3. سورۃ الإسراء (17:37)

وَلَا تَمْشِ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ ٱلْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ ٱلْجِبَالَ طُولًا۔

(اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، بے شک تو نہ زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتا ہے۔)

یہ آیت تکبر کی مذمت کرتی ہے اور انسان کو اس کی حقیقت اور اللہ کی تخلیق کے مقابلے میں اس کی محدودیت یاد دلاتی ہے

4. سورۃ الشعراء (26:215)

وَٱخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ۔

(اور اپنے پیروکار مؤمنوں کے لیے اپنا بازو جھکا دے۔) یہ آیت نبی اکرم ﷺ کو اپنے ماننے والے مؤمنوں کے ساتھ نرمی اور انکساری اختیار کرنے کی ہدایت دیتی ہے، جو ہر دور کے رہنماؤں کے لیے بہترین مثال ہے

5. سورۃ الحجرات (49:13)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، باخبر ہے۔)

یہ آیت انسانوں کو انکساری کی طرف بلاتی ہے اور یاد دلاتی ہے کہ برتری نسل یا خاندان کی بنیاد پر نہیں بلکہ تقویٰ پر ہے۔

- یہ آیات مجموعی طور پر انکساری کو ایک ایسی خوبی کے طور پر اجاگر کرتی ہیں جو مومن کے اللہ، دوسروں اور خود اپنے ساتھ تعلقات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

سورۃ الشعراء(26:215):"وَٱخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ"

➔ کے پیغام سے ہم آہنگ 5 قرآنی آیات، جو انکساری اور نرمی کو اجاگر کرتی ہیں:

1. سورۃ الإسراء(17:24)

وَٱخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحۡمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرٗا۔

(اور اپنے والدین کے لیے شفقت کے ساتھ عاجزی کا بازو جھکا دے اور کہہ: اے میرے رب! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔)

یہ آیت والدین کے ساتھ نرمی اور احترام کی تلقین کرتی ہے اور مؤمنین کے ساتھ انکساری کے اسی جذبے کو بیان کرتی ہے۔

2. سورۃ الحجر(15:88)

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعۡنَا بِهِۦٓ أَزۡوَٰجٗا مِّنۡهُمۡ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَٱخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِينَ۔

(اور اپنی نگاہیں ان چیزوں کی طرف نہ بڑھا جو ہم نے ان میں سے بعض کو فائدہ پہنچانے کے لیے دی ہیں، اور ان پر غم نہ کر، اور مؤمنوں کے لیے اپنا بازو جھکا دے۔)

یہ آیت مؤمنین کے ساتھ انکساری اور شفقت کے رویے کو مضبوط کرتی ہے

3. سورۃ الکهف(18:28)

وَٱصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ رَبَّهُم بِٱلۡغَدَوٰةِ وَٱلۡعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجۡهَهُۥۖ وَلَا تَعۡدُ عَيۡنَاكَ عَنۡهُمۡ تُرِيدُ زِينَةَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا۔

(اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ صبر سے باندھے رکھ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں، اس کی رضا چاہتے ہیں۔ اور اپنی آنکھیں ان سے نہ ہٹا، دنیا کی زینت چاہنے کے لیے۔)

یہ آیت مخلص مؤمنوں کے ساتھ تعلق اور ان کے ساتھ صبر و مہربانی کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

4. سورۃ التوبہ (9:128)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

(یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے، تمہاری تکلیف اس پر شاق گزرتی ہے، وہ تمہاری بھلائی کا بڑا خواہش مند ہے، مؤمنوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہے۔)

یہ آیت نبی اکرم ﷺ کی مؤمنین کے ساتھ شفقت اور نرمی کو بیان کرتی ہے

5. سورۃ آل عمران (3:159)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلْقَلْبِ لَٱنفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى ٱلْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَوَكِّلِينَ

(پس اللہ کی رحمت کے سبب آپ ان کے لیے نرم دل ہیں، اور اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے گرد سے منتشر ہو جاتے۔ پس انہیں معاف کر دیں، ان کے لیے بخشش مانگیں اور معاملات میں ان سے مشورہ کریں۔ پھر جب آپ عزم کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کریں۔ بے شک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔)

یہ آیت نبی اکرم ﷺ کی نرمی اور مؤمنین کے ساتھ حسن سلوک کی تعریف کرتی ہے۔

- یہ آیات مجموعی طور پر انکساری، نرمی اور شفقت کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں، جو مؤمنین اور پوری انسانیت کے ساتھ معاملات میں الٰہی رہنمائی کی روح ہے

"كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ" (ہرگز نہیں! یہ تو ایک نصیحت ہے)

کے پیغام سے متعلق 5 قرآنی آیات، جو قرآن کو انسانیت کے لیے نصیحت اور ہدایت کے طور پر بیان کرتی ہیں:

1. سورۃ الغاشیہ (88:21-22)

فَذَكِّرْ إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ

(پس نصیحت کرو، بے شک تم صرف نصیحت کرنے والے ہو۔ تم ان پر داروغہ نہیں ہو۔)

2. سورۃ المدثر (74:54-55)

كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ

(ہرگز نہیں! یہ تو ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اسے یاد کرے۔)

3. سورۃ النازعات (79:45-46)

إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَىٰهَا . كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَىٰهَا .

(تم تو صرف اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرتا ہے۔ جس دن وہ اسے دیکھیں گے تو یوں محسوس ہوگا کہ وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کی صبح تک رہے۔)

4. سورۃ ص (38:87)

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَـٰلَمِينَ .

(یہ تو صرف تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔)

5. سورۃ القمر (54:17)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

(اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے، تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟)

← یہ آیات مجموعی طور پر قرآن کو نصیحت، ہدایت اور غور و فکر کا ذریعہ قرار دیتی ہیں، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو اس کے پیغام کو سننے کے لیے تیار ہوں۔

"فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ" (تاکہ نصیحت اسے فائدہ دے)

کے پیغام سے متعلق 5 قرآنی آیات، جو نصیحت کی اہمیت اور اخلاص کے ساتھ غور و فکر کے اثر کو اجاگر کرتی ہیں:

1. سورۃ الاعلیٰ (87:9-10)

فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ ٱلذِّكْرَىٰ . سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ

(پس نصیحت کرو اگر نصیحت فائدہ دے۔ وہی نصیحت حاصل کرے گا جو ڈرتا ہے۔)

2. سورۃ طٰہٰ (20:44)

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ.

(پس تم دونوں اس سے نرم بات کرو، شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے۔)

3. سورۃ المدثر (74:54-55)

كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُ.

(ہرگز نہیں! یہ تو ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اسے یاد کرے۔)

4. سورۃ ق (50:37)

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى ٱلسَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ

(یقیناً اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جس کے پاس دل ہے یا جو توجہ سے سنتا ہے اور حاضر دماغ ہے۔)

5. سورۃ الزمر (39:9)

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا ٱلْأَلْبَٰبِ

(کہہ دو: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔)

← یہ آیات یاد دہانی اور نصیحت کی تاثیر کو اجاگر کرتی ہیں، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو کھلے دل اور غور و فکر کے ساتھ سننے والے ہوں۔

"قُتِلَ ٱلْإِنسَٰنُ مَآ أَكْفَرَهُۥ" (مارا گیا انسان، کتنا ناشکرا ہے!)

کے پیغام سے متعلق 5 قرآنی آیات، جو انسان کی ناشکری، تکبر اور غفلت کو بیان کرتی ہیں، باوجود اس کے کہ اللہ نے بے شمار نعمتیں عطا کیں:

1. سورۃ الانفطار (82:6-7)

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَـٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ . ٱلَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ .

(اے انسان! تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا؟ جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے درست بنایا، پھر تجھے متوازن بنایا۔)

2. سورۃ العادیات (100:6-7)

إِنَّ ٱلْإِنسَـٰنَ لِرَبِّهِۦ لَكَنُودٌ وَإِنَّهُۥ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ

(بے شک انسان اپنے رب کے لیے ضرور بڑا ناشکرا ہے۔ اور بے شک وہ اس پر خود گواہ ہے۔)

3. سورۃ الروم (30:8)

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِم مَّا خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكَـٰفِرُونَ .

(کیا انہوں نے اپنے اندر غور نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق اور مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور بے شک اکثر لوگ اپنے رب سے ملاقات کے منکر ہیں۔)

4. سورۃ ابراہیم (14:34)

وَءَاتَىٰكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ إِنَّ ٱلْإِنسَـٰنَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ

(اور اس نے تمہیں ہر وہ چیز دی جو تم نے اس سے مانگی۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکو گے۔ بے شک انسان بڑا ہی ظالم اور ناشکرا ہے۔)

5. سورۃ الحج (22:66)

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ ٱلْإِنسَـٰنَ لَكَفُورٌ

(اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی دی، پھر تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ بے شک انسان بڑا

ناشکرا ہے۔)

➔ یہ آیات انسان کی ناشکری، تکبر اور غفلت کو اجاگر کرتی ہیں، باوجود اس کے کہ اللہ نے بے شمار نعمتیں عطا کیں۔ یہ آیات خود احتسابی اور انکساری کی یاد دہانی ہیں۔

"أَمَّا مَنِ ٱسْتَغْنَىٰ "(اور وہ جس نے خود کو بے نیاز سمجھا)

کے پیغام سے متعلق 5 قرآنی آیات، جو ان لوگوں کے تکبر کو بیان کرتی ہیں جو خود کو بے نیاز سمجھتے ہیں اور الٰہی ہدایت کی ضرورت کو نظر انداز کرتے ہیں:

1. سورۃ العلق (96:6-7)

كَلَّآ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَيَطْغَىٰٓ . أَن رَّءَاهُ ٱسْتَغْنَىٰٓ .

(ہرگز نہیں! بے شک انسان ضرور سرکشی کرتا ہے۔ اس لیے کہ وہ خود کو بے نیاز سمجھتا ہے۔)

2. سورۃ یونس (10:7-8)

إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا وَرَضُوا۟ بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَٱطْمَأَنُّوا۟ بِهَا وَٱلَّذِينَ هُمْ عَنْ ءَايَٰتِنَا غَٰفِلُونَ . أُو۟لَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمُ ٱلنَّارُ بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ .

(بے شک وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی ہیں اور اسی میں مطمئن ہو گئے ہیں اور جو ہماری آیات سے غافل ہیں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اس وجہ سے جو وہ کرتے رہے۔)

3. سورۃ النجم (53:33-34)

أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِي تَوَلَّىٰ . وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰٓ .

(کیا تم نے اس کو دیکھا جس نے منہ موڑا۔ اور تھوڑا سا دیا اور پھر روک لیا؟)

4. سورۃ الزمر (39:49)

فَإِذَا مَسَّ ٱلْإِنسَٰنَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَآ أُوتِيتُهُۥ عَلَىٰ عِلْمٍۭ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

(اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے: "یہ تو مجھے میرے علم کی وجہ سے دی گئی ہے۔" بلکہ یہ ایک آزمائش ہے، لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔)

5. سورۃ فصلت (41:50)

وَلَئِنْ أَذَقْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّيٓ إِنَّ لِي عِندَهُۥ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِمَا عَمِلُوا۟ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ

(اور اگر ہم اسے اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں، کسی تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی ہو، تو وہ ضرور کہے گا: "یہ تو میرا حق ہے، اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت قائم ہونے والی ہے، اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو وہاں بھی میرے لیے بھلائی ہی ہوگی۔" پس ہم ضرور کافروں کو ان کے اعمال سے آگاہ کریں گے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔)

- یہ آیات بعض لوگوں کے تکبر اور خود کفالت کے رویے کو بیان کرتی ہیں اور یاد دلاتی ہیں کہ انسان اللہ کا محتاج ہے اور ناشکری کے انجام کا سامنا کرے گا۔

ASKISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

"وَهُوَ يَخْشَىٰ" (اور وہ ڈرتا ہے)

کے پیغام سے متعلق 5 قرآنی آیات، جو اللہ سے ڈرنے والوں کی خصوصیات اور ان کے انعامات کو بیان کرتی ہیں:

1. سورۃ الملک (67:12)

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِٱلْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ

(بے شک وہ لوگ جو اپنے رب سے غائبانہ ڈرتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔)

2. سورۃ الاحزاب (33:39)

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا

(وہ لوگ جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، اور اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔)

3. سورۃ ق (50:33)

مَّنْ خَشِيَ ٱلرَّحْمَـٰنَ بِٱلْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ.

(جو رحمان سے غائبانہ ڈرتا ہے اور توبہ کرنے والا دل لے کر آتا ہے۔)

4. سورۃ فاطر (35:28)

إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَـٰٓؤُا۟ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ

(اللہ کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ زبردست، بخشنے والا ہے۔)

5. سورۃ النازعات (79:40-41)

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفْسَ عَنِ ٱلْهَوَىٰ. فَإِنَّ ٱلْجَنَّةَ هِيَ ٱلْمَأْوَىٰ

(اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا، تو بے شک جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔)

← یہ آیات اللہ سے ڈرنے، انکساری اور نیکی کے ساتھ عمل کرنے کی فضیلت کو بیان کرتی ہیں اور اس کے حاملین کے لیے آخرت میں انعامات کی بشارت دیتی ہیں۔

"كِرَامٍ بَرَرَةٍ"(معزز و نیک)

کے پیغام سے متعلق 3 قرآنی آیات، جو فرشتوں اور نیک لوگوں کی عظمت اور فرائض کو بیان کرتی ہیں:

1. سورۃ النازعات (79:5)

فَٱلْمُدَبِّرَٰتِ أَمْرًا.

(اور وہ جو امور کو تدبیر سے انجام دیتے ہیں۔)

یہ آیت ان فرشتوں کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اللہ کے حکم سے کائنات کے معاملات کو سنبھالتے ہیں۔

2. سورۃ البقرہ (2:97)

مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبرِيلَ فَإِنَّهُۥ نَزَّلَهُۥ عَلَىٰ قَلبِكَ بِإِذنِ ٱللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَينَ يَدَيهِ وَهُدًى وَبُشرَىٰ لِلمُؤمِنِينَ .

(جو جبریل کا دشمن ہو تو وہ (جان لے کہ) اس نے یہ (قرآن) اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر نازل کیا ہے، جو اس سے پہلے کی تصدیق کرنے والا اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔)

یہ آیت جبریل علیہ السلام کے معزز اور نیک فرشتے ہونے اور پیغام رسانی کے عظیم منصب کو بیان کرتی ہے۔

3. سورۃ الانفطار (82:10-12)

وَإِنَّ عَلَيكُم لَحَٰفِظِينَ . كِرَامًا كَٰتِبِينَ . يَعلَمُونَ مَا تَفعَلُونَ

(اور بے شک تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔)

- یہ آیات فرشتوں کی عظمت، امانت داری اور اللہ کے حکم کی بجا آوری کو بیان کرتی ہیں۔

"مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ" (کس چیز سے اس نے اسے پیدا کیا)

کے پیغام سے متعلق 5 قرآنی آیات، جو انسان کی تخلیق اور اس کی اصل کو بیان کرتی ہیں:

1. سورۃ الطارق (86:5-7)

فَليَنظُرِ ٱلإِنسَٰنُ مِمَّ خُلِقَ . خُلِقَ مِن مَّآء دَافِق يَخرُجُ مِن بَينِ ٱلصُّلبِ وَٱلتَّرَآئِبِ

(پس انسان دیکھے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ اسے اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا، جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔)

2. سورۃ الانسان (76:2)

إِنَّا خَلَقنَا ٱلإِنسَٰنَ مِن نُّطفَةٍ أَمشَاج نَّبتَلِيهِ فَجَعَلنَٰهُ سَمِيعَا بَصِيرًا

(یقیناً ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا کیا تاکہ ہم اسے آزمائیں، پھر ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔)

3. سورۃ المؤمنون (23:12-14)

وَلَقَد خَلَقنَا ٱلإِنسَٰنَ مِن سُلَٰلَة مِّن طِين. ثُمَّ جَعَلنَٰهُ نُطفَةً فِي قَرَار مَّكِين ثُمَّ خَلَقنَا ٱلنُّطفَةَ عَلَقَة فَخَلَقنَا ٱلْعَلَقَةَ مُضْغَة فَخَلَقنَا ٱلْمُضْغَةَ عِظَاما فَكَسَوْنَا ٱلْعِظَامَ لَحْما ثُمَّ أَنشَأْنَٰهُ خَلْقًا ءَاخَرَ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ أَحْسَنُ ٱلْخَٰلِقِينَ

(اور یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ میں نطفہ بنایا۔ پھر ہم نے نطفہ کو لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا، پھر اس گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنایا، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اسے ایک اور مخلوق بنادیا۔ پس اللہ بڑی برکت والا ہے، سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔)

4. سورۃ الزمر (39:6)

خَلَقَكُم مِّن نَّفس وَٰحِدَة ثُمَّ جَعَلَ مِنهَا زَوجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلأَنعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَزوَٰج يَخلُقُكُم فِي بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُم خَلقا مِّن بَعدِ خَلق فِي ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰث ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُم لَهُ ٱلمُلكُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُصرَفُونَ

(اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا، اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے پیدا کیے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک تخلیق کے بعد دوسری تخلیق میں تین اندھیروں کے اندر پیدا کرتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب، اسی کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بہکائے جاتے ہو؟)

5. سورۃ الروم (30:20)

وَمِن ءَايَٰتِهِۦٓ أَن خَلَقَكُم مِّن تُرَاب ثُمَّ إِذَآ أَنتُم بَشَر تَنتَشِرُونَ.

(اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر تم انسان ہو کر زمین میں پھیل گئے۔)

➔ یہ آیات انسان کی تخلیق کی اصل کو مٹی، گارے اور نطفے جیسی حقیر شروعات سے بیان کرتی ہیں، جو اللہ کی قدرت اور انسان کی اپنے خالق پر انحصار کی یاد دہانی ہے۔

"خَلَقَهُۥ فَقَدَّرَهُۥ" (اس نے اسے پیدا کیا اور اس کی تقدیر مقرر کی)

کے پیغام سے متعلق 5 قرآنی آیات، جو اللہ کی تخلیق اور ہر چیز کی تقدیر اور تناسب کو بیان کرتی ہیں:

1. سورۃ الملک (67:3-4)

ٱلَّذِي خَلَقَ سَبۡعَ سَمَٰوَٰتٖ طِبَاقٗا مَّا تَرَىٰ فِي خَلۡقِ ٱلرَّحۡمَٰنِ مِن تَفَٰوُتٖ فَٱرۡجِعِ ٱلۡبَصَرَ هَلۡ تَرَىٰ مِن فُطُورٖ ثُمَّ ٱرۡجِعِ ٱلۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنقَلِبۡ إِلَيۡكَ ٱلۡبَصَرُ خَاسِئٗا وَهُوَ حَسِيرٞ

(جس نے سات آسمان تہ بہ تہ پیدا کیے، تم رحمان کی تخلیق میں کوئی بے ربطی نہیں دیکھو گے۔ پھر نگاہ دوڑاؤ، کیا تمہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر نگاہ دوڑاؤ، دوبار، تمہاری نگاہ تھک کر نامراد لوٹے گی۔)

2. سورۃ الاعلی (87:2-3)

ٱلَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ وَٱلَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ

(جس نے پیدا کیا اور درست بنایا، اور جس نے تقدیر مقرر کی اور ہدایت دی۔)

3. سورۃ الانفطار (82:6-7)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلۡكَرِيمِ . ٱلَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ .

(اے انسان! تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا؟ جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے درست بنایا، پھر تجھے متوازن بنایا۔)

4. سورۃ الفرقان (25:2)

ٱلَّذِي لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَلَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدٗا وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٞ فِي ٱلۡمُلۡكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيۡءٖ فَقَدَّرَهُۥ تَقۡدِيرٗا

(جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اور اس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے، اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اس کی تقدیر مقرر کی۔)

5. سورۃ القمر (54:49)

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ

(یقیناً ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔)

- یہ آیات اللہ کی کامل علم، قدرت اور ہر چیز کی تخلیق میں تناسب اور تقدیر کو بیان کرتی ہیں، جس میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں۔

"كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهُۥ" (ہر گز نہیں! اس نے ابھی تک وہ پورا نہیں کیا جو اس کو حکم دیا گیا تھا) کے پیغام سے متعلق 10 قرآنی آیات، جو انسان کی اللہ کے احکام اور اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی کو بیان کرتی ہیں:

1. سورۃ المدثر (74:42-47)

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ . قَالُواْ لَمْ نَكُ مِنَ ٱلْمُصَلِّينَ . وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ ٱلْمِسْكِينَ . وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ ٱلْخَآئِضِينَ . وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ ٱلدِّينِ . حَتَّىٰٓ أَتَىٰنَا ٱلْيَقِينُ .

([پوچھا جائے گا:] "تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا؟" وہ کہیں گے: "ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے، اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلاتے تھے، اور ہم لغویات میں مشغول رہتے تھے، اور ہم روز جزا کو جھٹلاتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔")

2. سورۃ القیامہ (75:36-37)

أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَن يُتْرَكَ سُدًى . أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ .

(کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ ایک نطفہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا؟)

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

3. سورۃ الذاریات (51:56-58)

وَمَا خَلَقتُ ٱلجِنَّ وَٱلإِنسَ إِلَّا لِيَعبُدُونِ. مَآ أُرِيدُ مِنهُم مِّن رِّزق وَمَآ أُرِيدُ أَن يُطعِمُونِ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلقُوَّةِ ٱلمَتِينُ.

(اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بے شک اللہ ہی رزق دینے والا، قوت والا، مضبوط ہے۔)

4. سورۃ الانسان (76:1-3)

هَل أَتَىٰ عَلَى ٱلإِنسَٰنِ حِين مِّنَ ٱلدَّهرِ لَم يَكُن شَيا مَّذكُورًا. إِنَّا خَلَقنَا ٱلإِنسَٰنَ مِن نُّطفَةٍ أَمشَاج نَّبتَلِيهِ فَجَعَلنَٰهُ سَمِيعَا بَصِيرًا. إِنَّا هَدَينَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا.

(کیا انسان پر ایک وقت ایسا نہیں آیا کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا؟ یقیناً ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا کیا تاکہ ہم اسے آزمائیں، پھر ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ بے شک ہم نے اسے راستہ دکھادیا، خواہ وہ شکر گزار بنے یا ناشکرا۔)

5. سورۃ العصر (103:2-3)

إِنَّ ٱلإِنسَٰنَ لَفِي خُسرٍ. إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَتَوَاصَواْ بِٱلحَقِّ وَتَوَاصَواْ بِٱلصَّبرِ.

(بیشک انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔)

6. سورۃ الاحزاب (33:72)

إِنَّا عَرَضْنَا ٱلْأَمَانَةَ عَلَى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا ٱلْإِنسَٰنُ إِنَّهُۥ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا

(ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے

ڈر گئے، مگر انسان نے اسے اٹھالیا۔ بے شک وہ بڑا ہی ظالم اور جاہل ہے۔

7. سورۃ البقرہ (2:286)

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ . . .

(اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس کے لیے وہی ہے جو اس نے کمائی اور اس پر وہی ہے جو اس نے کمائی۔)

8. سورۃ النازعات (79:40-41)

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفْسَ عَنِ ٱلْهَوَىٰ . فَإِنَّ ٱلْجَنَّةَ هِيَ ٱلْمَأْوَىٰ .

(اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا، تو جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔)

9. سورۃ العنکبوت (29:69)

وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلْمُحْسِنِينَ .

(اور جو لوگ ہمارے راستے میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستے دکھائیں گے، اور بے شک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔)

10. سورۃ الحدید (57:20)

ٱعْلَمُوٓاْ أَنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ ٱلْكُفَّارَ نَبَاتُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَٰمًا وَفِي ٱلْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنٌ وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا مَتَٰعُ ٱلْغُرُورِ .

(جان لو کہ دنیا کی زندگی تو کھیل، تماشا، زینت، آپس میں فخر اور مال و اولاد میں زیادتی کی دوڑ ہے۔ جیسے بارش کہ اس سے اگنے والی کھیتی کسانوں کو خوش کر دیتی ہے، پھر وہ خشک ہو جاتی ہے اور تم اسے زرد دیکھتے ہو، پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی۔ اور دنیا کی زندگی تو

دھوکے کا سامان ہے۔)

➔ یہ آیات انسان کی ذمہ داریوں میں کوتاہی، اللہ کے احکامات اور آخرت میں جوابدہی پر غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں۔

"إِلَىٰ طَعَامِهِ" (اپنے کھانے کی طرف)

کے پیغام سے متعلق 10 قرآنی آیات، جو اللہ کی طرف سے رزق، کھانے کی نعمتوں اور ان کی تخلیق میں غور و فکر پر زور دیتی ہیں:

1. سورۃ عبس (80:25-32)

أَنَّا صَبَبْنَا ٱلْمَآءَ صَبّا . ثُمَّ شَقَقْنَا ٱلْأَرْضَ شَقّا . فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبّا . وَعِنَبا وَقَضْبا . وَزَيْتُونا وَنَخْلا . وَحَدَآئِقَ غُلْبا . وَفَاكِهَة وَأَبّا . مَّتَاعا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ .

(کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو پھاڑ دیا۔ پھر اس میں اناج اگایا۔ اور انگور اور چارہ۔ اور زیتون اور کھجور۔ اور گھنے باغات۔ اور پھل اور چارہ۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لیے سامان زیست کے طور پر۔)

2. سورۃ البقرہ (2:22)

ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ فِرَاشا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآء وَأَنْزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَاء فَأَخْرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَاتِ رِزْقا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُواْ لِلَّهِ أَنْدَادا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

(جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا، اور آسمان سے پانی اتارا اور اس سے تمہارے لیے پھلوں کو رزق کے طور پر نکالا۔ پس اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔)

3. سورۃ النباء (78:14-16)

وَأَنْزَلْنَا مِنَ ٱلْمُعْصِرَاتِ مَاء ثَجَّاجا . لِّنُخْرِجَ بِهِۦ حَبّا وَنَبَاتا . وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا .

(اور ہم نے بادلوں سے خوب پانی برسایا۔ تاکہ ہم اس سے اناج اور سبزہ اگائیں۔ اور گھنے باغات۔)

4.سورۃ یونس(10:24)

إِنَّمَا مَثَلُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ ٱلسَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ ٱلْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَٱزَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

(دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا، پھر اس سے زمین کی نباتات مل گئیں، جن سے انسان اور مویشی کھاتے ہیں، یہاں تک کہ جب زمین اپنی رونق اور زینت اختیار کر لیتی ہے اور اس کے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اس پر قادر ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن میں آ جاتا ہے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی بنا دیتے ہیں گویا کل کچھ بھی نہ تھی۔اسی طرح ہم نشانیاں بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔)

5.سورۃ النحل(16:10-11)

هُوَ ٱلَّذِي أَنْزَلَ مِنَ ٱلسَّمَاءِ مَاء لَّكُم مِّنْهُ شَرَاب وَمِنْهُ شَجَر فِيهِ تُسِيمُونَ . يُنْبِتُ لَكُم بِهِ ٱلزَّرْعَ وَٱلزَّيْتُونَ وَٱلنَّخِيلَ وَٱلْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ ٱلثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَة لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ .

(وہی ہے جس نے تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا، اس میں سے تم پیتے ہو اور اسی سے درخت اگتے ہیں جن میں تم اپنے جانور چراتے ہو۔وہ تمہارے لیے اس سے کھیتیاں، زیتون، کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانی ہے۔)

(2:266) Surah Al-Baqara.6

أَيَوَدُّ أَحَدُكُم أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّة مِّن نَّخِيل وَأَعنَب تَجرِي مِن تَحتِهَا ٱلأَنهَرُ لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَتِ وَأَصَابَهُ ٱلكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّة ضُعَفَآءُ فَأَصَابَهَآ إِعصَار فِيهِ نَار فَٱحتَرَقَت كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلأَيَٰتِ لَعَلَّكُم تَتَفَكَّرُونَ-

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو، جس کے نیچے نہریں بہتی

ہوں، اس میں ہر قسم کے پھل ہوں، اور اسے بڑھاپا آجائے اور اس کے بچے کمزور ہوں، پھر اس باغ کو ایک بگولا آ لے جس میں آگ ہو اور وہ جل جائے؟ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

(14:32) Surah Ibrahim.7

ٱللَّهُ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلأَرضَ وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآء فَأَخرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزقا لَّكُم وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلفُلكَ لِتَجرِيَ فِي ٱلبَحرِ بِأَمرِهِۦۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلأَنهَٰرَ۔

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی نازل کیا، پھر اس کے ذریعے تمہارے لیے پھلوں کو رزق بنایا، اور تمہارے لیے کشتیوں کو مسخر کیا کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں، اور تمہارے لیے نہریں بھی مسخر کیں۔

(19-23:18) Surah Al-Muminun.8

وَأَنزَلنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءَ بِقَدَر فَأَسكَنَّهُ فِي ٱلأَرضِ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابِ بِهِۦ لَقَٰدِرُونَ فَأَنشَأنَا لَكُم بِهِۦ جَنَّٰت مِّن نَّخِيل وَأَعنَٰب لَّكُم فِيهَا فَوَٰكِهُ كَثِيرَة وَمِنهَا تَأكُلُونَ۔

اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا، پھر ہم نے اسے زمین میں ٹھہرا دیا، اور بے شک ہم اسے لے جانے پر بھی قادر ہیں۔ پھر ہم نے اس کے ذریعے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کیے، جن میں تمہارے لیے بہت سے پھل ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔

(6:99) Surah Al-Anaam.9

وَهُوَ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآء فَأَخرَجنَا بِهِۦ نَبَاتَ كُلِّ شَيءٍ فَأَخرَجنَا مِنهُ خَضِرا نُّخرِجُ مِنهُ حَبّا مُّتَرَاكِبا وَمِنَ ٱلنَّخلِ مِن طَلعِهَا قِنوَان دَانِيَة وَجَنَّٰت مِّن أَعنَٰب وَٱلزَّيتُونَ وَٱلرُّمَّانَ مُشتَبِها وَغَيرَ مُتَشَٰبِهٍ ٱنظُرُوٓاْ إِلَىٰ ثَمَرِهِۦٓ إِذَآ أَثمَرَ وَيَنعِهِۦٓ إِنَّ فِي ذَٰلِكُم لَأٓيَٰت لِّقَوم يُؤمِنُونَ۔

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر چیز کی نباتات نکالی، پھر ہم نے اس سے سبزہ نکالا، جس سے ہم تہ بہ تہ دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے درختوں سے اس کے خوشوں میں سے جھکے ہوئے گچھے، اور

انگوروں کے باغات، اور زیتون اور انار، جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور مختلف بھی۔ دیکھو اس کے پھل کو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو۔ بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

(7:57)Surah Al-Araf.10

وَهُوَ ٱلَّذِي يُرسِلُ ٱلرِّيٰحَ بُشرَا بَينَ يَدَي رَحمَتِهِۦٓ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَقَلَّت سَحَابا ثِقَالٗا سُقنَٰهُ لِبَلَد مَّيِّت فَأَنزَلنَا بِهِ ٱلمَآءَ فَأَخرَجنَا بِهِۦ مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ كَذَٰلِكَ نُخرِجُ ٱلموتَىٰ لَعَلَّكُم تَذَكَّرُونَ۔

اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوشخبری دینے کے لیے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے مردہ شہر کی طرف لے جاتے ہیں، پھر ہم اس سے پانی برساتے ہیں، پھر اس سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

10 قرآن کی آیات جو "يَومَ يَفِرُّ ٱلمَرءُ" (وہ دن جب انسان بھاگے گا) کے موضوع سے متعلق ہیں، جیسا کہ سورۃ عبس (80:34) میں آیا ہے۔ یہ آیات قیامت کے دن کے ہولناک واقعات اور ذاتی جوابدہی کو اجاگر کرتی ہیں، جب ہر کوئی اپنی فکر میں مشغول ہو گا۔

(14-70:10) Surah Al-Ma'arij.1

وَلَا يَسـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيما- يُبَصَّرُونَهُم يَوَدُّ ٱلمُجرِمُ لَو يَفتَدِي مِن عَذَابِ يَومِئِذِ بِبَنِيهِ- وَصَٰحِبَتِهِۦ وَأَخِيهِ- وَفَصِيلَتِهِ ٱلَّتِي تُـٔوِيهِ- وَمَن فِي ٱلأَرضِ جَمِيعا ثُمَّ يُنجِيهِ-

اور کوئی دوست دوست کو نہ پوچھے گا۔ حالانکہ وہ انہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے اپنے بیٹوں کے بدلے چھوٹ جائے، اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کے بدلے، اور اپنے قبیلے کے بدلے جو اسے پناہ دیتے تھے، اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب کے بدلے، پھر بھی وہ نجات نہ پائے۔

(22:2)Surah Al-Hajj.2

يَومَ تَرَونَهَا تَذهَلُ كُلُّ مُرضِعَةٍ عَمَّآ أَرضَعَت وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَملٍ حَملَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ

سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيد

جس دن تم اسے دیکھو گے تو ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، اور ہر حاملہ اپنا حمل گرا دے گی، اور تم لوگوں کو مدہوش دیکھو گے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

(8-99:6) Surah Az-Zalzalah.3

يَومَئِذ يصدرُ ٱلنَّاسُ أَشتَاتا لِّيُرَواْ أَعمَٰلَهُم فَمَن يَعمَل مِثقَالَ ذَرَّةٍ خَيرا يَرَهُۥ- وَمَن يَعمَل مِثقَالَ ذَرَّة شَرّا يَرَهُۥ

اس دن لوگ مختلف گروہوں میں نکلیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔

(14-75:10) Surah Al-Qiyamah.4

يَقُولُ ٱلإِنسَٰنُ يَومَئِذٍ أَينَ ٱلمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ- إِلَىٰ رَبِّكَ يَومَئِذٍ ٱلمُستَقَرُّ يُنَبَّأُ ٱلإِنسَٰنُ يَومَئِذِ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ بَلِ ٱلإِنسَٰنُ عَلَىٰ نَفسِهِۦ بَصِيرَة

اس دن انسان کہے گا: کہاں ہے بھاگنے کی جگہ؟ ہرگز نہیں، کوئی پناہ نہیں۔ اس دن تیرے رب ہی کی طرف ٹھہرنا ہے۔ اس دن انسان کو اس کے اگلے اور پچھلے اعمال بتا دیے جائیں گے۔ بلکہ انسان خود اپنی ذات پر گواہ ہے۔

(82:19) Surah Al-Infitar.5

يَومَ لَا تَملِكُ نَفس لِّنَفس شَيـٔا وَٱلأَمرُ يَومَئِذ لِّلَّهِ-

اس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کچھ اختیار نہ رکھے گی، اور اس دن سب معاملہ اللہ ہی کا ہو گا۔

(34-81:33) Surah At-Takwir.6

وَإِذَا ٱلنُّفُوسُ زُوِّجَت وَإِذَا ٱلمَوءُۥدَةُ سُئِلَت

اور جب جانیں جوڑ دی جائیں گی۔ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

(14-83:10) Surah Al-Mutaffifin.7

وَيۡلٞ يَوۡمَئِذٖ لِّلۡمُكَذِّبِينَ- ٱلَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوۡمِ ٱلدِّينِ- وَمَا يُكَذِّبُ بِهِۦٓ إِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ أَثِيمٍ- إِذَا تُتۡلَىٰ عَلَيۡهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ ٱلۡأَوَّلِينَ- كَلَّاۖ بَلۡۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُواْ يَكۡسِبُونَ-

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے، جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں، اور اسے صرف ہر سرکش گناہگار ہی جھٹلاتا ہے۔ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے: یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔

(78:38) Surah An-Naba.8

يَوۡمَ يَقُومُ ٱلرُّوحُ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ صَفّٗاۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنۡ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحۡمَٰنُ وَقَالَ صَوَابٗا

جس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے، وہ نہیں بولیں گے مگر جسے رحمٰن اجازت دے اور وہ درست بات کہے۔

(20-69:19) Surah Al-Haqqah.9

فَأَمَّا مَنۡ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَيَقُولُ هَآؤُمُ ٱقۡرَءُواْ كِتَٰبِيَهۡ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَٰقٍ حِسَابِيَهۡ

پھر جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا: "لو دیکھو، میرا نامہ اعمال پڑھو۔ بے شک میں سمجھتا تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنے والا ہے۔"

(39:60) Surah Az-Zumar.10

وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ تَرَى ٱلَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَى ٱللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسۡوَدَّةٌۚ أَلَيۡسَ فِي جَهَنَّمَ مَثۡوٗى لِّلۡمُتَكَبِّرِينَ-

اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ان کے چہرے کالے ہو رہے ہوں گے۔ کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟

← یہ آیات مجموعی طور پر قیامت کے دن کا واضح منظر پیش کرتی ہیں، جس میں گھبراہٹ، جوابدہی اور ہر فرد

کے اعمال کے مطابق اس کے انجام کی تصویر کشی کی گئی ہے۔

10 قرآن کی آیات جو "وُجُوه يَومَئِذٍ عَلَيهَا غَبَرَةٌ" (اس دن کچھ چہروں پر گرد ہوگی) کے موضوع سے متعلق ہیں، جیسا کہ سورۃ عبس (80:40) میں آیا ہے۔ یہ آیات قیامت کے دن لوگوں کی حالت، خاص طور پر کافروں اور ظالموں کے چہروں پر پریشانی اور مایوسی کے آثار بیان کرتی ہیں۔

(24-75:22) Surah Al-Qiyamah.1

وُجُوهٌ يَومَئِذٍ نَّاضِرَةٌ. إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ. وَوُجُوهٌ يَومَئِذِ بَاسِرَةٌ. تَظُنُّ أَن يُفعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ

اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اور کچھ چہرے اس دن اُداس اور بگڑے ہوئے ہوں گے، انہیں گمان ہوگا کہ ان کے ساتھ کوئی سخت معاملہ کیا جائے گا۔

(3-88:2) Surah Al-Ghashiyah.2

وُجُوهٌ يَومَئِذٍ خَـٰشِعَةٌ. عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ

اس دن کئی چہرے عاجز ہوں گے، محنت کرنے والے اور تھکے ہوئے۔

(16-83:14) Surah Al-Mutaffifin.3

كَلَّا بَل رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُواْ يَكسِبُونَ. كَلَّآ إِنَّهُم عَن رَّبِّهِم يَومَئِذ لَّمَحجُوبُونَ. ثُمَّ إِنَّهُم لَصَالُواْ ٱلجَحِيمِ۔

ہرگز نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں، اس دن وہ اپنے رب سے پردہ میں ہوں گے۔ پھر وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔

(36-79:34) Surah An-Nazi'at.4

فَإِذَا جَاءَتِ ٱلطَّآمَّةُ ٱلكُبرَىٰ يَومَ يَتَذَكَّرُ ٱلإِنسَـٰنُ مَا سَعَىٰ. وَبُرِّزَتِ ٱلجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ

پھر جب بڑی آفت آئے گی، اس دن انسان کو یاد آئے گا کہ اس نے کیا کوشش کی تھی، اور جہنم ہر دیکھنے والے کے

سامنے ظاہر کر دی جائے گی

(39:60) Surah Az-Zumar.5

وَيَومَ ٱلقِيَٰمَةِ تَرَى ٱلَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَى ٱللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسوَدَّةٌ أَلَيسَ فِي جَهَنَّمَ مَثوى لِّلمُتَكَبِّرِينَ-

اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ان کے چہرے کالے ہو رہے ہوں گے۔ کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟

(33:66) Surah Al-Ahzab.6

يَومَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُم فِي ٱلنَّارِ يَقُولُونَ يَٰلَيتَنَآ أَطَعنَا ٱللَّهَ وَأَطَعنَا ٱلرَّسُولَا

جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے، وہ کہیں گے: "کاش ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا۔

(50-14:49) Surah Ibrahim.7

وَتَرَى ٱلمُجرِمِينَ يَومَئِذ مُّقَرَّنِينَ فِي ٱلأَصفَادِ. سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَان وَتَغشَىٰ وُجُوهَهُمُ ٱلنَّارُ

اور اس دن تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، ان کے لباس تار کول کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی۔

(40-21:39) Surah Al-Anbiya.8

لَو يَعلَمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ ٱلنَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِم وَلَا هُم يُنصَرُونَ. بَل تَأتِيهِم بَغتَة فَتَبهَتُهُم فَلَا يَستَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُم يُنظَرُونَ-

کاش کافر جان لیتے جب وہ نہ اپنی صورتوں سے اور نہ اپنی پیٹھوں سے آگ ہٹا سکیں گے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ بلکہ وہ ان پر اچانک آجائے گی اور انہیں ہکا بکا کر دے گی، پھر نہ تو یہ لوگ اسے ٹال سکیں گے اور نہ ذرا سی بھی

AskIslamPedia Gateway for Islamic Information Free Online Islamic Encyclopedia

مہلت دیئے جائیں گے۔

(105-23:104) Surah Al-Muminun.9

تَلفَحُ وُجُوهَهُمُ ٱلنَّارُ وَهُم فِيهَا كَٰلِحُونَ. أَلَم تَكُن ءَايَٰتِي تُتلَىٰ عَلَيكُم فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ

آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے۔ (کہا جائے گا:) "کیا میری آیات تم پر نہیں پڑھی جاتی تھیں اور تم انہیں جھٹلاتے تھے؟"

(24:40) Surah An-Nur.10

أَو كَظُلُمَٰت فِي بَحر لُّجِّيّ يَغشَىٰهُ مَوج مِّن فَوقِهِۦ مَوج مِّن فَوقِهِۦ سَحَاب ظُلُمَٰتُ بَعضُهَا فَوقَ بَعضٍ إِذَآ أَخرَجَ يَدَهُۥ لَم يَكَد يَرَىٰهَا وَمَن لَّم يَجعَلِ ٱللَّهُ لَهُۥ نُورا فَمَا لَهُۥ مِن نُّورٍ

یا (ان کے اعمال) گہرے سمندر کی تاریکیوں کی طرح ہیں، جس کو اوپر تلے موجیں ڈھانپ لیتی ہیں، ان کے اوپر بادل ہیں، تاریکی پر تاریکی چھائی ہوئی ہے، جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو اسے بھی نہیں دیکھ پاتا، اور جس کو اللہ نور نہ دے اس کے لیے کوئی نور نہیں۔

← یہ آیات مجموعی طور پر قیامت کے دن چہروں کی حالت کو بیان کرتی ہیں، خاص طور پر خوف، مایوسی اور عذاب کے آثار جو کافروں اور ظالموں کو لاحق ہوں گے۔

"30 قرآنی آیات جو "ٱلكَفَرَةُ ٱلفَجَرَةُ" (کافر و فاجر) کے موضوع سے متعلق ہیں، جیسا کہ سورۃ عبس (80:42) میں آیا ہے۔ یہ آیات کفار اور بدکاروں کی صفات، ان کے اعمال اور انجام کو اجاگر کرتی ہیں، ان کی حق سے روگردانی اور ان پر آنے والے شدید عذاب کو بیان کرتی ہیں۔"

(7-2:6) Surah Al-Baqarah.1

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ سَوَآءٌ عَلَيهِم ءَأَنذَرتَهُم أَم لَم تُنذِرهُم لَا يُؤمِنُونَ. خَتَمَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِم

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

وَعَلَىٰ سَمۡعِهِمۡ وَعَلَىٰٓ أَبۡصَٰرِهِمۡ غِشَٰوَةٞۖ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٞ

بے شک جنہوں نے کفر کیا، ان کے لیے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے، اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

(2:24) Surah Al-Baqarah.2

فَإِن لَّمۡ تَفۡعَلُواْ وَلَن تَفۡعَلُواْ فَٱتَّقُواْ ٱلنَّارَ ٱلَّتِي وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلۡحِجَارَةُۖ أُعِدَّتۡ لِلۡكَٰفِرِينَ-

پھر اگر تم نہ کر سکو اور ہر گز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

(2:39) Surah Al-Baqarah.3

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِۖ هُمۡ فِيهَا خَٰلِدُونَ

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا، وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(3:12) Surah Aal-E-Imran.4

قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُواْ سَتُغۡلَبُونَ وَتُحۡشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَۖ وَبِئۡسَ ٱلۡمِهَادُ-

کہہ دو کافروں سے کہ تم مغلوب کیے جاؤ گے اور جہنم کی طرف جمع کیے جاؤ گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

(4:56) Surah An-Nisa.5

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِيهِمۡ نَارٗا كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُودُهُم بَدَّلۡنَٰهُمۡ جُلُودًا غَيۡرَهَا لِيَذُوقُواْ ٱلۡعَذَابَۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمٗا

بے شک جنہوں نے ہماری آیات کو نہیں مانا، ہم انہیں عنقریب آگ میں داخل کریں گے۔ جب بھی ان کی کھالیں جل جائیں گی ہم ان کی جگہ اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(8:55) Surah Al-Anfal.6

إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُونَ۔

بے شک اللہ کے نزدیک سب سے بدتر جاندار وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا، پس وہ ایمان نہیں لاتے۔

(10:4) Surah Yunus.7

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَهُمۡ شَرَابٞ مِّنۡ حَمِيمٖ وَعَذَابٌ أَلِيمُۢ بِمَا كَانُواْ يَكۡفُرُونَ۔

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے کھولتا ہوا پانی ہے اور دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

(16-11:15) Surah Hud.8

مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيۡهِمۡ أَعۡمَٰلَهُمۡ فِيهَا وَهُمۡ فِيهَا لَا يُبۡخَسُونَ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَيۡسَ لَهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ إِلَّا ٱلنَّارُۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُواْ فِيهَا وَبَٰطِلٞ مَّا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ

جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دنیا میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی کمی نہیں کی جاتی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ برباد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہو گئے۔

(3-14:2) Surah Ibrahim.9

ٱلَّذِينَ يَسۡتَحِبُّونَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا عَلَى ٱلۡأٓخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَيَبۡغُونَهَا عِوَجًاۚ أُوْلَٰٓئِكَ فِي ضَلَٰلِۭ بَعِيدٖ

وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں، یہی لوگ دور کی گمراہی میں ہیں۔

(18:29) Surah Al-Kahf.10

إِنَّآ أَعۡتَدۡنَا لِلظَّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمۡ سُرَادِقُهَاۚ وَإِن يَسۡتَغِيثُواْ يُغَاثُواْ بِمَآءٖ كَٱلۡمُهۡلِ يَشۡوِي

ٱلۡوُجُوهَ بِئۡسَ ٱلشَّرَابُ وَسَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا۔

ہم نے ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کے پردے انہیں گھیر لیں گے، اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلے ہوئے تیل جیسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو ان کے چہروں کو بھون دے گا۔ بہت برا پینا ہے اور بہت بری آرام گاہ ہے۔

(60:13) Surah Al-Mumtahanah.11

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَوَلَّوۡاْ قَوۡمًا غَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمۡ قَدۡ يَئِسُواْ مِنَ ٱلۡأٓخِرَةِ كَمَا يَئِسَ ٱلۡكُفَّارُ مِنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلۡقُبُورِ

اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا ہے، وہ آخرت سے ایسے ناامید ہیں جیسے کافر قبروں والوں سے ناامید ہیں۔

(17-59:16) Surah Al-Hashr.12

كَمَثَلِ ٱلشَّيۡطَٰنِ إِذۡ قَالَ لِلۡإِنسَٰنِ ٱكۡفُرۡ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيٓءٞ مِّنكَ إِنِّيٓ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔ فَكَانَ عَٰقِبَتَهُمَآ أَنَّهُمَا فِي ٱلنَّارِ خَٰلِدَيۡنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَٰٓؤُاْ ٱلظَّٰلِمِينَ

شیطان کی مثال ایسی ہے کہ جب اس نے انسان سے کہا کفر کر، پھر جب اس نے کفر کیا تو کہا کہ میں تجھ سے بری ہوں، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ پس دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ ہمیشہ کے لیے آگ میں ہیں، اور یہی ظالموں کی جزا ہے۔

(9:84) Surah At-Tawbah.13

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٖ مِّنۡهُم مَّاتَ أَبَدٗا وَلَا تَقُمۡ عَلَىٰ قَبۡرِهِۦٓۖ إِنَّهُمۡ كَفَرُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُواْ وَهُمۡ فَٰسِقُونَ

اور آپ ان میں سے کسی پر کبھی نماز (جنازہ) نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور وہ نافرمان ہو کر مرے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

(57:13) Surah Al-Hadid.14

يَوۡمَ يَقُولُ ٱلۡمُنَٰفِقُونَ وَٱلۡمُنَٰفِقَٰتُ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱنظُرُونَا نَقۡتَبِسۡ مِن نُّورِكُمۡ قِيلَ ٱرۡجِعُواْ وَرَآءَكُمۡ فَٱلۡتَمِسُواْ نُورا فَضُرِبَ بَيۡنَهُم بِسُور لَّهُۥ بَابُۢ بَاطِنُهُۥ فِيهِ ٱلرَّحۡمَةُ وَظَٰهِرُهُۥ مِن قِبَلِهِ ٱلۡعَذَابُ۔

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے: "ہمیں ذرا انتظار کرو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ لے لیں۔" کہا جائے گا: "واپس جاؤ اور نور تلاش کرو۔" پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس کا اندرونی حصہ رحمت میں ہو گا اور باہر کی طرف عذاب ہو گا۔

(47:12) Surah Muhammad.15

إِنَّ ٱللَّهَ يُدۡخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰت تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يَتَمَتَّعُونَ وَيَأۡكُلُونَ كَمَا تَأۡكُلُ ٱلۡأَنۡعَٰمُ وَٱلنَّارُ مَثۡوى لَّهُمۡ

بیشک اللہ ایمان والوں کو اور نیک عمل کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور جنہوں نے کفر کیا وہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور کھاتے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں، اور ان کا ٹھکانا آگ ہے۔

(66-33:64) Surah Al-Ahzab.16

إِنَّ ٱللَّهَ لَعَنَ ٱلۡكَٰفِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمۡ سَعِيرًا- خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدا لَّا يَجِدُونَ وَلِيّا وَلَا نَصِيرا- يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمۡ فِي ٱلنَّارِ يَقُولُونَ يَٰلَيۡتَنَآ أَطَعۡنَا ٱللَّهَ وَأَطَعۡنَا ٱلرَّسُولَا

بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ کوئی دوست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں بار بار الٹے جائیں گے تو کہیں گے: ہائے! اے کاش! ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔

(14-82:13) Surah Al-Infitar.17

إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيم وَإِنَّ ٱلْفُجَّارَ لَفِي جَحِيم

بیشک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔ اور بیشک بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔

(44-70:42) Surah Al-Ma'arij.18

فَذَرهُم يَخُوضُواْ وَيَلعَبُواْ حَتَّىٰ يُلَٰقُواْ يَومَهُمُ ٱلَّذِي يُوعَدُونَ يَومَ يَخرُجُونَ مِنَ ٱلأَجدَاثِ سِرَاعا كَأَنَّهُم إِلَىٰ نُصُب يُوفِضُونَ- خَٰشِعَةً أَبصَٰرُهُم تَرهَقُهُم ذِلَّة ذَٰلِكَ ٱليَومُ ٱلَّذِي كَانُواْ يُوعَدُونَ

پس انہیں چھوڑ دو کہ وہ بحث و مباحثہ اور کھیل کود میں لگے رہیں یہاں تک کہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جس دن وہ قبروں سے نکلیں گے تیزی سے، گویا وہ کسی نشانی کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

(39:71) Surah Az-Zumar.19

وَسِيقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا فُتِحَت أَبوَٰبُهَا وَقَالَ لَهُم خَزَنَتُهَآ أَلَم يَأتِكُم رُسُل مِّنكُم يَتلُونَ عَلَيكُم ءَايَٰتِ رَبِّكُم وَيُنذِرُونَكُم لِقَآءَ يَومِكُم هَٰذَا قَالُواْ بَلَىٰ وَلَٰكِن حَقَّت كَلِمَةُ ٱلعَذَابِ عَلَى ٱلكَٰفِرِينَ-

اور جنہوں نے کفر کیا انہیں گروہ گروہ کر کے جہنم کی طرف ہانکا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیات پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، لیکن عذاب کا فیصلہ کافروں پر ثابت ہو چکا تھا۔

(11-83:10) Surah Al-Mutaffifin.20

وَيل يَومَئِذ لِّلمُكَذِّبِينَ ٱلَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَومِ ٱلدِّينِ-

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔

(7:36) Surah Al-A'raf.21

وَٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱستَكبَرُواْ عَنهَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصحَٰبُ ٱلنَّارِ هُم فِيهَا خَٰلِدُونَ

اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا، وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(25:34) Surah Al-Furqan.22

ٱلَّذِينَ يُحشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِم إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُوْلَٰٓئِكَ شَرّٞ مَّكَانٗا وَأَضَلُّ سَبِيلٗا

وہ لوگ جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے، وہی سب سے بدتر جگہ والے اور سب سے زیادہ گمراہ ہیں۔

(28-38:27) Surah Sad.23

وَمَا خَلَقنَا ٱلسَّمَآءَ وَٱلأَرضَ وَمَا بَينَهُمَا بَٰطِلا ذَٰلِكَ ظَنُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَوَيل لِّلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنَ ٱلنَّارِ- أَم نَجعَلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِكَٱلمُفسِدِينَ فِي ٱلأَرضِ أَم نَجعَلُ ٱلمُتَّقِينَكَٱلفُجَّارِ

اور ہم نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے مقصد نہیں بنایا۔ یہ تو کافروں کا گمان ہے۔ پس کافروں کے لیے آگ کی ہلاکت ہے۔ کیا ہم ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو زمین میں فساد کرنے والوں کی طرح کردیں؟ یا ہم پرہیزگاروں کو فاجروں کی طرح کردیں؟۔

(8-45:7) Surah Al-Jathiyah.24

وَيلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيم يَسمَعُ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ تُتلَىٰ عَلَيهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُستَكبِرا كَأَن لَّم يَسمَعهَا فَبَشِّرهُ بِعَذَابٍ أَلِيم

ہر جھوٹے گناہگار کے لیے ہلاکت ہے۔ جو اللہ کی آیات سنتا ہے جب اس پر پڑھی جاتی ہیں، پھر بھی تکبر کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

(5:10) Surah Al-Ma'idah.25

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَـٰٓئِكَ أَصحَٰبُ ٱلجَحِيمِ-

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا، وہی جہنم والے ہیں۔

(57:15) Surah Al-Hadid.26

فَٱليَومَ لَا يُؤخَذُ مِنكُم فِديَة وَلَا مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مَأوَىٰكُمُ ٱلنَّارُ هِيَ مَولَىٰكُم وَبِئسَ ٱلمَصِيرُ

پس آج نہ تم سے اور نہ کافروں سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔ تمہارا ٹھکانا آگ ہے، وہی تمہاری سرپرست ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

(51-69:50) Surah Al-Haqqah.27

وَإِنَّهُ لَحَسرَةٌ عَلَى ٱلكَٰفِرِينَ- وَإِنَّهُ لَحَقُّ ٱليَقِينِ

اور بے شک یہ (قرآن) کافروں کے لیے حسرت کا باعث ہے۔ اور بے شک یہ یقینی حق ہے۔

(22-78:21) Surah An-Naba.28

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَت مِرصَادا- لِّلطَّٰغِينَ مَـَٔابا

بیشک جہنم گھات میں ہے۔ سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے۔

(39:72) Surah Az-Zumar.29

قِيلَ ٱدۡخُلُوٓاْ أَبۡوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا فَبِئۡسَ مَثۡوَى ٱلۡمُتَكَبِّرِينَ

کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے۔ پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔

(39-79:37) Surah An-Nazi'at.30

فَأَمَّا مَن طَغَىٰ وَءَاثَرَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا- فَإِنَّ ٱلۡجَحِيمَ هِيَ ٱلۡمَأۡوَىٰ

پھر جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

پانچواں حصہ

(تفسیر بالقرآن)

پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن)

من أضواء البیان

اور یہ سیاق مکمل طور پر سورت کے آغاز سے لے کر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ﴾ [۸۰/۱۱-۱۲] تک اس بات کی وضاحت ہے کہ رسول ﷺ دعوت الی اللہ میں نہ امیر کو دیکھتے ہیں نہ غریب کو، اور کمزور مومنوں پر صبر کرنے کی تلقین ہے کیونکہ رسالت صرف پیغام پہنچانا ہے اور اس کے بعد کی ذمہ داری ان پر نہیں، اس لیے انہیں ان کے لیے تکلف نہیں کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں مومنوں کے ساتھ صبر کرنے کی تاکید کی جیسا کہ فرمایا:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطا وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ [۱۸/۲۸-۲۹]

اور اسی طرح فرمایا: ﴿وَلا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [۶/۵۲]

اور اس آیت کے بیان میں شیخ رحمہ اللہ نے پہلے بھی وضاحت کی ہے کہ یہ تنبیہ نبی اللہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس وقت کی جب انہوں نے کمزور مومنوں کو حقیر سمجھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَراً مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ﴾ - تا ﴿وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ مُلاقُو رَبِّهِمْ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْماً تَجْهَلُونَ﴾ [۱۱/۲۷-۲۹]

اور ان آیات اور ان جیسی دیگر آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہرقل کی بات سچ تھی جب اس نے ابو سفیان سے پوچھا کہ محمد ﷺ کے پیروکار قوم کے سردار ہیں یا کمزور لوگ؟ تو اس نے کہا: بلکہ کمزور لوگ ہیں۔ تو ہرقل نے کہا:

یہی پیغمبروں کے پیروکار ہوتے ہیں۔

علماء نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ وہ فطرت کے زیادہ قریب اور اقتدار و جاہ سے دور ہوتے ہیں، ان کے پاس نہ کوئی منصب ہوتا ہے جس کے ضائع ہونے کا خوف ہو اور نہ کوئی جاہ جس کے زائل ہونے کا اندیشہ ہو، اور وہ دین میں عزت اور بلندی پاتے ہیں۔ یہی حال بلال، صہیب، عمار اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہم کا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان﴿أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّى﴾ [عبس: ٧]

یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ آپ ﷺ پوری امت کے لیے یکساں ہیں اور سب کی ہدایت کے خواہاں ہیں، یہاں تک کہ جو دور ہو جائیں اور بے نیاز بن جائیں، ان کے لیے بھی آپ ﷺ شفقت اور رحمت رکھتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بارے میں فرمایا:

﴿عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ﴾ [٩/١٢٨] اور ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفاً﴾ [١٨/٦]

اور﴿وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّى﴾ میں یہ بیان ہے کہ آپ ﷺ پر ان کا کوئی بوجھ نہیں جو پاکیزہ نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی صراحت ان الفاظ میں کی:﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ﴾ [١٣/٧]، ﴿إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلاغُ﴾ [٤٢/٤٨]، ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ﴾ [٢/٢٧٢] وغیرہ۔

اور دونوں پہلوؤں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں اس طرح جمع کیا:﴿وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ﴾ [٢٦/١١٤-١١٥]۔

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ﴾ [عبس: ٣٩]

اسفار کا مطلب چہرے کا روشن ہونا اور خوشی سے کھل اٹھنا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوراً﴾ [٧٦/١١]

اور استبشار (خوشی کی خبر) کے بارے میں فرمایا:﴿تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾ [٤١/٣٠]

اور فرمایا: ﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ

الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ [۱۲/۵۷]

اور اس کی وضاحت شیخ رحمہ اللہ نے سورۃ "الحدید" میں کی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:﴿وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ﴾ [عبس: ٤١]

اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وضاحت کی کہ وہی کفار وفجار ہیں۔

اور اس کی وضاحت شیخ رحمہ اللہ نے سورۃ رحمان میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ﴾[۵۵/۴۱] کے ضمن میں کی ہے۔

اور یہاں ان کے لیے کفر اور فجور دونوں کو جمع کیا ہے، یعنی عقیدے میں کفر اور اعمال میں فجور، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿وَلا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِراً كَفَّاراً﴾[۷۱/۲۷]، اور علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

چھٹا حصہ

- (چھٹویں حصے کا پہلا حصہ :ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ کے جمع کردہ احادیث)
- (چھٹویں حصہ کا دوسرا حصہ :تفاسیر میں مذکور احادیث)

(چھٹویں حصے کا پہلا حصہ حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ کے جمع کردہ احادیث)

وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کی ہیں۔

10 صحیح اَحادیث تزکیہ نفس (تزكية النفس) کے بارے میں، جو خود سازی، تقویٰ اور روحانی نشوونما کو اجاگر کرتی ہیں جیسا کہ "لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ" (تاکہ وہ پاک ہو جائے) میں آیا ہے:

1.إخلاص النية

قال رسول الله ﷺ: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔")[4]

2.التقوى في القلب

قال رسول الله ﷺ: "التَّقْوَى هَا هُنَا، وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تقویٰ یہاں ہے"، اور آپ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا۔)[5]

3.أفضل المؤمنين

قال رسول الله ﷺ: "أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان میں سب سے بہترین مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔")[6]

4.الطهارة شطر الإيمان

قال رسول الله ﷺ: "الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ."

---

4 [صحیح بخاری، 1؛ صحیح مسلم، 1907]

5 [صحیح مسلم، 2564]

6 [سنن ابی داود، 4682؛ صحیح الالبانی]

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پاکیزگی ایمان کا آدھا حصہ ہے۔")
-[صحیح مسلم، 223]

5. كظم الغيظ

قال رسول اللہ ﷺ: "لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "طاقتور وہ نہیں جو کشتی میں غالب آجائے، بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔")[7]

6.الإحسان

قال رسول الله ﷺ: "الإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔")[8]

7.من حسن الإسلام ترك ما لا يعنيه

قال رسول الله ﷺ: "مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کے اسلام کی خوبصورتی میں سے ہے کہ وہ غیر ضروری باتوں کو چھوڑ دے۔")[9]

---

7 [صحیح بخاری، 6114؛ صحیح مسلم، 2609]

8 [صحیح بخاری، 50؛ صحیح مسلم، 9]

9 [سنن الترمذی، 2317؛ صحیح الالبانی]

8. السبعة الذين يظلهم الله

قال رسول الله ﷺ: "وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اور ایک شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے [اللہ کے عرش کے سائے میں ہوگا]۔")[10]

9. الدعاء لتزكية النفس

قال رسول الله ﷺ: "اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا."

(رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: "اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما، اور اسے پاکیزہ بنا، تو ہی اس کو سب سے بہتر پاکیزہ کرنے والا ہے، تو ہی اس کا سرپرست اور مالک ہے۔")[11]

9 صحیح اَحادیث دل (القلب) کے بارے میں، جو ایمان، روحانیت اور اخلاق میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں، جیسا کہ قرآن میں دل کی ہدایت و تزکیہ کے موضوعات میں آیا ہے:

1.صلاح القلب

قال رسول الله ﷺ: "أَلَا وَإِنَّ فِي ٱلْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ ٱلْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ ٱلْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ ٱلْقَلْبُ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خبردار! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، اگر وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے، اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔")[12]

---

10 [صحیح بخاری، 660؛ صحیح مسلم، 1031]

11 [صحیح مسلم، 2722]

12 [صحیح بخاری، 52؛ صحیح مسلم، 1599]

2.التقوى في القلب

قال رسول الله ﷺ: "التَّقْوَىٰ هَا هُنَا - وَيُشِيرُ إِلَىٰ صَدْرِهِ -."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تقویٰ یہاں ہے"، اور آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔)[13]

3.قلب المؤمن

قال رسول الله ﷺ: "إِنَّ قَلْبَ ٱلْمُؤْمِنِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ ٱللَّهِ يُقَلِّبُهُ كَيْفَ يَشَاءُ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، وہ اسے جیسے چاہے پھیر دیتا ہے۔")[14]

4.القلب السليم

قال رسول الله ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک اللہ تمہاری صورتوں اور مال کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔")[15]

5.الدعاء لصلاح القلب

قال رسول الله ﷺ: "يَا مُقَلِّبَ ٱلْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَىٰ دِينِكَ."

(رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔")[16]

---

13 [صحیح مسلم، 2564]

14 [صحیح مسلم، 2654]

15 [صحیح مسلم، 2564]

16 [سنن الترمذی، 2140؛ صحیح الالبانی]

6.قلوب العباد بين إصبعين

قال رسول الله ﷺ: "قُلُوبُ بَنِي آدَمَ كُلُّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ ٱللَّهِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يُصَرِّفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدم کی تمام اولاد کے دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، جیسے ایک دل، وہ انہیں جیسے چاہے پھیر تا ہے۔")[17]

7.القلب الغافل

قال رسول الله ﷺ: "لَا تُكْثِرُوا ٱلضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ ٱلضَّحِكِ تُمِيتُ ٱلْقَلْبَ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زیادہ ہنسو مت، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔")[18]

8. القلوب تتغير

أخَذَ رَسولُ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم بمَنْكِبِي، فَقالَ: كُنْ في الدُّنْيَا كَأنَّكَ غَرِيبٌ أوْ عَابِرُ سَبِيلٍ. وكانَ ابنُ عُمَرَ يقولُ: إذَا أمْسَيْتَ فلا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وإذَا أصْبَحْتَ فلا تَنْتَظِرِ المَسَاءَ، وخُذْ مِن صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، ومِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.[19]

9. القلب والفتن

قال رسول الله ﷺ: "تُعْرَضُ ٱلْفِتَنُ عَلَىٰ ٱلْقُلُوبِ كَعَرْضِ ٱلْحَصِيرِ، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فتنے دلوں پر اس طرح پیش کیے جاتے ہیں جیسے چٹائی ایک ایک تنکا کر کے بُنی جاتی

---

[17] [صحیح مسلم، 2655]

[18] [سنن ابن ماجہ، 4193؛ صحیح الالبانی]

[19] (الراوي : عبدالله بن عمر | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري)

ہے، اور جو دل انہیں قبول کرلیتا ہے اس میں ایک سیاہ نقطہ ڈال دیا جاتا ہے۔")[20]

7 صحیح احادیث قرآن کو نصیحت اور یاددہانی کے طور پر بیان کرتی ہیں، جو ان لوگوں کو فائدہ دیتی ہیں جو غور کرتے اور نصیحت پکڑتے ہیں:

1.خيركم من تعلم القرآن وعلمه

قال رسول الله ﷺ: "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔")[21]

2.القرآن حجة لك أو عليك

قال رسول الله ﷺ: "وَٱلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہے۔")[22]

3.القرآن شفيع لأصحابه

قال رسول الله ﷺ: "ٱقْرَءُوا ٱلْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن پڑھو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔")[23]

4.القرآن رفعة لأهله

قال رسول الله ﷺ: "إِنَّ ٱللَّهَ يَرْفَعُ بِهَٰذَا ٱلْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِۦ آخَرِينَ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک اللہ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے کچھ لوگوں کو بلند کرتا ہے اور کچھ کو پست کر

---

20 [صحیح مسلم، 144]

21 [صحیح بخاری، 5027]

22 [صحیح مسلم، 223]

23 [صحیح مسلم، 804]

دیتا ہے۔")[24]

5. فضل الاستماع للقرآن

قال رسول الله ﷺ لعبد الله بن مسعود: "ٱقْرَأْ عَلَيَّ ٱلْقُرْآنَ." قَالَ: "أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟" قَالَ: "نَعَمْ."

(رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا: "مجھے قرآن سناؤ۔" انہوں نے کہا: "کیا میں آپ کو سناؤں جبکہ آپ پر ہی نازل ہوا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔")[25]

6. تدبر معاني القرآن

قال رسول الله ﷺ: "مَثَلُ ٱلْمُؤْمِنِ ٱلَّذِي يَقْرَأُ ٱلْقُرْآنَ كَٱلْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، اس ترنج کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی۔")[26]

مَثَلُ الذي يَقرَأُ القُرْآنَ كالأُتْرُجَّةِ: طَعْمُها طَيِّبٌ، ورِيحُها طَيِّبٌ، والذي لا يَقْرَأُ القُرْآنَ كالتَّمْرَةِ: طَعْمُها طَيِّبٌ، ولا رِيحَ لَها، ومَثَلُ الفاجِرِ الذي يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحانَةِ: رِيحُها طَيِّبٌ، وطَعْمُها مُرٌّ، ومَثَلُ الفاجِرِ الذي لا يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الحَنْظَلَةِ: طَعْمُها مُرٌّ، ولا رِيحَ لَها.[27])

---

24 [صحیح مسلم، 817]

25 [صحیح بخاری، 5049؛ صحیح مسلم، 800]

26 [صحیح بخاری، 5427؛ صحیح مسلم، 797]

27 الراوي : أبو موسى الأشعري | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاريالصفحة أو الرقم: ٥٠٢٠ | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

7. القرآن ذكرى لمن يخشى

قال رسول الله ﷺ: "مَا ٱجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ ٱللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ ٱللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمِ ٱلسَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ ٱلرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ ٱلْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ ٱللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بھی لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے اور اس کا آپس میں مذاکرہ کرتے ہیں، تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس والوں میں کرتا ہے۔")[28]

3 صحیح احادیث قرآن سے اعراض کے بارے میں، جو اس کی تلاوت، ہدایت اور عمل سے غفلت کے نتائج اور اس پر تنبیہ بیان کرتی ہیں:

1. هجر القرآن

قال رسول الله ﷺ: "وَٱلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہے۔")[29]

- یہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ جو قرآن سے غافل رہے گا، وہ قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

2. التحذير من عدم العمل بالقرآن

قال رسول الله ﷺ: "مَثَلُ ٱلْمُنَافِقِ ٱلَّذِي يَقْرَأُ ٱلْقُرْآنَ كَٱلرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ. وَمَثَلُ ٱلْمُنَافِقِ ٱلَّذِي لَا يَقْرَأُ ٱلْقُرْآنَ كَٱلْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ."

---

[28] [صحیح مسلم، 2699]

[29] [صحیح مسلم، 223]

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، ریحان کے پتے کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، حنظل (کڑوی بیل) کی طرح ہے کہ اس کی نہ خوشبو ہے اور نہ ذائقہ اچھا۔")[30]

3. عاقبة ترك القرآن

قال رسول الله ﷺ: "إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ ٱلْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُم."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔")[31]

یہ اس بات کی تنبیہ ہے کہ قرآن کو بغیر سمجھے یا اس کی تعلیمات پر عمل کیے بغیر پڑھنا نقصان دہ ہے۔

4 صحیح احادیث "لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ" (ابھی اس نے وہ پورا نہیں کیا جو اس پر فرض تھا) کے موضوع پر، جو اللہ کے احکام اور فرائض کی ادائیگی کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں:

1. إن الله افترض فرائض فلا تضيعوها

قال رسول الله ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعتَدُوهَا، وَسَكَتَ عَن أَشيَاءَ رَحمَةً لَكُم غَيرَ نِسيَانٍ فَلَا تَبحَثُوا عَنهَا."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں، انہیں ضائع نہ کرو؛ اس نے حدود مقرر کی ہیں، ان سے تجاوز نہ کرو؛ اور کچھ باتوں پر خاموشی اختیار کی ہے تم پر رحمت کے طور پر، نہ کہ بھول کر، پس ان کے پیچھے نہ پڑو۔")[32]

---

[30] [صحیح بخاری، 5427؛ صحیح مسلم، 797]

[31] [صحیح بخاری، 6934؛ صحیح مسلم، 1064]

[32] [سنن الدار قطنی، 4؛ حسن]

2.أحب الأعمال إلى الله أدومها وإن قل

قال رسول الله ﷺ: "أَحَبُّ ٱلأَعمَالِ إِلَى ٱللَّهِ أَدوَمُهَا وَإِن قَلَّ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔")[33]

❖ یہ اس بات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے کہ انسان اپنے فرائض کو مستقل مزاجی کے ساتھ ادا کرے، چاہے وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔

3.ما منكم من أحد إلا وسيكلمه ربه

قال رسول الله ﷺ: "مَا مِنكُم مِّن أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَىٰ إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَىٰ إِلَّا مَا قَدَّمَ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک سے اس کا رب بات کرے گا، اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو صرف وہی دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجا، اور اپنے بائیں دیکھے گا تو صرف وہی دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجا۔")[34]

4. المبادرة بالأعمال الصالحة

قال رسول الله ﷺ: "بَادِرُوا بِٱلأَعمَالِ صَالِحَةً قَبلَ أَن يَأتِيَ عَلَيكُم فِتَنٌ كَقِطَعِ ٱللَّيلِ ٱلمُظلِمِ."

---

33 [صحیح بخاری، 6464؛ صحیح مسلم، 782]

34 [صحیح بخاری، 7078؛ صحیح مسلم، 1016]

(رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "نیک اعمال میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم پر فتنے آئیں جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں۔")[35]

1.الكافر في يوم القيامة

قال رسول الله ﷺ: "يُؤتَى بِٱلكافِرِ يَومَ ٱلقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيتَ لَو كَانَ لَكَ مِلءُ ٱلأَرضِ ذَهَبًا أَكُنتَ تَفتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَم. فَيُقَالُ: قَد كُنتَ سُئِلتَ مَا هُوَ أَهوَنُ مِن ذٰلِكَ."

(رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اگر تمہارے پاس پوری زمین سونے سے بھری ہو تو کیا تم اس کے بدلے اپنی جان چھڑاؤ گے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا: تم سے اس سے بہت آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا (یعنی اللہ پر ایمان) لیکن تم نے انکار کیا۔")[36]

2. عقوبة الكافر في النار

قال رسول الله ﷺ: "إِنَّ أَهوَنَ أَهلِ ٱلنَّارِ عَذَابًا يَومَ ٱلقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ يُوضَعُ فِي أَخمَصِ قَدَمَيهِ جَمرَتَانِ يَغلِي مِنهُمَا دِمَاغُهُ."

(رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "قیامت کے دن جہنم والوں میں سب سے ہلکا عذاب جسے ہوگا، اس کے پاؤں کے تلووں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے، ان کی گرمی سے اس کا دماغ اُبلے گا۔")[37]

3. لا يدخل الجنة إلا المؤمن

قال رسول الله ﷺ: "وَٱلَّذِي نَفسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسمَعُ بِي أَحَدٌ مِن هٰذِهِ ٱلأُمَّةِ، يَهُودِيٌّ وَلَا نَصرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَم يُؤمِن بِٱلَّذِي أُرسِلتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِن أَصحَابِ ٱلنَّارِ."

---

35 [صحیح مسلم، 118]

36 [صحیح بخاری، 6538؛ صحیح مسلم]

37 [صحیح بخاری، 6562؛ صحیح مسلم]

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اس امت میں سے کوئی بھی، چاہے وہ یہودی ہو یا عیسائی، جو میرے بارے میں سنے اور پھر اس چیز پر ایمان لائے بغیر مر جائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے، وہ ضرور جہنم والوں میں سے ہو گا۔")[صحیح مسلم]

4. الكبر سبب الكفر

قال رسول الله ﷺ: "لَا يَدخُلُ ٱلجَنَّةَ مَن كَانَ فِي قَلبِهِ مِثقَالُ ذَرَّةٍ مِّن كِبرٍ."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رتی برابر بھی تکبر ہو گا۔")[38]

❖ یہ حدیث اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ تکبر انسان کو کفر کی طرف لے جاتا ہے اور جنت میں داخلے سے روک دیتا ہے۔

5. الكافر لا تنفعه أعماله

قال رسول الله ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا."

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کسی مومن کی نیکی کے ساتھ ظلم نہیں کرتا، اسے دنیا میں بھی اس کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اور کافر کو دنیا میں اس کی نیکیوں کا بدلہ دیا جاتا ہے، لیکن جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔")[صحیح مسلم]

یہ احادیث اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ کفر کی سزا بہت سخت ہے: کافر کی توبہ نہ کرنے کی صورت میں اس کے لیے ہمیشہ کی جہنم ہے، اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، اور تکبر و انکار اسے جنت سے محروم کر دیتا ہے۔

---

[38] [صحیح مسلم، 91]

1 The Importance of the Quran as a Reminder

((عَنْ أَبِي أُمَامَةَ اَلْبَاهِلِيّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " اقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ "، قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ.))[39]

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحاب قرآن (حفظ و قراءت اور عمل کرنے والوں) کا سفارشی بن کر آئے گا۔ دو روشن چمکتی ہوئی سورتیں: البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑتے پرندوں کی وہ جھنڈ ہوں، وہ اپنی صحبت میں (پڑھنے اور عمل کرنے) والوں کی طرف سے دفاع کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے حاصل کرنا باعث برکت اور اسے ترک کرنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس کی طاقت نہیں رکھتے۔" معاویہ نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ باطل پرستوں سے ساحر (جادوگر) مراد ہیں۔

Abu Umama said he heard Allah's Messenger(ﷺ)say:Recite the Qur'an, for on

---

[39] (صحيح مسلم، كتاب فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ، باب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ: ترقيم فوادعبدالباقی: ٨٠٤)

(صحیح مسلم، قرآن کے فضائل اور متعلقہ امور، باب: قرآت قرآن اور سورۂ بقرہ کی فضیلت:804)

Sahih Muslim, The Book of Prayer – Travellers, Chapter: The virtue of reciting the Qur'an and Surat al-Baqarah, Hadith 804

the Day of Resurrection it will come as an intercessor for those who recite It. Recite the two bright ones, al-Baqara and Surah Al 'Imran, for on the Day of Resurrection they will come as two clouds or two shades, or two flocks of birds in ranks, pleading for those who recite them. Recite Surah al-Baqara, for to take recourse to it is a blessing and to give it up is a cause of grief, and the magicians cannot confront it. (Mu'awiya said: It has been conveyed to me that here Batala means magicians.).

❖ Narrated Abu Huraira: The Prophetﷺsaid, "Recite the Quran, for it will come as an intercessor for its companions on the Day of Resurrection." (Sahih Muslim 804)

2 Advice on Humility in Calling to Islam

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ ".))[40]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[40] (صحيح مسلم،كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، باب اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ: ترقيم فوادعبدالباقی:2588)

صحیح مسلم، حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب، باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت:2588

Sahih Muslim, The Book of Virtue, Enjoining Good Manners, and Joining of the Ties of Kinship, Chapter: It Is Recommended To Forgive And Be Humble, Hadith 2588

"صدقے نے مال میں کبھی کوئی کمی نہیں کی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو عزت ہی میں بڑھاتا ہے اور کوئی شخص (صرف اور صرف) اللہ کی خاطر تواضع (انکسار) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے۔"

Abu Huraira reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying:Charity does not decrease wealth, no one forgives another except that Allah increases his honor, and no one humbles himself for the sake of Allah except that Allah raises his status

- ❖ Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "Whoever is humble for the sake of Allah, Allah will raise him in rank".

Unit 11: Reflection on Creation and the Blessings of Allah (Ayaat 17-32)

1-Reflecting on Creation and Life's Stages

((قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، قَالَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ"؟))[41]

---

[41](صحيح البخاري، كِتَاب بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ ذِكْرِ الْمَلاَئِكَةِ: ٣٢٠٨، صحيح مسلم:2643)

صحیح بخاری / کتاب: اس بیان میں کہ مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی / باب: فرشتوں کا بیان۔ حدیث نمبر: 3208، صحیح مسلم: 2643۔

Sahih Al Bukhari, The Book of The Beginning of Creation, Chapter. The reference to angels, Hadith No: 3208, Sahih Muslim: 2643

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے صادق المصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور فرمایا کہ تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دنوں تک (نطفہ کی صورت) میں کی جاتی ہے اتنی ہی دنوں تک پھر ایک بستہ خون کے صورت میں اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ گوشت رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت زندگی اور یہ کہ بد ہے یا نیک، لکھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے (یاد رکھ) ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آجاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) کام کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آجاتی ہے اور جنت والوں کے کام شروع کر دیتا ہے۔

Narrated `Abdullah bin Mus'ud: Allah's Apostle, the true and truly inspired said, "(The matter of the Creation of) a human being is put together in the womb of the mother in forty days, and then he becomes a clot of thick blood for a similar period, and then a piece of flesh for a similar period. Then Allah sends an angel who is ordered to write four things. He is ordered to write down his (i.e. the new creature's) deeds, his livelihood, his (date of) death, and whether he will be blessed or wretched (in religion). Then the soul is breathed into him. So, a man amongst you may do (good deeds till there is only a cubit between him and Paradise and then what has been written for him decides his behavior

---

and he starts doing (evil) deeds characteristic of the people of the (Hell) Fire. And similarly a man amongst you may do (evil) deeds till there is only a cubit between him and the (Hell) Fire, and then what has been written for him decides his behavior, and he starts doing deeds characteristic of the people of Paradise".

- ❖ Narrated Abdullah ibn Mas'ud: The Prophet ﷺ said, "Each of you is gathered in his mother's womb for forty days, then a clot for a similar period, then a lump of flesh for a similar period, then an angel is sent and breathes life into it." (Sahih al-Bukhari 3208, Muslim 2643)

2-Gratitude for Allah's Blessings

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ "، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: عَلَيْكُمْ.))[42]

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کی طرف دیکھو جو (مال ور جمال میں) تم سے کمتر ہے، اس کی طرف مت دیکھو جو تم سے فائق ہے، یہ لائق تر ہے اسکے کہ تم اللہ کی نعمت کو

---

[42] (صحيح مسلم، كِتَاب الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، باب مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ : ترقيم فوادعبدالباقی:2963)

صحیح مسلم، زہد اور رقت انگیز باتیں، باب: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہونے کے بیان میں:2963

Sahih Muslim, The Book of Zuhd and Softening of Hearts, Hadith 2963

حقیر نہ سمجھو گے۔"ابو معاویہ نے کہا:"(وہ نعمت)جو تم پر کی گئی۔"

Abu Huraira reported Allah's Messenger(ﷺ)as saying:Look at those who stand at a lower level than you but don't look at those who stand at a higher level than you, for that is better-suited that you do not disparage Allah's favors. In the chain narrated by Abu Mu'awiya's he said: Upon you.

- ❖ Narrated Abu Huraira: The Prophetﷺsaid, "Look at those below you (in wealth), and do not look at those above you, for that will make you appreciate Allah's blessings upon you." (Sahih al-Bukhari 6490, Muslim 2963)

3-Allah's Sustenance and Provision

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ خُذُوا مَا حَلَّ وَدَعُوا مَا حَرُمَ".))[43]

[43] (سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، بَابُ : الاِقْتِصَادِ فِي طَلَبِ الْمَعِيشَةِ:2144، تفرد به ابن ماجه، (تحفة الأشراف:2880، ومصباح الزجاجة:759)، سلسلة الاحاديث الصحيحة، للالبانى:2607،قال الشيخ الألباني: صحيح)

ساتواں حصہ (تفسیر بالحدیث)

(وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں)

ساتواں حصہ (تفسیر بالحدیث-وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں)

سورۃ عبس

((عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ أُنْزِلَ : (عبَسَ وَتَوَلَّى)فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الأَعْمَى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الآخَرِ وَيَقُولُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَيَقُالُ لاَ . فَفِي هَذَا أُنْزِلَ))[44]

حضرت عائشہ (رض) سے روایت ہے کہ سورت عبس عبداللہ بن ام مکتوم (نابینا صحابی) کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے دین کا راستہ بتائے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس اس وقت مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے باتیں کرتے رہے اور عبداللہ بن ام مکتوم (رض) سے اعراض کیا۔ انہوں نے عرض کیا کیا میری بات میں کوئی مضائقہ ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا نہیں۔ اس پر یہ سورت عبس نازل ہوئی۔

Aishah narrated"He frowned and turned away" was revealed about Ibn Umm Maktum the blind man. He came to the Messenger of Allah saying: 'O Messenger of Allah! Guide me.' At that time, there was a revered man from the idolaters with the Messenger of Allah. So the Messenger of Allah turned away from him and faced the other man, saying: 'Do you think that there is something wrong with what I am saying?' He said: 'No.' so it was about that that it was revealed".

[44] (سنن الترمذي:3651)

((قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ ". قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ. قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ. قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا. قَالَ أَبَيْتُ، وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ إِلاَّ عَجْبَ ذَنَبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ))[45]

ابوہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہو گا لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ (رض) چالیس دن انہوں نے کہا میں نہیں کہتا لوگوں نے کہا چالیس سال انہوں نے کہا میں نہیں کہتا پھر اللہ عزوجل آسمان سے پانی اتاریں گے جس سے لوگ سبزہ کے اگنے کی طرح اگیں گے اور انسان کی ایک ہڈی کے سوا سب چیز گل سڑ جائے گی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور اسی ہڈی سے مخلوق کو قیامت کے روز جمع کیا جائے گا

Narrated Abu Huraira:The Prophet(ﷺ)said, "Between the two blowing of the trumpet there will be forty." The people said, "O Abu Huraira! Forty days?" I refused to reply. They said, "Forty years?" I refused to reply and added: Everything of the human body will decay except the coccyx bone (of the tail) and from that bone Allah will reconstruct the whole body.

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً " . فَقَالَتِ امْرَأَةٌ أَيُبْصِرُ أَوْ يَرَى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ " يَا فُلاَنَةُ: لكلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ))[46]

---

45 (الصحيح لمسلم:4814)

46 (صحيح سنن الترمذي:3652)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ ننگے سر ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کہ کیا سب ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا اے فلاں عورت (لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ)80۔ عبس:37) (ہر مرد کو ان میں سے اس دن ایک فکر لگی ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی)۔

Ibn Abbas narrated that:The Prophet said: "You will be gathered barefoot, naked and uncircumcised." "A woman said: "Will we see" or "look at each other's nakedness?" He said: "O so-and-so! Every man among them on that Day will have enough to make him careless of others".

۞۞۞۞۞۞۞

((عن عائشة رضي الله عنها أنها ذكرت النار فبكت فقال رسول اللهِ صلى الله عليه وسلم ما يبكيك قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون أهليكم يوم القيامة فقال رسول اللهِ صلى الله عليه وسلم أما في ثلاثة مواطن فلا يذكر أحد أحدا عند الميزان حتى يعلم أيخف ميزانه أو يثقل وعند الكتاب حين يقال (هاؤم اقرؤوا كتابيه) حتى يعلم أين يقع كتابه أفي يمينه أم في شماله أم من وراء ظهره وعند الصراط إذا وضع بين ظهري جهنم))[47]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ جہنم کا تصور کیا تو رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کس چیز نے تجھے رلا دیا؟ انہوں نے کہا میں جہنم کے عذاب کو یاد کیا تو

---

47 (سنن أبي داود:4755)

رونا آگیا۔ کیا آپ روز قیامت اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین مقامات ایسے ہیں کہ کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ وزن کے اعمال کے وقت، جب تک کہ اسے معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا میزان ہلکا ہے یا بھاری۔ نامہ اعمال کے وقت جب کہا جائے گا آؤ اپنی کتاب پڑھو جب تک کہ اسے معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا نامہ اعمال کہاں رکھا جائے گا داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے۔ اور پل صراط کے وقت جب اسے جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔

الماهِرُ بالقرآنِ مع السفرَةِ الكرامِ البرَرَةِ ، والذي يقرؤُهُ ويتَعْتَعُ فيهِ وهو عليه شاقٌّ لَهُ أجرانِ[48]

مَثَلُ الذي يَقْرَأُ القُرْآنَ وهو حافِظٌ له، مع السَّفَرَةِ الكِرامِ البَرَرَةِ، ومَثَلُ الذي يَقْرَأُ وهو يَتَعاهَدُهُ، وهو عليه شَدِيدٌ؛ فَلَهُ أجْرانِ.[49]

إنَّ أحدَكم يُجْمَعُ خَلْقُهُ في بطنِ أمِّه أربعينَ يومًا نطفةً ، ثم يكونُ علقةً مثلَ ذلك ، ثم يكونُ مضغةً مثلَ ذلك ، ثم يبعثُ اللهُ إليه ملَكا ، ويُؤمرُ بأربعِ كلماتٍ ، ويُقالُ له : اكتبْ عملَه ، ورزقَه ، وأجلَه ، وشقيٌّ أو سعيدٌ ؛ ثم يُنفخُ فيه الروحَ ، فإنَّ الرجلَ منكم ليعملُ بعملِ أهلِ الجنةِ ، حتى لا يكونَ بينه وبينها إلا ذراعٌ ، فيسبقُ عليه الكتابُ ، فيعملُ بعملِ أهلِ النارِ ، فيدخلُ النارَ . وإنَّ الرجلَ ليعملُ بعملِ أهلِ النارِ ، حتى ما يكونُ بينه وبينها إلا ذراعٌ ، فيسبقُ عليه الكتابُ ، فيعملُ بعملِ أهلِ الجنةِ ، فيدخلُ

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

---

48 الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الجامع | الصفحة أو الرقم : ٦٦٧٠ | خلاصة حكم المحدث : صحيح | التخريج : أخرجه البخاري (٤٩٣٧) بلفظ مقارب، ومسلم (٧٩٨) باختلاف يسير

49 الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: ٤٩٣٧ | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] التخريج : أخرجه مسلم (٧٩٨) بلفظ مقارب

الجنةَ[50]

حَدَّثَنَا رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ -وهو الصَّادِقُ المَصْدُوقُ- قالَ: إنَّ أحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ في بَطْنِ أُمِّهِ أرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذلكَ، ثُمَّ يَكونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذلكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فيُؤْمَرُ بأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، ويُقَالُ له: اكْتُبْ عَمَلَهُ، ورِزْقَهُ، وأَجَلَهُ، وشَقِيٌّ أوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فيه الرُّوحُ، فإنَّ الرَّجُلَ مِنكُم لَيَعْمَلُ حتَّى ما يَكونُ بيْنَهُ وبيْنَ الجَنَّةِ إلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عليه كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بعَمَلِ أهْلِ النَّارِ، ويَعْمَلُ حتَّى ما يَكونُ بيْنَهُ وبيْنَ النَّارِ إلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عليه الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بعَمَلِ أهْلِ الجَنَّةِ.[51]

---

[50] الراوي : عبدالله بن مسعود | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الجامع | الصفحة أو الرقم : ١٥٤٣ | خلاصة حكم المحدث : صحيح | التخريج : أخرجه البخاري (٣٢٠٨)، ومسلم (٢٦٤٣) باختلاف يسير

[51] الراوي : عبدالله بن مسعود | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: ٣٢٠٨ | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] التخريج : أخرجه مسلم (٢٦٤٣) باختلاف يسير

الجامع الکامل سے بعض أحادیث

ذکر کیا گیا ہے کہ آیت میں جس نابینا کا ذکر آیا ہے وہ ابن اُمِّ مکتوم ہیں، جن کا نام عبد اللہ بن شریح بن مالک بن ربیعہ الفہری (بنو عامر بن لؤی سے) تھا۔ مشہور قول کے مطابق ان کا نام عمرو تھا۔ وہ مکہ میں قدیم دور میں ایمان لائے اور نبی ﷺ کی مدینہ آمد سے پہلے مدینہ ہجرت کر گئے، اور بعض روایتوں کے مطابق بعد میں۔

روایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ آیات ابن اُمِّ مکتوم نابینا کے بارے میں نازل ہوئیں۔

وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: "یا رسول اللہ! میری رہنمائی فرمائیں۔"

اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مشرک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور نابینا سے اعراض فرمایا، اور اس مشرک سے کہنے لگے:

"کیا تمہیں میری بات بری لگتی ہے؟" وہ کہتا: "نہیں۔"

تو اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿عَبَسَ وَتَوَلَّى﴾۔

یہ حدیث صحیح ہے، اسے ترمذی (3331) نے روایت کیا — اور الفاظ بھی انہی کے ہیں — نیز ابن جریر (102/24) اور حاکم (514/2) نے بھی سعید بن یحییٰ بن سعید اُموی کے توسط سے، ان کے والد سے، ہشام بن عروہ، ان کے والد، اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

ترمذی نے فرمایا: "یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ سے، ان کے والد سے موقوفاً روایت کیا کہ:

آیت ﴿عَبَسَ وَتَوَلَّى﴾ ابن اُمِّ مکتوم کے بارے میں نازل ہوئی، اور اس میں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں ہے۔

روایتِ انس رضی اللہ عنہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آیت ﴿عَبَسَ وَتَوَلَّى﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ

ابن اُمِّ مکتوم نبی ﷺ کے پاس آئے، اس وقت آپ ﷺ اُبی بن خلف سے گفتگو فرما رہے تھے۔

نبی ﷺ نے ان کی آمد پر روباعث اعراض فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی:

﴿عَبَسَ وَتَوَلَّى﴾۔

اس کے بعد نبی ﷺ انہیں بہت عزت واحترام دینے لگے۔

قتادہ نے کہا: مجھے انس بن مالک نے بتایا کہ میں نے ابن اُمّ مکتوم کو جنگِ قادسیہ کے دن دیکھا، ان کے جسم پر زرہ تھی اور ان کے ہاتھ میں سیاہ جھنڈا تھا۔

یہ روایت صحیح ہے، اسے ابو یعلی (3123) نے محمد بن مہدی کے واسطے سے، عبد الرزاق، معمر، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اُبی بن خلف کے بارے میں:

اُبی بن خلف مکہ کے کافروں میں سے تھا۔

جب وہ نبی ﷺ سے ملتا تو کہتا: "اے محمد! اگر تو بچ گیا تو میں نہ بچوں!"

اسی اُبی بن خلف کو غزوۂ اُحد کے دن نبی ﷺ کے دست مبارک سے زخم لگا، وہ مکہ جا کر اسی زخم سے مر گیا۔

روایتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ (ضعیف):

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ عتبہ بن ربیعہ، ابو جہل بن ہشام، اور عباس بن عبد المطلب سے بات کر رہے تھے، ان سے ایمان لانے کی امید میں بار بار متوجہ ہو رہے تھے، اسی دوران ایک نابینا شخص عبد اللہ بن اُمّ مکتوم آیا، جو آپ ﷺ سے قرآن کی آیت پڑھنے کی درخواست کرنے لگا، اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! مجھے اللہ کی دی ہوئی تعلیم میں سے سکھائیں۔"

نبی ﷺ نے اس سے رخ پھیر لیا، ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، اور اس کی گفتگو ناپسند فرمائی۔

پھر جب آپ ﷺ گفتگو سے فارغ ہو کر پلٹے، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نظروں کو کچھ دیر کے لیے روک لیا، آپ ﷺ نے سر جھکایا، تب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿عَبَسَ وَتَوَلَّى (١) أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى (٢) وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّى (٣) أَوْ يَذَّكَّرُ

﴿فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَى﴾

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ ابن اُمّ مکتوم سے بہت عزت و شفقت سے پیش آنے لگے۔

جب وہ آتے تو پوچھتے: "اے ابن اُمّ مکتوم! تمھاری کوئی حاجت ہے؟"

اور جب وہ واپس جاتے تو پھر آپ ﷺ فرماتے: "کیا تمھیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟"

یہ اس آیت کے بعد ہوا:

﴿أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى (٥) فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى (٦) وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّى﴾

یہ روایت ابن جریر (103/24) نے محمد بن سعد کے واسطے سے متعدد واسطوں کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، لیکن اس کی سند کمزور راویوں پر مشتمل ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا:

"اس روایت میں غرابت اور نکارت ہے،

اور اس کی سند پر کلام کیا گیا ہے۔"

(1) میں (مصنف) کہتا ہوں: ابن کثیر رحمہ اللہ کا قول "غرابت و نکارت" غالباً ان الفاظ کی وجہ سے ہے جن میں عتبہ بن ربیعہ، ابو جہل بن ہشام اور عباس بن عبد المطلب کا ذکر آیا ہے، کیونکہ صحیح روایت میں جس شخص کا ذکر ہے وہ اُبی بن خلف ہے۔

باب نمبر 2:

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿بِأَيْدِي سَفَرَةٍ (١٥) كِرَامٍ بَرَرَةٍ (١٦)﴾

اس سے مراد وہ معزز فرشتے ہیں جو اعمال کو لکھنے والے ہیں، جیسا کہ صحیح احادیث میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور اسے یاد رکھتا ہے، اس کی مثال ان معزز و نیک فرشتوں (السَّفَرَةِ الكرام البررة) جیسی ہے؛ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے مگر اسے یاد رکھنے میں مشقت محسوس کرتا ہے، اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔"

یہ حدیث صحیح و متفق علیہ ہے۔ اسے بخاری (تفسیر: 4937) اور مسلم (صلاۃ المسافرین: 798) دونوں نے روایت کیا ہے۔

دونوں نے اسے قتادہ کے واسطے سے، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام، عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے روایت کیا۔ الفاظ بخاری کے ہیں جبکہ مسلم میں مفہوم قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ (٣٤) وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ (٣٥) وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ﴾

یعنی: اُس دن انسان اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا، کوئی کسی کی طرف توجہ نہیں دے گا— ہر ایک کو اپنی ذات کی فکر ہو گی۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا:

﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾

"اس دن ہر ایک کے لیے ایسا حال ہو گا جو اسے دوسروں سے بے نیاز کر دے گا۔"

حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔"

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا، "یا رسول اللہ! مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟"

فرمایا: "اس دن معاملہ اتنا سخت ہو گا کہ کسی کو کسی کی پرواہ نہ رہے گی۔"

یہ حدیث صحیح و متفق علیہ ہے، اسے بخاری (الرقاق:6527) اور مسلم (صفة الجنة:2859) دونوں نے روایت کیا ہے۔ دونوں میں سند یہ ہے: حاتم بن ابی صغیرة ← عبد اللہ بن ابی ملیکہ ← القاسم بن محمد ← عائشہ رضی اللہ عنہا۔

الفاظ بخاری کے ہیں۔

حدیثِ سودہ رضی اللہ عنہا:

حضرت سودة رضی اللہ عنہا (نبی ﷺ کی زوجہ) بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جائیں گے، ان کے جسموں کو پسینے نے گھیر رکھا ہو گا یہاں تک کہ کانوں کی چربی تک پسینہ پہنچ جائے گا۔"

میں نے کہا: "یا رسول اللہ! بڑی شرم کی بات ہو گی، کیا لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، لوگ اپنے اپنے حال میں مشغول ہوں گے، جیسا کہ فرمایا گیا:

﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾ ." یہ روایت حسن ہے۔

اسے ابن ابی عاصم (الآحاد والمثانی:3066)، طبرانی (المعجم الکبیر:24/34)، حاکم (2/514-515)، اور بغوی (تفسیر:4/557) نے محمد بن ابی عیاش–عطاء بن یسار–سودة رضی اللہ عنہا کے طریق سے روایت کیا۔ اس کی سند محمد بن ابی عیاش کی وجہ سے حسن ہے، کیونکہ ان سے متعدد محدثین نے روایت کی ہے اور ابن حبّان نے ان کو "ثقہ" قرار دیا ہے، اس بنا پر یہ حدیث حسن لغیرہ کے درجے میں ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب البداية والنهاية (19/374) میں فرمایا:

"اس کی سند اچھی (جید) ہے، اگرچہ یہ حدیث مسند یا مشہور چھ کتابوں میں نہیں ہے۔"

حاکم نے کہا:

"یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے، البتہ بخاری و مسلم نے اسے انہی الفاظ میں روایت نہیں کیا، بلکہ

دونوں نے حاتم بن ابی صغیرۃ کی حدیث کو مختصر صورت میں نقل کیا ہے۔"

میں (مصنف) کہتا ہوں:

سودہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے الفاظ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مختلف ہیں، تاہم حاکم (4/565) نے ایک اور روایت نقل کی: عبد اللہ بن وہب– عمرو بن الحارث– سعید بن ابی ہلال– عثمان بن عبد الرحمن القرظی کے طریق سے، کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا:

﴿وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ﴾[سورۃ الانعام:94]

تو انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کتنی شرمندگی کی بات ہوگی کہ مرد و عورت سب اکھٹے برہنہ اٹھائے جائیں، ایک دوسرے کے ستر دیکھیں گے؟"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾، اس دن مرد عورتوں کو نہیں دیکھیں گے اور عورتیں مردوں کو؛ ہر ایک اپنے معاملے میں مشغول ہو گا۔" **

حاکم نے کہا: "اس کی سند صحیح ہے۔"

لیکن ذہبی نے تعقّب کرتے ہوئے فرمایا: "اس میں انقطاع (سند میں اتصال نہیں) ہے۔"

یہ روایت — اگرچہ سند میں کچھ کلام ہے — دیگر احادیث کے مفہوم کو مزید تقویت دیتی ہے۔

اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کبھی حدیث کو اختصار کے ساتھ اور کبھی تفصیل کے ساتھ بیان کرتی تھیں۔

آٹھواں اور نواں حصہ

(اقوال صحابہ و تابعین مع تفسیر بالرائے المحمود)

آٹھواں اور نواں حصہ (اقوال صحابہ وتابعین مع تفسیر بالرائے المحمود)

تفسیر صحابہ وتابعین کے اقوال سے (پانچ مشہور تفاسیر سے کچھ اقوال) اور تفسیر بالرائے محمود کے ساتھ

نوٹ: میں نے آٹھواں اور نواں حصہ ایک جگہ جمع کیا ہے کیونکہ میں نے اقوال جمع کیے اور ان میں سے کچھ اقوال تفسیر بالرائے المحمود پر مبنی پائے۔

۸- تفسیر باقوال صحابہ وتابعین پانچ مشہور تفاسیر سے

جیسے تفسیر طبری، ابن ابی حاتم، بغوی، ابن کثیر، تفسیر قرطبی اور جدید تفاسیر جیسے تفسیر السعدی۔ اس سے ہمیں روایتی اور جدید نقطہ نظر دونوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

۹- تفسیر بالرائے المحمود

یہاں ہم منتخب آیات میں مزید گہرائی سے جائیں گے، اور مشہور کلاسیکی تفاسیر جیسے تفسیر طبری، بغوی، ابن کثیر اور شروحات، تفسیر قرطبی، اور جدید تفاسیر جیسے تفسیر السعدی، تفسیر اضواء البیان، فتح القدیر، تفسیر شیخ نواب صدیق حسن خان، تفسیر شیخ ابن عثیمین سے رہنمائی حاصل کریں گے۔ اس سے ہمیں روایتی اور جدید نقطہ نظر دونوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

حصہ اول- غیر تفصیلی اور مختصر تفسیر، صحابہ وتابعین کے اقوال سے (تفسیر حکمت بشیر، طبری اور ابن کثیر کی طرف رجوع کیا گیا ہے)

سورۃ عبس

(نزولها): ((قال الترمذي: حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، حدثني أبي قال: هذا ما عرضنا على هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة قالت: أنزل (عبس وتولى) في ابن أم مكتوم الأعمى، أتي رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فجعل يقول: يا رسول الله أرشدني، وعند رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رجل من عظماء المشركين فجعل رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُعرض عنه ويُقبل على الآخر ويقول: أترى بما

تقول بأسا، فيُقال لا، ففي هذا أنزل))[52]

ترجمہ: سورہ عبس اس کے نزول کا واقعہ

امام ترمذی نے بیان کیا: ہمیں سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے، یہ وہ روایت ہے جو ہم نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی کہ:

"عبس وتولی" ابن ام مکتوم نابینا کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: "یا رسول اللہ! مجھے رہنمائی فرمائیں۔" اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس قریش کے ایک بڑے مشرک بیٹھے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن ام مکتوم سے منہ موڑ لیا اور اس مشرک کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس سے فرمایا: "کیا تمہیں میری بات میں کوئی برائی نظر آتی ہے؟" وہ کہتا: "نہیں۔"

پس اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

قوله تعالى ﴿أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى﴾

مجاہد (أن جاءه الأعمى) نے کہا: قریش کے ایک شخص ابن اُمّ مکتوم کا نام تھا۔

اور طبری نے قتادہ سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا۔

---

[52] (السنن ٥/٤٣٢- ك التفسير وصححه الألباني في صحيح سنن الترمذي وأخرجه ابن حبان (الإحسان ٢/٢٩٣-٢٩٤ ح ٥٣٥ من طريق: عبد الرحيم بن سليمان)، والحاكم في (المستدرك ٢/٥١٤ من طريق محمد بن زياد، عن سعيد بن يحيى كلاهما عن هشام بن عروة به وصححه الحاكم ووافقه الذهبي وصححه الأرناؤوط محقق الإحسان).

(سنن ترمذی ۵/ ۴۳۲، کتاب التفسیر؛ اسے البانی نے صحیح سنن ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے (الإحسان ۲/-۲۹۳-۲۹۴ حدیث ۵۳۵) عبد الرحیم بن سلیمان کے طریق سے روایت کیا، اور حاکم نے المستدرک ۲/ ۵۱۴ میں محمد بن زیاد کے طریق سے، دونوں نے ہشام بن عروہ سے، اور اسے حاکم نے صحیح کہا، ذہبی نے موافقت کی اور محقق الإحسان ارناؤوط نے بھی صحیح کہا۔)

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

قوله تعالى (أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى (٥) فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى (٦) وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّى (٧) وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَى (٨) وَهُوَ يَخْشَى (٩) فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى)

مجاہد (أما من استغنى) نے کہا: عتبہ بن ربیعہ، اور شیبہ بن ربیعہ، (وماعلیک ألا یزکی) یعنی: تم پر کیا ہے اگر وہ اپنے کفر سے پاک نہ ہو کر اسلام نہ لائے؟، (وأما من جاءک یسعی وھو یخشی) یعنی: یہ نابینا جو تمہارے پاس دوڑتا ہوا آیا اور اللہ سے ڈرتا ہے (فأنت عنہ تلھی) یعنی: تم اس سے منہ موڑتے اور دوسروں میں مشغول ہو جاتے ہو۔

قوله تعالى (فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ (١٢) فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ (١٣) مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ (١٤) بِأَيْدِي سَفَرَةٍ)

قتادہ (فمن شاء ذكره في صحف مكرّمة مرفوعة مطهرة بأيدي سفرة) نے کہا: یہ قاری حضرات ہیں۔

علی بن ابی طلحہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں: (بأيدي سفرة) یعنی: لکھنے والے۔

قوله تعالى (ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ)

مجاہد (ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ) نے کہا: جیسا کہ (إنا هديناه السّبيل) میں ہے۔

قتادہ (ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ) نے کہا: اسے ماں کے پیٹ سے نکالا۔

قتادہ نے کہا: حسن نے اس آیت کے بارے میں کہا (ثمّ السبیل یسّرہ) یعنی: بھلائی کی راہ۔

قوله تعالى (ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ)

بخاری نے بیان کیا: عمر بن حفص نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے، انہوں نے ابو ہریرہ سے، نبی -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- سے روایت کی: دو نفخوں کے درمیان چالیس (مدت) ہے۔ لوگوں نے پوچھا: ابو ہریرہ، چالیس دن؟ کہا: میں نہیں کہتا، چالیس سال؟ کہا: میں نہیں کہتا، چالیس مہینے؟ کہا: میں نہیں کہتا۔ اور انسان کی ہر چیز گل سڑ جائے گی سوائے عَجْب الذنب کے، اسی سے مخلوق کو دوبارہ بنایا جائے گا۔[53]

---

[53] (صحيح ٤١٤/٨ ح ٤٨١٤- كتاب التفسير، باب (ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في

طبری نے کہا (ثم إذا شاء أنشره) یعنی: پھر جب وہ چاہے گا اسے موت کے بعد زندہ کرے گا۔

اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے: (وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ) سورة الزخرف آيت: ١١

اور دیکھیں سورۃ البقرہ آیت (۲۵۹)۔

قوله تعالى (كَلاَّ لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ)

مجاہد (لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ) نے کہا: کوئی بھی کبھی وہ پورا نہیں کر سکتا جو اس پر فرض ہے۔

قوله تعالى (فَلْيَنظرِ الإنسان إِلَى طَعَامِهِ)

مجاہد (فلينظر الإنسان إلى طعامه) نے کہا: یہ ان کے لیے نشانی ہے۔

قوله تعالى (وَعِنَباً وَقَضباً)

علی بن ابی طلحہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں: (وقضبا) یعنی: الفصفصہ (جانوروں کا چارہ)۔

قتادہ (وقضبا) نے کہا: الفصافص۔ طبری نے کہا: الفصفصہ: تر گھاس۔

قوله تعالى (وَحَدَائقَ غلْبًا)

علی بن ابی طلحہ ابن عباس سے: (وحدائق غلبا) یعنی: لمبے باغات۔

قوله تعالى (وَفَاكِهَةً وَأَبًّا)

مجاہد (وفاکھۃ) نے کہا: جو انسان کھاتے ہیں۔

ابن خزیمہ نے بیان کیا: علی بن منذر نے، ابن فضیل نے، عاصم بن کلیب الجرمی نے، اپنے والد سے، ابن عباس سے روایت کی: عمر مجھے صحابہ کے ساتھ بٹھاتے تھے اور کہتے تھے: جب تک وہ بات نہ کریں تم نہ کرو۔ پھر ایک دن انہوں نے سب کو بلایا اور لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا۔ سب نے اپنی اپنی رائے دی، میں خاموش رہا۔ عمر نے کہا: تم کیوں نہیں بولتے؟ میں نے کہا: اگر آپ اجازت دیں تو بولوں؟ کہا: ہاں، اسی لیے بلایا ہے۔ میں نے کہا: سات...

الأرض)، اور مسلم میں بھی ہے (٢٢٧٠/٤ ح ٢٩٥٥- كتاب الفتن، باب ما بين النفختين)۔

اللہ نے سات آسمان، سات زمینیں بنائیں، انسان کو سات سے پیدا کیا، زمین کی پیداوار سات ہے۔

عمر نے کہا: یہ تو وہ ہے جو میں جانتا تھا، اب بتاؤ کہ زمین کی پیداوار سات کیا ہے؟

میں نے کہا: اللہ نے فرمایا: (ثم شققنا الأرض شقا فأنبتنا) سے (وفاكهة وأبا) تک، اور الآب وہ ہے جو جانور کھاتے ہیں اور انسان نہیں کھاتے۔

عمر نے کہا: تم میں سے کوئی اس نوجوان کی طرح کیوں نہیں کہتا؟

علی بن ابی طلحہ ابن عباس سے: (وأبّا): تر پھل۔

قوله تعالى (مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ)

قتادہ نے حسن سے روایت کیا: (مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ) یعنی: تمہارے لیے پھل اور تمہارے جانوروں کے لیے گھاس۔

قوله تعالى (فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ)

علی بن ابی طلحہ ابن عباس سے: (فإذا جاءت الصاخّة) یعنی: یہ قیامت کے دن کے ناموں میں سے ہے، اللہ نے اس کو عظیم قرار دیا اور اپنے بندوں کو اس سے ڈرایا۔

قوله تعالى (يَوْمَ يَفِرّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ)

ابن کثیر نے کہا: صحیح حدیث میں ہے - شفاعت کے معاملے میں - کہ جب ہر اولوالعزم نبی سے شفاعت کی درخواست کی جائے گی تو وہ کہے گا: آج میں صرف اپنی فکر کرتا ہوں، حتیٰ کہ عیسیٰ ابن مریم بھی کہیں گے: آج میں اپنی ماں مریم کے لیے بھی سوال نہیں کرتا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (يوم يفر المرء من أخيه وأمه وأبيه وصاحبته وبنيه)

قوله تعالى (لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ)

ترمذی نے بیان کیا: عبد بن حمید، محمد بن فضل، ثابت بن یزید، ہلال بن خباب، عکرمہ، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، نبی -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نے فرمایا: "تم سب ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون جمع کیے جاؤ گے"، ایک عورت نے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی دوسرے کی شرمگاہ دیکھے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اے فلاں! (لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ)"

ابو عیسیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علی بن ابی طلحہ ابن عباس سے: (لكلّ امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه) یعنی: ہر انسان کو اس دن ایسی مصیبت پیش آئے گی جو اسے دوسروں سے بے نیاز کر دے گی۔

قوله تعالى (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ)

علی بن ابی طلحہ ابن عباس سے: (مسفرة) یعنی: روشن۔

قوله تعالى (تَرْهَقهَا قترة أُولَئِكَ همُ الْكفَرَة الْفَجَرَةُ)

علی بن ابی طلحہ ابن عباس سے: (ترهقها قترة) یعنی: ان پر ذلت چھا جائے گی۔

ابن کثیر نے کہا: (أولئک هم الكفرة الفجرة) یعنی: دل کے کافر اور عمل میں فاجر، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: (ولا يلدوا إلا فاجراً كفاراً) سورۃ نوح آیت: ۲۷۔

دسواں حصہ

عربی تفاسیر سے مستند نکات، تفصیلی تفسیر

دسواں حصہ (حصہ اول عربی تفاسیر سے مستند نکات)

تفسیر طبری، ابن ابی حاتم، بغوی، تفسیر قرطبی، ابن کثیر، اور جدید تفاسیر جیسے تفسیر السعدی اور اسی طرح ابن کثیر کے تفسیر کے نکات اور اختصار جو "المصباح المنیر" سے موسوم ہے اس کے ساتھ دیگر ابن کثیر کی شروحات (شرح شیخ الراجحی، شرح شیخ خالد السبت و شیخ مقبل کی تخریج و شیخ حوینی و حکمت بشیر کی تحقیقِ تفسیر ابن کثیر) سے استفادہ کرتے ہوئے اور اسی طرح تحقیقات ابن تیمیہ وابن قیم وابن الجوزی کا خیال رکھا گیا ہے، اور تفسیر اضواء البیان، فتح القدیر للشوکانی، تفسیر شیخ نواب صدیق حسن خان، تفسیر شیخ ابن عثیمین سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اردو قالب میں لایا گیا الحمدللہ، اس سے ہمیں روایتی اور جدید نقطہ نظر دونوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی ان شاءاللہ۔

اور اردو میں تفسیر احسن البیان کے مختصر خلاصہ بڑے مفید ہیں جو تفاسیر ماثور و محمود رائے پر مبنی ہے ان نکات کو آخری شامل کیا گیا ہے

سورہ عبس

یہ سورۃ ایک واقعے کے پس منظر میں نازل ہوئی جس میں نبی اکرم ﷺ کو نرمی سے متنبہ کیا گیا، جیسا کہ متعدد روایات سے ثابت ہے۔ اس واقعے کا مرکزی کردار ابن ام مکتوم (رضي الله عنه) ہیں، جو مکہ کے قریشی اور حضرت خدیجہ (رضي الله عنها) کے چچازاد بھائی تھے۔ وہ ایک نابینا شخص تھے۔ وہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہنمائی کے لیے آئے جب آپ ﷺ قریش کے کچھ بڑے سرداروں سے مصروف گفتگو تھے۔ بعض روایات میں اُبی بن خلف، بعض میں عتبہ بن ربیعہ اور ابوجہل کا ذکر ہے، جبکہ بعض میں نام ذکر نہیں کیے گئے شیخ ضیاء الرحمن اعظمی نے ابن کثیر کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے کہا کہ ابی بن خلف کے ذکر والی روایت اصح کیا اور عتبہ وابو جہل والی مذکور سند شاذ ہے (الصحیح الکامل)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں انکار کرنے والوں اور ضدی لوگوں کو ملامت کی ہے، اور یہ تنبیہ براہ راست نبی ﷺ کے لیے نہیں ہے۔ یہ سورۃ کا ابتدائی حصہ ہے، جبکہ باقی حصے میں اللہ کی قدرت، اس کی دوبارہ زندہ کرنے کی طاقت اور اس بات کا بیان ہے کہ ایسا قادرِ مطلق صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہے

کہ وہی قریش کے یہ بڑے سردار جو ایمان سے بے نیاز بنے بیٹھے ہیں، کبھی محض ایک قطرہ تھے اور آخر کار بے جان لاش بن جائیں گے۔ پھر اللہ انہیں دوبارہ زندہ کرے گا اور ان کے اعمال کا حساب لے گا۔ اس دوران وہ اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں، جیسا کہ بارش کا برسنا، زمین کا شق ہونا اور اس سے پودوں، پھلوں اور سبزیوں کا نکلنا، جو ان کے اور ان کے مویشیوں کے لیے رزق ہے۔ جو ذات یہ سب کچھ کرنے پر قادر ہے، وہی سب سے زیادہ عبادت کے لائق ہے اور وہی دوبارہ زندگی دینے پر قادر ہے۔

یہ سورۃ "سورۃ عبس" کے نام سے مشہور ہے۔ بعض نے اس کے دیگر نام بھی ذکر کیے ہیں، جیسے "سورۃ الأعمى "(نابینا شخص والی سورۃ)، "سورۃ ابن أم مکتوم"، "سورۃ الصاخۃ" (ہولناک چیخ والی سورۃ)، اور "سورۃ السفرۃ" (فرشتوں والی سورۃ)۔

آیتِ کریمہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "عَبَسَ وَتَوَلَّى ۝ أَنْ جَاءَهُ الأَعْمَى"۔ یہاں غور کیجیے کہ یہ بات غائب کے صیغے میں فرمائی گئی ہے، یہ نہیں کہا گیا: "عبستَ وتولیتَ" (کہ تُو نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا)۔ اسی لیے بعض اہلِ علم یہاں ادبِ خطاب کا ایک نکتہ بیان کرتے ہیں کہ ایسی تعبیریں سننے والے پر بوجھ اور ثِقل رکھتی ہیں، اس لیے ربّ نے براہِ راست نبی کریم ﷺ کو مخاطب نہ فرمایا، بلکہ غائب کے صیغے میں کہا: "عَبَسَ وَتَوَلَّى ۝ أَنْ جَاءَهُ الأَعْمَى"۔

پس اللہ تعالیٰ کے فرمان: "عَبَسَ وَتَوَلَّى" میں یہ نہیں فرمایا: "عبستَ وتولیتَ"۔ "عَبَسَ" کا معنی ہے چہرہ سکیڑنا، تیوری چڑھانا، اور "عبوس" معروف ہے: بُوجھ کے ساتھ چہرے کا سمٹ جانا اور ناگواری کا اظہار۔ یعنی جب وہ نابینا (صحابی) اس وقت حاضر ہوئے تو نبی ﷺ کے چہرۂ انور کے آثار میں کچھ تبدیلی پیدا ہوئی، آپ ﷺ نے تیوری چڑھائی۔

حالانکہ وہ نابینا تھے، آپ ﷺ کا چہرہ دیکھ نہیں سکتے تھے، اس لیے اس کیفیت سے اُن پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا تھا؛ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس پر عتاب فرمایا۔ تو سوچیے اگر وہ دیکھنے والے ہوتے اور اس حالت کو دیکھ کر اذیت محسوس کرتے، تو معاملہ کتنا سنگین ہوتا!

"أَنْ جَاءَهُ الأَعْمَى "(سورۂ عبس:2)یعنی صرف اس وجہ سے کہ ایک نابینا ان کے پاس آ گیا، سوال کرتا ہوا، اس وقت میں جب نبی ﷺ ایک اہم مصروفیت میں مشغول تھے۔ چنانچہ اس آنے اور سوال کرنے کے سبب یہ کیفیت (چہرے کا بدلنا اور کچھ اعراض) ظاہر ہوئی، جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی تربیت فرمائی۔

"وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ"

اس کا مطلب ہے کہ شاید وہ پاکیزگی اور باطنی اصلاح حاصل کرلے۔

"أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ"

یعنی وہ نصیحت حاصل کرلے اور برائیوں سے بچ جائے۔

"أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ"

اس سے مراد وہ مالدار لوگ ہیں جن کی طرف نبی ﷺ نے توجہ دی، اس امید پر کہ شاید وہ ہدایت پا جائیں۔

"فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ"

یعنی اگر وہ شخص پاکیزگی حاصل نہ کرے تو اس کا وبال نبی ﷺ پر نہیں۔

"وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ وَهُوَ يَخْشَىٰ"

اس سے مراد وہ شخص ہے جو ہدایت کی طلب میں اللہ کے خوف کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا، مگر آپ ﷺ نے لمحہ بھر کے لیے اس سے توجہ ہٹالی۔

اس مقام سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اپنی تنبیہ اور نصیحت کو کسی خاص طبقے تک محدود نہ رکھیں بلکہ سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کریں—خواہ وہ معزز ہوں یا کمزور، امیر ہوں یا غریب، آقا ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورت، چھوٹے ہوں یا بڑے۔ آخر کار اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور اسی کے پاس کامل حکمت اور حجت ہے۔

(1) یہ ایک بہت بڑی نصیحت ہے، جو دراصل انبیاء ورسولوں کی بعثت کا مقصد ہے، وعظ و نصیحت کرنے والوں اور یاد دہانی کرانے والوں کی اصل غرض ہے۔ پس تمہارا ایسے شخص کی طرف متوجہ ہونا جو خود ضرورت محسوس کرتے

ہوئے تمہارے پاس آیا، زیادہ مناسب اور واجب تھا۔ اور تمہارا ایسے غنی و بے نیاز کی طرف توجہ کرنا جو نہ سوال کرتا ہے نہ راہنمائی چاہتا ہے، کیونکہ اس کی خیر میں رغبت ہی نہیں، جبکہ تم نے اس وقت اس سے زیادہ مستحق کو چھوڑ دیا یہ مناسب نہیں تھا۔ تم پر لازم نہیں کہ وہ پاکیزگی حاصل کرے ہی، اگر وہ نہ سنورے تو تم اس کے گناہوں پر مؤاخذ نہیں ہو۔ یہ آیت ایک اصول پر دلالت کرتی ہے: کسی یقینی امر کو کسی وہمی امر کے لیے نہیں چھوڑا جاتا، اور کسی متحقق مصلحت کو کسی موہوم مصلحت کے لیے ترک نہیں کیا جاتا۔ (تفسیر السعدی: 911)

(٣) ﴿كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ (١١) فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ (١٢) فِى صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ (١٣) مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ (١٤) بِأَيْدِى سَفَرَةٍ (١٥) كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ﴾

یعنی: "یہ قرآن ایک تذکیر و نصیحت ہے۔ اور جن فرشتوں کے ہاتھوں میں یہ آسمانی صحیفے ہیں، وہ کریم، شریف، نیک اور پاکیزہ صفات والے ہیں۔"

﴿كَلَّآ﴾ یعنی بات ہرگز ویسی نہیں جیسا تم کرتے ہو۔ جیسا کہ ابن جریرؒ کہتے ہیں: "كَلَّا" کا مطلب ہے: معاملہ تمہارے گمان کے مطابق نہیں ہے۔

﴿إِنَّهَا﴾ میں ضمیر کس کی طرف لوٹتی ہے؟

بعض علماء کہتے ہیں: پچھلی مذکورہ آیات کی طرف۔

اور بعض کہتے ہیں: پوری سورۃ کی طرف، جیسا کہ ابن جریرؒ کا قول ہے۔

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ ضمیر برابری کی وصیت یعنی آیات کے مضمون کی طرف ہے۔

اور قتادہ اور سدی کا قول ہے کہ اس کا اشارہ قرآن کی طرف ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پورا قرآن نصیحت اور موعظت ہے، مگر یہاں اشارہ کسی ایسی چیز کی طرف ہے جو ابھی ابھی ذکر ہوئی ہے، یعنی اسی سورہ یا انہی آیات میں جو بات بیان ہوئی ہے، وہی تذکرہ ہے، جس سے یاددہانی اور نصیحت حاصل ہوتی ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

﴿فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ﴾[عبس:12]

یعنی: جو چاہے اللہ کو یاد کرے، اپنے تمام معاملات میں اپنے رب کو یاد رکھے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر وحی کی طرف لوٹے، کیونکہ سیاق اسی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی لیے ابن جریرؒ کہتے ہیں: فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ یعنی: جو چاہے اللہ کی تنزیل اور وحی کو یاد کرے۔

اور بعض کہتے ہیں: "یہ نصیحت ہے، لہٰذا جو اس میں رغبت رکھے وہ اس سے نصیحت پکڑ لے اور اس پر عمل کرے۔"

یعنی: جو چاہے اس کے مضامین اور ہدایات سے فائدہ اٹھائے، اس میں موجود عبرتوں سے سبق لے۔

کیونکہ یہ قرآن یاددہانی ہے، اور یاددہانی ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

پس فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ یعنی: جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے، عبرت پکڑے، اور فائدہ اٹھائے۔

﴿فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ﴾[عبس:13-14]

یعنی: یہ سورت یا یہ نصیحت—دونوں لازم وملزوم ہیں—بلکہ پورا قرآن معزز صحیفوں میں لکھا ہوا ہے، جو تعظیم و تکریم والے ہیں۔

یہ صحیفے معزز بھی ہیں اور بلند مرتبت بھی۔

"مرفوعہ" میں دونوں معنی جمع ہیں:

- بلند مقام
- بلند ذکر

اور ان تک شیاطین کا کوئی رسائی نہیں۔

ابن جریرؒ کہتے ہیں: اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔

اور بعض کہتے ہیں: وہ صحیفے جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں۔

کیونکہ آگے فرمایا: ﴿بِأَيْدِي سَفَرَةٍ﴾ یعنی ان صحیفوں کو اٹھانے والے سفراء ہیں۔

سفرہ سے مراد وہ فرشتے ہیں جو اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان رسول (پیغام رساں) ہوتے ہیں، وحی کے حامل۔

جیسا کہ فرمایا:

اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ[الحج:75]

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

"ماہر قاری قرآن، سفروں یعنی معزز اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔"

﴿مَرْفُوعَةٍ﴾ یعنی عظمت والے۔

﴿مُطَهَّرَةٍ﴾ یعنی ہر قسم کی آلودگی، زیادتی اور کمی سے پاک۔

﴿بِأَيْدِي سَفَرَةٍ﴾ کے بارے میں ابن عباس، مجاہد، ضحاک اور ابن زید کہتے ہیں:

اس سے مراد فرشتے ہیں۔

"سفرہ" جمع ہے "سافر" کی، کیونکہ وہ وحی کو کھول کر بیان کرتے ہیں اور پہنچاتے ہیں۔

ابن جریرؒ نے بھی یہی ذکر کیا ہے۔

بعض نے کہا کہ مجاہد کے مطابق اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو لوگوں کے اعمال لکھتے ہیں، لیکن یہ قول سیاق کے مطابق کمزور ہے کیونکہ یہاں وحی کا ذکر ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں:

سَفَرَةٌ سے مراد فرشتے ہیں۔

"سَفَرَتْ" یعنی "انہوں نے اصلاح کی"۔

چونکہ فرشتے اللہ کی وحی نازل کرتے ہیں اور لوگوں تک پہنچاتے ہیں، اس لیے ان کو سفیر کی طرح کہا گیا جو قوموں کے درمیان اصلاح کرتا ہے۔

﴿كِرَامٍ بَرَرَةٍ﴾[عبس:16]

یعنی: ان کا کردار عظیم، اچھا اور شریف ہے۔
ان کی عادتیں، اخلاق اور اعمال پاکیزہ اور مکمل ہیں۔
اسی سے یہ بھی سیکھا جاتا ہے کہ قرآن کے حامل کو چاہیے کہ اس کے اعمال اور اقوال درست اور ہدایت یافتہ ہوں۔
امام احمد نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
" جو قرآن کی قراءت میں ماہر ہو، وہ سفروں یعنی معزز و نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔
اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اسے مشکل لگتا ہے، اسے دوگنا اجر ملے گا۔"
(اسے تمام ائمہ نے روایت کیا ہے۔)
چنانچہ یہاں سے یہ بات اخذ کی جاسکتی ہے کہ قرآن کے حامل کو چاہیے کہ اس کے اخلاق و اعمال بھی درست اور سیدھے ہوں۔(تفسیر ابن کثیر:4/472)
"فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ"
یعنی جو چاہے اس نصیحت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور قرآن کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں لا سکتا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد وحی ہے، یعنی نصیحت ہر اس شخص کے لیے ہے جو نصیحت پکڑنا چاہے۔
← ابن عثیمین نے فرمایا : ﴿فمن شاء ذكره﴾ یعنی جس نے چاہا اس نے نازل ہونے والی نصیحت کو یاد رکھا اور اس سے نصیحت حاصل کی، اور جس نے چاہا اس نے نصیحت نہ لی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وقل الحق من ربكم فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر﴾[الكهف:٢٩]۔ پس اللہ نے انسان کو تقدیر کے اعتبار سے اختیار دیا ہے کہ وہ ایمان لائے یا کفر کرے، لیکن شریعت کے اعتبار سے اللہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا، اور انسان کو شرعاً ایمان اور کفر کے درمیان اختیار نہیں دیا گیا بلکہ اس پر ایمان لانا لازم اور فرض ہے، البتہ تقدیر کے لحاظ سے وہ مختار ہے، اور جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ انسان مجبور محض ہے، یہ درست نہیں، بلکہ یہ جبریہ اور جہمیہ وغیرہ کی بدعت ہے۔ حقیقت میں انسان مختار ہے، اسی لیے اگر کوئی کام اس کی مرضی کے بغیر ہو جائے جیسے کہ مجبوری، نیند یا بھول

وغیرہ میں، تو اس پر اللہ کے ہاں حکم لاگو نہیں ہوتا۔﴿فمن شاء ذكره﴾یعنی جس نے چاہا اس نے وحی کو یاد رکھا اور اس سے نصیحت حاصل کی، اور جس نے چاہا اس نے یاد نہ رکھا، اور کامیاب وہی ہے جسے اللہ عزوجل توفیق دے۔﴿في صحف مكرمة. مرفوعة مطهرة﴾یعنی یہ ذکر جو ان آیات میں ہے﴿في صحف مكرمة. مرفوعة مطهرة﴾وہ اللہ کے ہاں معزز اور بلند و پاکیزہ صحیفوں میں ہے، تاکہ وہ ہدایت پائیں۔" (تفسیر ابن عثیمین)

- آیت "قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ" میں قیامت کے منکرین کی مذمت کی گئی ہے۔ "قُتِلَ" کی تفسیر میں بعض نے ان کے لیے ہلاکت کی دعا، اور بعض نے ان کی لعنت شدہ حالت کو بیان کیا ہے۔ یہ آیت اللہ کے انعامات کے باوجود انسان کی ناشکری کو نمایاں کرتی ہے۔

یہاں "اِلْانسَانُ" سے مراد عام انسان نہیں بلکہ وہ انسانوں کی قسم ہے جو بعثِ بعد الموت (دوبارہ زندہ کیے جانے) کو جھٹلاتے ہیں، اور یہی تفسیر امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کا اختیار کردہ قول ہے۔

قتل الانسان ما أكفره

نوٹ:

تفسیر ابن العثیمین میں شیخ بن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا:

"اللہ کے فرمان﴿مَا أَكْفَرَهُ﴾کے بارے میں بعض علماء نے کہا ہے کہ یہاں «ما» استفہام کے لیے ہے، یعنی: کہ کس چیز نے اسے کفر پر آمادہ کر دیا؟ اسے کفر تک کس چیز نے پہنچایا؟

اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ تعجّب کے معنی میں ہے، یعنی: اس کا کفر کتنا شدید ہے!

اور انسان کا کفر عظیم اس لیے ہے کہ اللہ نے اسے عقل عطا کی، اس کی طرف رسول بھیجے، اس پر کتابیں نازل کیں، اور اسے ایمان لانے کے لیے ہر چیز مہیا کی۔ اس کے باوجود وہ کفر کرے تو اس کا کفر بہت بڑا (اور بہت ہی تعجب خیز) ہے۔

ان دونوں قولوں میں فرق یہ ہے کہ پہلے قول کے مطابق «ما» استفہامی ہے، یعنی: اسے کس چیز نے کفر میں ڈالا؟
اور دوسرے قول کے مطابق «ما» تعجبیہ ہے، یعنی: تعجب ہے کہ اس نے کیسے کفر کیا، حالانکہ حق اور ہدایت کے دلائل اس کے سامنے پوری طرح موجود تھے [54]

اس کے بعد کی آیات میں انسان کی تخلیق ایک حقیر مائع سے اور اللہ کی قدرتِ احیاء پر روشنی ڈالی گئی ہے:

"مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ﴿١٨﴾ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ"

یہ تقدیر عمر، رزق، اعمال اور انجام (شقی یا سعید) کو شامل ہے۔

"ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "ولادت کی آسانی"، جبکہ مجاہد نے "ہدایت و گمراہی کے راستے کی وضاحت" بتائی۔ دونوں تفسیریں اللہ کی رحمت اور واضح ہدایت پر دلالت کرتی ہیں۔

(٤) ﴿مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ (١٨) مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ﴾

یعنی: "اس (کافر) کو کس چیز سے پیدا کیا کہ وہ تکبر کرتا ہے؟!"

"ذرا اس کی پیدائش پر تعجب کرو! اسے ناپاک، بے وقعت اور جمود ی پانی (نطفہ) سے پیدا کیا، پھر بھی یہ اپنی حقیقت بھول کر غرور کرتا ہے!"

حسن بصری نے کہا: "جو شخص دو مرتبہ پیشاب کے راستے سے نکلا، وہ تکبر کیسے کر سکتا ہے؟" (تفسیر القرطبی: 79/22)

54
قُتِلَ الْإِنْسانُ ما أَكْفَرَهُ) الجملة دعائية لا محل لها ومعنى قتل لعن وعذب والإنسان نائب فاعل وما نكرة تامة بمعنى شيء في محل رفع مبتدأ وأكفر فعل ماض وفاعله مستتر وجوبا تقديره هو «هنا خاصة» والهاء مفعول به، قالوا: قاتله الله ما أخبثه وأخزاه الله ما أظلمه والمعنى أعجبوا من كفر الإنسان بجميع ما ذكرنا بعد هذا، وقيل ما استفهامية مبتدأ وجملة أكفره خبر أي أيّ شيء دعاه إلى الكفر وهو استفهام توبيخ

https://tafsir.app/iraab-aldarweesh/٨٠/٣

إعراب القرآن للدرويش — محيي الدين درويش (١٤٠٣ هـ)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

تفسير القرطبى:

قال ابن جريج : أي ما أشد كفره ! وقيل : ما استفهام أي أي شيء دعاه إلى الكفر ؛ فهو استفهام توبيخ ،(ما) تحتمل التعجب ، وتحتمل معنى أي ، فتكون استفهاما .

(٥) ﴿ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ﴾

یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے مارا، پھر اس کے دفن کو شرف بخشا، اسے باقی جانوروں کی طرح زمین پر پڑا رہنے والی لاش نہیں بنایا۔
(تفسیر السعدی:911)

(٦) ﴿مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ (١٨) مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ (١٩) ثُمَّ ٱلسَّبِيلَ يَسَّرَهُ (٢٠) ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ﴾

اس آیت سے معلوم ہوا کہ انسان کی ابتدا ناپاک قطرے سے ہوئی، انجام ایک گندی لاش پر ہوتا ہے، اور درمیانی حالت میں وہ نجاست اٹھائے پھرتا ہے۔ پس اگر علم سے وہ شرف حاصل کرتا ہے تو صرف اسی خالق نے اسے دیا جس نے اسے پیدا کیا اور درست صورت دی۔ لہٰذا اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے رب کا شکر ادا کرے، کفرانِ نعمت نہ کرے۔(تفسیر البقاعي:21/262)

"ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ"

یعنی تخلیق کے بعد موت دی اور قبر عطا کی۔ عرب کہتے ہیں: "أَقْبَرْتُ الرَّجُل" جب وہ قبر میں رکھنے کا ذمہ دار ہو۔ الفراء اور ابن جریر رحمہما اللہ کے مطابق یہ عربی زبان کا اسلوب ہے۔

"ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ"

یعنی موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنا۔ "نشر" اور "إحیاء" اسی سے ماخوذ ہیں

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "آدمی کا تمام جسم گل جاتا ہے سوائے عجب الذنب کے، جس سے وہ پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ ترکیب پائے گا۔"

"كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ"

ابن جریر رحمہ اللہ کے مطابق: "یہ کافر انسان نے وہ کام پورا نہیں کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا۔"

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قیامت ابھی نہیں آئی، کیونکہ مقررہ وقت پورا نہیں ہوا۔"

"فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ"

یہ اللہ کے انعامات اور مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت کی دلیل ہے۔ جیسے بنجر زمین کو زندگی بخشنا، ویسے ہی بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنا۔

"أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا"

بارش زمین میں سرایت کرتی ہے۔

"ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا"

زمین پھٹتی ہے، پودے نکلتے ہیں، اور ان سے اناج، پھل، سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔

"فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا"

گندم، جو، چاول وغیرہ۔

"وَعِنَبًا وَقَضْبًا"

"قَضْب" سے مراد سبز چارہ۔

"وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا"

زیتون (تیل اور غذا) اور کھجور (تازہ، خشک، شربت، سرکہ)۔

"وَحَدَائِقَ غُلْبًا" (أغلب غلباء غلب)

یہ گھنے اور باہم الجھے ہوئے درختوں والے باغات ہیں، جن میں مضبوط اور عالی شان کھجور کے درخت شامل ہیں۔ یہ ان کی عظمت اور قدر کو ظاہر کرتا ہے۔

"وَفَاكِهَةً وَأَبًّا"

فاکہہ سے مراد تمام کھانے کے قابل پھل ہیں، جبکہ اَبّ سے مراد وہ گھاس ہے جو جانور کھاتے ہیں لیکن انسان نہیں۔

روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جب اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا:

"وَفَاكِهَةً وَأَبًّا"

تو انہوں نے جواب دیا: "کون سا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا اور کون سی زمین مجھے اٹھائے گی اگر میں اللہ کی کتاب

کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہوں؟"

نوٹ:

محدثین جیسے ابن کثیر ابن حجر نے اسکی سند کو منقطع ہونے کا حکم لگایا لیکن ایک عالم نے سارے اسانید وطرق کو جمع کر کے حسن لغیرہ کا حکم لگایا ہے

حوالہ:(نزل الأبرار في السلسلة الصحيحة من الآثار)(أبو العباس السالمي الأثري)

نوٹ: اور (ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قول) کو اس پر محمول کیا گیا ہے کہ توقف تفصیل یا تعیین سے متعلق تھا 'اَبّ' کی ہیئت، اس کی صنف اور اس کی معیّن حقیقت کیا ہے، ورنہ وہ خود اور ہر وہ شخص جو یہ آیت پڑھتا ہے اس بات کو جانتا ہے کہ یہ زمین سے اگنے والی چیزوں میں سے ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'پھر ہم نے اس میں اناج اگایا، اور انگور اور چارہ، اور زیتون اور کھجور، اور گھنے باغات، اور پھل اور ابّ' (سورۂ عبس:27-31).

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان 'وَفَاكِهَةً' میں 'فاكِهَة' (فاکہہ) تو معروف ہے، اور جہاں تک 'اَبّ' کا تعلق ہے تو یہاں اس سے مراد وہ سب کچھ ہے جو زمین اُگاتی ہے جسے چوپائے کھاتے ہیں اور انسان نہیں کھاتے۔ یہی وہ قول ہے جس کی طرف ابن جریر رحمہ اللہ گئے ہیں۔ اور اس مادہ (ا-ب-ب) کی اصل دلالت 'لوٹنے' اور 'رجوع' کے معنی پر ہے؛ آپ کہتے ہیں: 'آبَ يَؤوبُ'، 'الأَوْب' وغیرہ، یہ سب 'واپس آنے' اور 'رجوع' کے مفہوم میں آتا ہے۔ 'اَبّ' کے بارے میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ 'چوپایوں کے لیے گھاس' ہے، اور پہلی روایت یہ کہ 'وہ ہر وہ چیز ہے جو زمین اگاتی ہے جسے چوپائے کھائیں اور انسان نہ کھائیں'؛ دونوں کا حاصل ایک ہی معنی ہے۔ البتہ ضحّاک نے اس سے بھی زیادہ عام بات کہی، انہوں نے کہا: 'زمین کی سطح پر جو بھی چیز اگتی ہے وہ سب اَبّ ہے۔'

اور اللہ نے فرمایا: 'تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کے لیے فائدہ کا سامان' (سورۂ عبس: 32)، تو یہ (سیاق) اس طرف اشارہ کرتا ہے — اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے — کہ جو کچھ بھی ذکر ہوا اس میں سے کچھ تو انسانوں کے لیے ہے اور کچھ چوپایوں اور مویشیوں کے لیے۔ چنانچہ باغات، انگور اور طرح طرح کے پھل وغیرہ انسانوں کے لیے ہیں، جبکہ 'اَبّ' ان کے جانوروں اور مویشیوں کے لیے ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

رہا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اس سے احتیاط کرنا، اور اسی طرح جو عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، تو ابن کثیر رحمہ اللہ کے بقول اس کی صورت یہ ہے کہ گویا (عمر) یہ جاننا چاہتے تھے کہ 'اَبّ' کی شکل وصورت، اس کی نوع اور اس کی معین حقیقت کیا ہے؛ یعنی کسی خاص پودے کا نام جسے 'اَبّ' کہا جاتا ہو۔ لیکن جب اس طرح تعبیر کی جائے کہ 'اَبّ' سے مراد 'نبات' (گھاس / پودے) ہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں، یا یہ کہا جائے کہ اس سے مراد 'وہ سب کچھ ہے جسے چوپائے اور مویشی کھاتے ہیں' تو اس میں بھی کوئی اشکال نہیں؛ البتہ یہ کہ آیا یہ کوئی خاص پودا ہے جسے بالذات 'اَبّ' کہا جاتا ہو، یہی وہ چیز تھی جس میں انہوں نے احتیاط سے کام لیا۔

نوٹ: اس قسم کی روایات جو سلف رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں، ان کی ایک صورت یہ ہے کہ بعض اوقات ان تک وہ معنی نہیں پہنچا ہوتا یا ان پر مفہوم پوری طرح منکشف نہیں ہوتا، اور بعض اوقات وہ محض احتیاط کی غرض سے توقف کرتے ہیں؛ یعنی ان سے جو کچھ بعض معانی میں توقف یا احتیاط منقول ہے وہ بابِ ورع سے ہوتا ہے، وہ ڈرتے اور ہیبت محسوس کرتے ہیں۔ اصمعی، جو لغت کے بڑے امام تھے، قرآن میں آنے والے کسی منفرد لفظ کے بارے میں سوال ہوتا تو جواب دینے سے گریز کرتے اور فرماتے: 'یہ ان الفاظ میں سے ہے جو قرآن میں آیا ہے'، اور یہ سب کچھ ان کی شدید احتیاط کے سبب تھا، باوجود اس کے کہ وہ لغت میں بہت ماہر، بڑے عالم اور امام تھے—اور اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

مجاہد، حسن، قتادہ اور ابنِ زید رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ 'اَبّ' مویشیوں کے لیے اسی طرح ہے جس طرح فاکہہ (پھل) بنی آدم کے لیے ہے۔

"مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ"

یہ بتاتا ہے کہ زمین پر اگنے والی چیزیں انسانوں اور ان کے مویشیوں کے لیے رزق ہیں، جو قیامت تک سب کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول 'مَتَاعاً لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ' کا مطلب یہ ہے کہ یہ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لیے اس دنیا کی زندگی میں سامانِ معیشت ہے، تم اس سے اسی دنیوی زندگی میں فائدہ اٹھاتے رہو گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کے ختم ہونے کا حکم دے دے۔

(۷) ﴿فَلْيَنظُرِ ٱلْإِنسَٰنُ إِلَىٰ طَعَامِهِۦٓ﴾

یہ حکم غور و فکر کے لیے ہے کہ انسان اپنے کھانے کو دیکھے —اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اسے کس طرح پیدا فرمایا اور اپنی رحمت سے آسان کیا۔ لہٰذا بندے پر لازم ہے کہ وہ اطاعت کرے اور شکر بجالائے، اور اس کی نافرمانی و ناشکری قبیح عمل ہے۔ (تفسیر ابن جزی: 2/538)

"فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ"

یہ قیامت کا ایک نام ہے، جسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے ناموں میں شمار کیا۔ ابن جریر رحمہ اللہ نے کہا کہ شاید یہ صور پھونکنے کو کہا گیا ہے، کیونکہ اس کی ہولناک آواز سن کر سب بے ہوش ہو جائیں گے۔

"يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ"

اس دن کے خوف اور ہولناکی کی وجہ سے ہر شخص اپنی فکر میں مگن ہو گا۔

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: 'جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا'؛ وہ اپنے بھائی، اپنی ماں اور اپنے باپ سے کیوں بھاگے گا؟'

اس دن ان میں سے ہر شخص کو اپنی ہی ایسی فکر لاحق ہو گی جو اسے دوسروں سے بے نیاز کر دے گی' (عبس: 37)۔ بعض سلف (اور یہی ابن جریر رحمہ اللہ کا اختیار ہے) کہتے ہیں: وہ ان سے اس لیے بھاگے گا کہ کہیں وہ اس سے اپنے حقوق اور مظالم کا مطالبہ نہ کر بیٹھیں؛ یعنی اس نے ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو گی، اپنے فریضے میں کمی کی ہو گی، تو وہ لوگ اس سے اس کا مطالبہ کریں گے، لہٰذا جب وہ انہیں دیکھے گا تو ان سے بھاگ کھڑا ہو گا۔ یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ وہ دوسرے لوگوں سے تو بدرجۂ اولیٰ بھاگے گا۔ یہ قول سلف کی ایک جماعت کا ہے، اور ابن جریر کا منتخب قول بھی یہی ہے، اگرچہ اس کے علاوہ پہلو بھی محتمل ہیں۔

بعض نے کہا: وہ اپنے بھائی، اپنی ماں وغیرہ سے اس لیے بھاگے گا کہ وہ ناپسند کرتا ہو گا کہ وہ لوگ اس کی اس سخت حالت کو دیکھیں—اللہ کی پناہ— تاکہ وہ اسے ایسی کیفیت میں نہ دیکھیں جو انہیں ناگوار ہو، یا خود وہ یہ پسند نہ کرتا ہو کہ لوگ اسے اس حال میں دیکھیں، یا پھر اس بنا پر کہ وہ جانتا ہو گا کہ وہ (اہلِ قرابت) اسے کوئی نفع نہیں دے سکیں گے۔

اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے-واللہ اعلم- کہ 'جس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے بھاگے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی جان کے فکر میں غرق ہو گا؛ اسے دوسروں کی خبر سننے، ان کی شکایت سننے، کسی حق کے تقاضے یا کسی نیکی کے سوال کو سننے کی کوئی طاقت نہ ہو گی۔ وہ جب اپنے عزیزوں کو دیکھے گا تو ان سے بھاگے گا، کیونکہ وہ صرف اپنی ذات میں مشغول ہو گا، اس کے پاس اتنی قدرت ہی نہ ہو گی کہ انہیں کوئی نفع پہنچا سکے، وہ ان کے لیے کسی فائدے کا اختیار نہیں رکھے گا۔ چنانچہ جب وہ انہیں دیکھے گا تو ان سے اس لیے دور بھاگے گا کہ کہیں وہ اس سے نیکیاں نہ مانگیں، یا اس سے اپنے حقوق کا تقاضا نہ کریں؛ یہ سب پہلو قابلِ فہم ہیں، اس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ اپنی جان کی فکر میں اس قدر مشغول ہو گا کہ انہیں چھوڑ کر بھاگ نکلے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان 'اس دن ان میں سے ہر ایک کو ایسا کام درپیش ہو گا جو اسے دوسروں سے بے نیاز کر دے گا' کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ایسی شدید مصروفیت میں جکڑا ہو گا جو اسے غیر سے بالکل غافل کر دے گی۔

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'تم ننگے، پاپیادہ، غیر مختون حالت میں محشور کیے جاؤ گے۔' راوی کہتے ہیں: آپ کی زوجہ مطہرہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ایک دوسرے کی شرمگاہیں دیکھیں گے (یا فرمایا: کیا بعض بعض کو دیکھیں گے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'اُس دن ہر شخص کو ایسی فکر لاحق ہو گی جو اسے (اس طرح کے دیکھنے سے) بے نیاز کر دے گی'، یا فرمایا: 'اسے دوسروں کی طرف دیکھنے سے کس قدر کام لاحق ہو گا'!

اس دن ان میں سے ہر شخص کو ایسا کام ہو گا جو اسے (دوسروں سے) بے نیاز کر دے گا'- یہ جملہ واضح کرتا ہے کہ ہر انسان کیوں صرف اپنی فکر میں ڈوبا ہو گا اور اپنے سب سے قریبی رشتہ داروں سے بھی بھاگ کھڑا ہو گا؛ کیونکہ 'اس دن ان میں سے ہر شخص کو اپنی ہی ایسی فکر لاحق ہو گی جو اسے (سب سے) غافل کر دے گی'۔

پس اللہ تعالیٰ کا فرمان 'اس دن ان میں سے ہر شخص کو ایسا کام ہو گا جو اسے بے نیاز کر دے گا' جیسا کہ ابن قتیبہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے کہ وہ مصیبت اسے اپنے رشتہ داروں سے ہٹا کر ایک طرف لگا دے گی؛ اس کے پاس ایک ایسا 'شأن' (معاملہ) ہو گا۔ یہاں 'شأن' کو نکرہ (عام) لانا، اس کی ہولناکی اور عظمت پر دلالت کرتا ہے: یعنی بہت بڑا امر ہو گا 'جو اسے بے نیاز کرے گا'، اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ اپنے قرابت داروں سے منہ موڑ لے گا،

ان کی طرف متوجہ ہونے، ان کے ساتھ کھڑے ہونے، بلکہ ان کی بات سننے تک سے بھی غافل ہو جائے گا۔ عربی میں کہا جاتا ہے: 'أَغْنِ عني وجهك' یعنی اپنا چہرہ مجھ سے پھیر لو، ہٹالو؛ تو یہاں 'يُغْنِيهِ' میں یہی مفہوم بھی داخل ہے کہ وہ اسے اپنے عزیزوں سے منقطع اور ان سے منصرف کر دے گا۔

لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہوں گے:

"وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ"

یہ اہل جنت کے چہرے ہوں گے، جو ایمان اور نیک اعمال کی وجہ سے روشن اور خوش نظر آئیں گے۔

ووجوه

یہ کافروں اور گناہ گاروں کے چہرے ہوں گے، جو ذلت اور تاریکی میں ڈوبے ہوں گے۔

"أُولَـٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ"

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل کفر سے بھرے ہوئے ہیں اور اعمال فجور سے آلودہ ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: "بیشک جو لوگ کفر کرتے ہیں اور فسق کرتے ہیں، اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔" ان دو گروہوں کے درمیان یہ تقسیم ایمان اور اعمال کی اہمیت کو واضح کرتی ہے، جو آخرت میں انسان کے انجام کا فیصلہ کرتی ہے۔

"اور جیسا کہ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بندوں کا صراط پر چلنا آخرت میں اسی کے مطابق ہو گا جیسے وہ دنیا میں صراطِ مستقیم پر چلتے رہے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ بندے کے لیے اللہ عزوجل کے سامنے دو کھڑے ہونے کے مقامات ہیں: پہلا نماز میں، اور دوسرا حساب کے وقت۔ پس جس نے نماز میں کھڑے ہونے کے اس مقام کو خوب سنوار لیا، اس کے لیے حساب کے وقت کھڑا ہونا بھی خوب ہو گا۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: 'تمہیں تو صرف وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے' (تحریم: 7)، یعنی یہ سب ان ہی کے اعمال ہیں؛ 'یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو میں شمار کرتا رہتا ہوں، پھر پورا پورا تمہیں ہی واپس کر دیتا ہوں'، پس جو کچھ وہاں ملے گا وہ دراصل انہی کے اپنے عمل کا بدلہ ہو گا۔"

تفسیر احسن البیان

1۔ ایمان سے اور اس علم سے جو تیرے پاس اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ یا دوسرا ترجمہ جو صاحب ثروت و غنا ہے۔

2۔ اس بات کا طالب بن کر آتا ہے کہ تو خیر کی طرف اس کی رہنمائی کرے اور اسے واعظ نصیحت سے نوازے۔

3۔ خدا کا خوف بھی اس کے دل میں ہے۔

4۔ یعنی ایسے لوگوں کی قدر افزائی کی ضرورت ہے نہ کہ ان سے بے رخی برتنے کی۔ ان آیات سے یہ معلوم ہوا کہ دعوت و تبلیغ میں کسی کو خاص نہیں کرنا چاہیے بلکہ صاحب حیثیت اور بے حیثیت، امیر اور غریب، آقا اور غلام مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے سب کو یکساں حیثیت دی جائے اور سب کو مشترکہ خطاب کیا جائے۔

5۔ یعنی اللہ اور رسول کے درمیان ایلچی کا کام کرتے ہیں۔ یہ قرآن سفیروں کے ہاتھوں میں ہے جو اسے لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔

6۔ یعنی خلق کے اعتبار سے وہ کریم یعنی شریف اور بزرگ ہیں اور افعال کے اعتبار سے وہ نیکوکار اور پاکباز ہیں۔

7۔ یعنی خیر اور شر کے راستے اس کے لئے واضح کر دیئے، بعض کہتے ہیں اس سے مراد ماں کے پیٹ سے نکلنے کا راستہ ہے۔ لیکن پہلا مفہوم زیادہ صحیح ہے۔

8۔ یہ اہل ایمان کے چہرے ہوں گے، جنہیں ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں ملیں گے، جس سے انہیں اپنی اُخروی سعادت و کامیابی کا یقین ہو جائے گا، جس سے ان کے چہرے خوشی سے ٹمٹماتے رہے ہوں گے۔

9۔ یعنی ذلت اور عذاب سے ان کے چہرے غبار آلود، کدورت زدہ اور سیاہ ہوں گے۔

10۔ یعنی اللہ کا، رسولوں کا اور قیامت کا انکار کرنے والے بھی تھے اور بدکردار بداطوار بھی۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

گیارھواں حصہ

سورت سے حاصل ہونے والے اسباق۔ / عمومی معلومات۔
/ طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائن منٹ۔

گیارھواں حصہ

(سورت سے حاصل ہونے والے اسباق۔ / عمومی معلومات۔ / طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائن منٹ۔)

سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق

آخر میں، ہم ہر سورۃ سے سیکھے جانے والے اسباق پر گفتگو کریں گے۔ یہ اسباق—جو کل چار ہزار سے زائد ہیں—عملی نوعیت کے ہیں اور ہمیں قرآن کی تعلیمات کو اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ اسباق ارشد بشیر مدنی کی کتاب "اہداف واسباق قرآن" سے لیے گئے ہیں۔ ان گیارہ حصوں کے ذریعے، اس سلسلے کا مقصد ہمیں قرآن سے بامعنی طور پر جوڑنا ہے۔ یہ روایتی علم کو جدید بصیرت کے ساتھ یکجا کرتا ہے، جو ہمیں اس کے لازوال پیغام پر غور وفکر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ سفر ہمیں ترغیب دینے، تعلیم دینے اور اللہ کے قریب کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

بعض موضوعات

- ابن ام مکتوم کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ کو تنبیہ کرنا(1-10)
- قرآن کریم کی اہمیت(11-16)
- انسان کی پیدائش، اس کی زندگی اور اس کا دوبارہ اٹھایا جانا اللہ کے ہاتھ میں ہے(17-23)
- بندوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا تذکرہ(24-32)
- قیامت کے دن کافروں کے لئے تیار کی گئی عذابات اور اہل ایمان کے لئے تیار کی نعمتوں کا تذکرہ۔(42-33)

بعض اسباق

- ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا، سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا اگر محمد ﷺ صادق اور امین نہ ہوتے تو یہ اپنے خلاف والی آیت چھپا دیتے لیکن آپ نے اپنے خلاف ڈانٹنے والی آیت بھی امانت داری کے ساتھ پہنچا دی۔(شیخ التفسیر عبد الکبیر رحمہ اللہ)

❖ آیات شرعیہ اور آیات کونیہ دونوں میں تضاد ناممکن ہے کیونکہ ایک اللہ کا قول اور دوسرا اللہ کا فعل ہے، قول اور فعل میں ٹکراؤ کیسا؟ اسی لیے صحیح عقل، صحیح نقل اور صحیح سائنس (مسلمہ حقائق / fact of science) کبھی آپس میں نہیں ٹکراتے۔

❖ خشیت نے ایک غریب اور نابینا کو سرخرو کر دیا اور تکبر نے قوت والے کو عبرت ناک بنا دیا۔

❖ کسی کافر کے لئے کسی مومن کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اللہ ہی ہے جو سب کے دلوں کے احوال جانتا ہے۔

❖ دعوت دین میں مساوات کی تعلیم دی گئی کہ دعوت میں امیر و غریب، افضل و مفضول میں فرق نہ کیا جائے۔

❖ داعی کو چاہیے کہ دعوت دین کے دوران ترغیب و ترہیب دونوں سے کام لے، کفر سے ایمان کی طرف لانے کے لیے زبردستی نہ کرے۔

❖ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے، کافر اور حاسدین اس میں تحریف نہیں کر سکتے، اس کا خوف کھانے کی بھی ضرورت نہیں۔

❖ اسلام انسان کی تکریم اور اس کو اعلیٰ مراتب تک پہنچانے کے لیے آیا ہے اللہ تعالیٰ نے زندہ اور مردہ دونوں کو عزت سے نوازا، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس عظیم نعمت کی قدر کرے، اس دین کو قائم کریں اور اس کی اتباع کریں۔

❖ انسان پر تعجب اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک معمولی نطفہ سے پیدا کیا اور اس کو بہترین ڈھانچہ، شکل و صورت عطا کی، باعزت زندگی دی پھر بھی اللہ کا ناشکر ابن کر اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہے۔

❖ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد مسلمانوں کو تدفین کا حکم دے کر مسلمانوں کی تعظیم کی ہے، جبکہ دوسری اقوام اپنے مردوں کو جلا کر ان کی بے عزتی کرتی ہیں۔

❖ قیامت کے دن صور کی آواز سے کان بہرے ہو جائیں گے اور دل دہل جائیں گے۔

❖ دنیا کی زندگی امتحان اور آزمائش کے لیے ہے اور آخرت بدلہ کی جگہ ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے،

انسان کو چاہیے کہ وہ آخرت کے لیے توشہ تیار کرے۔

❖ قیامت کے دن لوگوں کی دو جماعتیں ہونگی ایک نیک بخت اور دوسری بدبخت، نیک بخت لوگوں کے چہرے ہشاش بشاش چمک رہے ہوں گے۔ کیونکہ وہ اپنی نجات کی خوشخبری سن لے گیں۔ بدبخت لوگوں کے چہروں پر تاریکی چھارہی ہوگی کیونکہ ان کو معلوم ہوگا کہ ان کو جنت سے محروم کردیا گیا ہے اور بدبختی ان پر ثابت ہوچکی ہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

❖ پہلے کی سورت "نازعات" میں تاریخی دلائل پر زیادہ توجہ دی گئی ہے جبکہ "عبس" میں آفاق وانفس دونوں پر توجہ ہے۔

❖ سورہ نازعات میں پہلے دعوی ہے پھر دلیل جبکہ سورہ عبس میں پہلے دلیل ہے پھر دعوی (آخرت) کا ذکر ہے۔

❖ سورہ نازعات میں تکبر کی اعلی مثال فرعون کی دی گئی ہے، جب کہ سورہ عبس میں خشیت کی اعلی مثال عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔

❖ نازعات مین فرعون کا ذکر ہوا اور عبس میں عبداللہ بن ام مکتوم کا ذکر ہوا۔ آخرت کی کامیابی امیر غریب کو نہیں دیکھا جاتا ہے بلکہ اللہ کی عبادت، تقوی اور ایمان کی بنیاد پر فیصلہ دیا جاتا ہے۔

منتخب آیات اور حدیث برائے تذکیر وتدبر وہدایت وتزکیہ وحفظ

آیت 1

: يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ عبس

ترجمہ: اس دن آدمی اپنے بھائی سے۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامنگیر) ہوگی جو اس کے لیے کافی ہوگی۔

حدیث 1:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً " . فَقَالَتِ امْرَأَةٌ أَيُبْصِرُ أَوْ يَرَى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ " يَا فُلاَنَةُ: لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ "

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ ننگے سر ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کہ کیا سب ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا اے فلاں عورت (لِكُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ يَوْمَىِٕذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ) (عبس:37)(ہر مرد کو ان میں سے اس دن ایک فکر لگی ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی)۔[55]

حدیث 2:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ أُنْزِلَ : (عبَسَ وَتَوَلَّى)فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الأَعْمَى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الآخَرِ وَيَقُولُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَيُقَالُ لاَ . فَفِي هَذَا أُنْزِلَ .

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سورۂ عبس عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے دین کا راستہ بتائے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس اس وقت مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے باتیں کرتے رہے اور عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے اعراض کیا۔ انہوں نے عرض کیا کیا میری بات میں کوئی مضائقہ ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا نہیں۔ اس پر یہ

---

55 (صحیح سنن الترمذي:3652)

سورت عبس نازل ہوئی۔[56]

حدیث 4:

عن أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ ". قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ. قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ. قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا. قَالَ أَبَيْتُ، وَيَبْلَى كُلُّ شَىْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ إِلاَّ عَجْبَ ذَنَبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ.

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہو گا لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چالیس دن انہوں نے کہا میں نہیں کہتا لوگوں نے کہا چالیس سال انہوں نے کہا میں نہیں کہتا پھر اللہ عزوجل آسمان سے پانی اتاریں گے جس سے لوگ سبزہ کے اگنے کی طرح اگیں گے اور انسان کی ایک ہڈی کے سوا سب چیز گل سڑ جائے گی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور اسی ہڈی سے مخلوق کو قیامت کے روز جمع کیا جائے گا۔[57]

عمومی معلومات

مختلف مباحث وعناوینِ سورہ پر سیر حاصل معلومات اور سورۃ سے متعلق مخالف اسلام اسرائیلیات پر رد وموضوع اَحادیث وغیر منجبر ضعیف اَحادیث پر رد اور رد باطل عقائد ونظریات وشبہات در لغت واسلامی موضوعات اور اسی طرح جدید ریسرچ پر مبنی شبہات کا تفصیلی رد۔

ضعیف روایت کے محدثین کا اختلاف؟

عن عائشة رضي الله عنها أنها ذكرت النار فبكت فقال رسول اللهِ صلى الله عليه وسلم

---

[56] (سنن الترمذي:3651)

[57] (الصحيح لمسلم:4814)

ما يبكيك قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون أهليكم يوم القيامة فقال رسول اللهِ صلى الله عليه وسلم أما في ثلاثة مواطن فلا يذكر أحد أحدا عند الميزان حتى يعلم أيخف ميزانه أو يثقل وعند الكتاب حين يقال (هاؤم اقرؤوا كتابيه) حتى يعلم أين يقع كتابه أفي يمينه أم في شماله أم من وراء ظهره وعند الصراط إذا وضع بين ظهري جهنم-

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ جہنم کا تصور کیا تو رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کس چیز نے تجھے رلا دیا؟ انہوں نے کہا میں جہنم کے عذاب کو یاد کیا تو رونا آگیا۔ کیا آپ روز قیامت اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین مقامات ایسے ہیں کہ کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ وزن کے اعمال کے وقت، جب تک کہ اسے معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا میزان ہلکا ہے یا بھاری۔ نامہ اعمال کے وقت جب کہا جائے گا آؤ اپنی کتاب پڑھو جب تک کہ اسے معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا نامہ اعمال کہاں رکھا جائے گا داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے۔ اور پل صراط کے وقت جب اسے جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔[58]

ملاحظہ: شیخ البانی نے ضعیف کہا لیکن شیخ عراقی نے جید اور شیخ ارناووط نے حسن لغیرہ کہا ہے

ما يُبكيكَ ؟ قلتُ : ذَكرتُ النَّارَ فبكيتُ، فهَل تَذكُرون أهليكُم يومَ القِيامةِ ؟ فقال : أمَّا في ثلاثةِ مواطنَ فلا يذكرُ أحدٌ أحدًا : عِندَ الميزانِ، حتَّى يَعلمَ أيخفُّ ميزانُه أم يثقُلُ، وعند تطايُرِ الصُّحُفِ، حتَّى يعلمَ أينَ يقعُ كتابُه في يمينِهِ أم في شِمالِه أم وراءَ ظهرِه، وعِندَ الصِّراطِ إذا وُضِعَ بين ظهرَيْ جهنَّمَ ، حتَّى يَجوزَ

خلاصة حكم المحدث : ضعيف الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : الألباني | المصدر : ضعيف الترغيب الصفحة أو الرقم : ٢١٠٨

---

58 (سنن أبي داود:4755)

التخريج : أخرجه أبو داود (٤٧٥٥)، والبيهقي في ((الاعتقاد)) (٢١٠) كلاهما بلفظه مطولًا، والحاكم (٨٧٢٢) باختلاف يسير مطولًا، وأخرجه أحمد (٢٤٧٩٣) بنحوه مطولًا

الملاحظة :

[رواه أبو داود: ٤٧٥٧] الحديث قال عنه العراقي: "إسناده جيد" [تخريج أحاديث الإحياء: ٤٤٦٩]، الألباني ضعفه في ضعيف سنن أبي داود [٤٧٥٥]، الأرنؤوط في تعليقه على جامع الأصول حسنه بشواهده [١٠/٤٧٥].

مضمون 1

لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ (سورۃ عبس) اور فَأَمَّا مَن طَغَىٰ (سورۃ النازعات)

تزکیہ کے نکات

اخلاص اور اتباع: اعمال کی قبولیت کی شرائط۔

اخلاص (اِخلاص):

اخلاص کا مطلب ہے کہ تمام عبادتیں صرف اللہ کے لیے ہوں، دنیاوی مقاصد سے پاک۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ "[59]

نیت کی اہمیت و فضیلت:

نبی ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"۔[60]

---

59 (سورۃ الزمر، 39:3)

60 (صحیح بخاری، حدیث 1؛ صحیح مسلم، حدیث 1907)

سنت کی اتباع:

اعمال کی قبولیت کے لیے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی ضروری ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

"قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ"(سورۃ آل عمران، 3:31)

بدعات کی مذمت:

نبی ﷺ نے فرمایا:

"إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"[61]

علم اور علماء کی فضیلت

علم حاصل کرنا:

نبی ﷺ نے فرمایا:"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"[62]

علماء کا مقام:

علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ"(سنن ابی داود، حدیث 3641)

طالب علم اور معلم کے آداب

طالب علم کے لیے:

عاجزی، صبر اور اخلاص کے ساتھ علم حاصل کرنا چاہیے۔

---

61 (سنن ابی داود، حدیث 4607؛ جامع ترمذی، حدیث 2676)

62 (سنن ابن ماجہ، حدیث 224)

معلم کے لیے:

معلم کو صبر، اخلاص اور اپنے سکھائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ"[63]

دلوں کی کیفیات اور اقسام

سالم دل (قَلْبٌ سَلِيمٌ):

قرآن میں اس دل کو بیان کیا گیا ہے:

"يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ"[64]

مردہ دل:

ایمان سے خالی دل روحانی موت کا شکار ہوتا ہے۔

بیمار دل:

ایمان اور شک کے درمیان ڈولتا ہوا دل جسے تزکیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

شیطان کے دل تک پہنچنے کے راستے:

حسد، غصہ اور غفلت جیسی کمزوریاں شیطان کے لیے دروازہ کھولتی ہیں۔

بیمار دل کی نشانیاں:

گناہ کی طرف مائل ہونا اور تکبر۔

---

63 (صحیح بخاری، حدیث 5027)

64 (سورۃ الشعراء، 26:88-89)

سالم دل کی نشانیاں:

اللہ کی محبت، عاجزی اور عبادت کی مشتاقی۔

دل کے امراض کے اسباب اور نقصان دہ زہریلے اثرات

زیادہ بولنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔"[65]

غلط دیکھنا:

قرآن میں ہے:

"مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"[66]

بلاوجہ، زیادہ میل جول، زیادہ کھانا اور زیادہ سونا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"آدمی نے اپنے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا۔"[67]

---

65 (صحیح بخاری، حدیث 6018؛ صحیح مسلم، حدیث 47)

66 (سورۃ النور، 24:30)

67 (سنن ابن ماجہ، حدیث 3349)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

دل کی صحت اور مفید غذا کے اسباب

اللہ کا ذکر (ذکر اللہ):

قرآن میں ہے: "خبردار! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔"[68]

قرآن کی تلاوت:

قرآن ہدایت اور رحمت کا ذریعہ ہے: "یقیناً یہ قرآن اس راستے کی رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ درست ہے۔"[69]

تہجد (قیام اللیل):

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔"[70]

توبہ

قرآن میں اخلاص کے ساتھ توبہ کی تاکید ہے:

"اے ایمان والو! اللہ کی طرف سچی توبہ کرو۔"[71]

موت کی تیاری اور یاد

قرآن یاد دلاتا ہے: "ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔"[72]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "لذتوں کو ختم کرنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کرو۔"[73]

---

68 (سورۃ الرعد، 13:28)

69 (سورۃ الاسراء، 17:9)

70 (صحیح مسلم، حدیث 1163)

71 (سورۃ التحریم، 66:8)

72 (سورۃ آل عمران، 3:185)

73 (سنن ابن ماجہ، حدیث 4258)

جنت اور جہنم

جنت کی صفت:

"باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔"[74]

جنت ہمیشہ رہنے والی اور بے شمار نعمتوں والی ہے۔

جہنم کی صفت:

"اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"[75]

مضمون تیار کردہ منجانب: ارشد بشیر مدنی

مصدر: ابن تیمیہ اور ابن قیم کی کتب اور البحر الرائق از احمد فرید اور اسی طرح عبد الرزاق البدر العبّاد کی کتب

مضمون 2

اعتراض: قرآن کی تنبیہ نبوت میں نقص کی دلیل ہے

اعتراض: بعض نقاد کا دعویٰ ہے کہ سورۃ عبس میں نبی ﷺ کو دی گئی تنبیہ ان کی معصومیت پر سوال اٹھاتی ہے۔

رد: نبوت میں معصومیت:

- اسلامی عقیدے کے مطابق چھوٹی انسانی لغزشوں اور اخلاقی خرابیوں میں فرق ہے۔ سورۃ عبس کا واقعہ ایک فطری انسانی رد عمل ہے، نہ کہ اخلاقی کوتاہی۔
- انبیاء کو الہامی تصحیح اس لیے ملتی ہے تاکہ ان کے اعمال ہدایت کے اعلیٰ معیار پر پورا اتریں۔

شفاف وحی:

قرآن میں اس واقعے کا ذکر اس کی صداقت اور شفافیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر یہ جعلی ہوتا تو ایسا واقعہ شاید خارج کر

---

74 (سورۃ محمد، 47:15)

75

دیا جاتا۔

تعلیمی موقع:

یہ واقعہ قرآن کے کردار کو واضح کرتا ہے جو نبی ﷺ کو اور تمام مومنوں کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ عاجزی، ذمہ داری اور خلوص کو ترجیح دینے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

مضمون 3

زمین پر غور، معدنیات اور ان کا حیات کو سہارا دینے میں کردار

معدنیات انسانی تہذیب کے لیے ضروری ہیں جو جدید ٹیکنالوجی، تعمیرات اور صنعت کی بنیاد ہیں۔ مثال کے طور پر:

کوارٹز: شیشہ اور الیکٹرونکس کی تیاری کے لیے اہم۔

لوہے کی کان: اسٹیل مینوفیکچرنگ کے لیے کلیدی۔

سونا، چاندی اور پلاٹینم: الیکٹرونکس اور زیورات میں استعمال۔

نایاب زمینی عناصر: قابل تجدید توانائی ٹیکنالوجیز جیسے ہوائی ٹربائن اور الیکٹرک گاڑیوں کے لیے لازمی۔

قرآن کی روشنی میں یہ وسائل انسانیت کے فائدے کے لیے اللہ کی نعمتیں ہیں، جو شکر گزاری اور ذمہ دارانہ استعمال کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ آیت "وَجَعَلْنَا فِيهَا مَعَايِشَكُمْ" (سورۃ الحجر: 20) زمینی وسائل کے ذریعے رزق کی فراہمی کو واضح کرتی ہے۔

پانی کے وسائل: انا صببنا الماء صبا

حیات کی بنیاد: پانی زمین پر زندگی کو برقرار رکھنے کا اہم جزو۔

میٹھے پانی کی تقسیم: چشموں، دریاؤں اور زیرزمین ذخائر سے تازہ پانی کی فراہمی۔

زرعی استعمال: آبپاشی اور غذائی فصلیں اگانے میں مددگار۔

ماحولیاتی نظام کی حمایت: آبی اور زمینی حیات کو سہارا دینا۔

نباتاتی کور:

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

طبیعی چراگاہیں: جانوروں کے لیے چارے کے ذرائع۔

غذائی فصلیں: اناج، پھل اور سبزیوں کی کثرت۔

طبّی پودے: صحت بخش خصوصیات رکھنے والے نباتات۔

ماحولیاتی کردار: کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب اور آکسیجن کا اخراج۔

پہاڑ اور استحکام:

ارضیاتی استحکام: زمین کی پرت کو مضبوطی۔

آب چکر میں معاونت: گلیشیئرز اور دریاؤں کے ذریعے پانی کا ذخیرہ۔

موسم کی تنظیم: موسمیاتی توازن برقرار رکھنا۔

حیاتیاتی تنوع: پودوں اور جانوروں کے مسکن۔

تمام جانداروں کے لیے رزق: "مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ"

انسانی فوائد:

- ❖ پانی، خوراک اور رہائش کے وسائل۔
- ❖ زرخیز مٹی کا وجود۔
- ❖ معدنیات اور قدرتی ذخائر پر انڈسٹریز کا انحصار۔

جانوروں کے فوائد:

- ❖ چراگاہیں اور پانی تک رسائی۔
- ❖ جنگلی حیات کے لیے موافق ماحول۔

زمین کی تیاری اور ساخت:

رہائشی ہیئت:

- ❖ زمین کی گولائی اور گردش زندگی کے لیے موزوں۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclo

❖ زمین اور پانی کا متناسب تقسیم۔

فضائی ترکیب:

❖ اوزون کی تہہ سے نقصان دہ شعاعوں سے تحفظ۔

❖ آکسیجن، نائٹروجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کا توازن۔

مٹی اور زرخیزی:

❖ غذائی اجزاء سے بھرپور مٹی۔

❖ گلنے اور کٹاؤ کے قدرتی عمل سے تجدید۔

الہامی حکمت کی عکاسی:

❖ مربوط نظام: زمین کے تمام اجزاء ایک دوسرے کے لیے معاون۔

❖ توازن اور ہم آہنگی: ہر وسائل تمام جانداروں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔

❖ غور و فکر کی ترغیب: اللہ کی تخلیق میں بے پناہ نعمتوں اور درستگی پر سوچنے کی دعوت۔

❖ یہ نکات زمین کو ایک محتاط ڈیزائن کردہ سیارے کے طور پر پیش کرتے ہیں جو حیات کو سہارا دیتا ہے، جو الہامی حکمت اور سائنسی تفہیم کے مطابق ہے۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

مضمون 4

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ

زمین کے وسائل: اللہ کا عطیہ

❖ زمین زندگی کو سہارا دینے والے ضروری وسائل مہیا کرتی ہے:

ہوا: آکسیجن، نائٹروجن اور دیگر گیسوں کا ایسا مرکب جو سانس لینے کے لیے موزوں ہے۔

پانی: سمندروں، دریاؤں اور بارش کی شکل میں دستیابی، جو پینے، زراعت اور ماحولیاتی نظام کے لیے ضروری

ہے۔

مٹی: فصلیں اگانے کے لیے زرخیز زمین، جو خوراک کی پیداوار کے ذریعے زندگی کو سہارا دیتی ہے۔

معدنیات اور دھاتیں: تعمیرات، ٹیکنالوجی اور صنعت کے لیے بنیادی۔

توانائی کے وسائل: قابل تجدید (شمسی، ہوائی) اور غیر قابل تجدید (فاسل فیول) ذرائع جو توانائی کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

❖ یہ وسائل بڑی دقیقیت سے متوازن ہیں، جو اللہ کی حکمت اور تخلیق کی عکاسی کرتے ہیں۔

زمین بطور ایک منظم مسکن

فضائیہ (Atmosphere):

- نقصان دہ شمسی شعاعوں سے تحفظ فراہم کرتی ہے۔
- درجہ حرارت کو زندگی کے لیے موزوں بناتی ہے۔

آبیہ (Hydrosphere):

- آب چکر تازہ پانی کی مسلسل تجدید کو یقینی بناتا ہے۔
- سمندر موسم کو کنٹرول کرتے ہیں اور آبی حیات کا مسکن ہیں۔

سختیہ (Lithosphere):

- استحکام اور پہاڑ، وادیوں اور میدانوں جیسی زمینی اشکال مہیا کرتی ہے۔
- نباتات اور جانوروں کے مسکن کو سہارا دیتی ہے۔

حیاتیہ (Biosphere):

- جانداروں اور ان کے ماحول کے درمیان تعامل ماحولیاتی توازن برقرار رکھتا ہے۔
- غذائی زنجیر اور حیاتیاتی تنوع کو سہارا دیتا ہے۔

مقناطیسی میدان:

زمین کو کائناتی شعاعوں اور شمسی ہواؤں سے بچاتا ہے۔

متحرک اور زندگی بخش سیارہ

زمین کے متحرک نظام توازن برقرار رکھتے ہیں:

پلیٹ ٹیکٹونکس:

- براعظموں اور زمینی اشکال کی تشکیل کا ذمہ دار۔
- آتش فشانی سرگرمیوں کے ذریعے غذائی اجزاء کی ری سائیکلنگ۔

موسمیاتی نظام:

- موسمی پیٹرن ماحولیاتی نظام کو سہارا دیتے ہیں۔
- موسمی تبدیلیاں زرعی چکروں کو ممکن بناتی ہیں۔

زمین کا مدار اور گردش:

- دقیق مدار مستحکم موسم اور زندگی کے لیے موزوں حالات یقینی بناتا ہے۔
- گردش دن رات کے چکروں کو جنم دیتی ہے، جو حیاتیاتی تال کے لیے ضروری ہے۔

الہامی حکمت اور سائنسی درستگی کی عکاسی

❖ زمین کے پیچیدہ نظام ارادہ ڈیزائن کی عکاسی کرتے ہیں:

- فضا میں گیسوں کا توازن زندگی کے لیے موزوں۔
- پانی کی منفرد خصوصیات (جیسے سالوینٹ، جم جانے پر پھیلنا) زندگی کے لیے اہم۔
- حیاتیاتی تنوع لچک اور مطابقت پذیری کو یقینی بناتا ہے۔

❖ سائنسی تفہیم باہمی جڑے نظاموں کو ظاہر کرتی ہے جو زندگی کو سہارا دیتے ہیں، جو الہامی تخلیق اور طبعی قوانین کے درمیان ہم آہنگی کو اجاگر کرتی ہے۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لیے سامانِ زیست)

❖ وسائل انسانوں اور دیگر مخلوقات کے لیے عطیہ ہیں:

- خوراک اور رزق: فصلیں، پھل اور مویشی انسانوں اور جانوروں کو غذا فراہم کرتے ہیں۔
- رہائشی مواد: لکڑی، پتھر اور مٹی جو گھر بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
- طبّی پودے: صحت اور تندرستی کے لیے قدرتی علاج۔

❖ زمین کا ڈیزائن انسانوں، جانوروں اور فطرت کے درمیان باہمی انحصار کو یقینی بناتا ہے، جو زندگی کے پائیدار چکر کو فروغ دیتا ہے۔

پائیداری اور انسانی ذمہ داری

❖ زمین کے وسائل کو محدود اور ضروری سمجھتے ہوئے:

- وسائل کے تحفظ اور پائیدار استعمال کو فروغ دیں۔
- ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے کے لیے قابل تجدید توانائی تیار کریں۔
- حیاتیاتی تنوع کو برقرار رکھنے کے لیے ماحولیاتی نظاموں کا تحفظ کریں۔

❖ زمین کے وسائل کی اخلاقی نگرانی الہامی حکمت کے مطابق ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے رزق کو یقینی بناتی ہے۔

مضمون 5

"أَفَلَا يَنظُرُ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۞ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۞ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۞ فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۞ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۞ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۞ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۞ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۞ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ"(عبس:24–32)

زمین کی طرف سے مہیا کردہ وسائل

پانی بطور بنیادی وسائل

- تمام جانداروں کے لیے ضروری؛ حیاتیاتی عمل کا ذریعہ۔
- بارش، دریاؤں، جھیلوں اور زیرِ زمین پانی کے ذریعے چکر لگاتا ہے۔
- قرآنی آیت: "أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا" (ہم نے پانی کو خوب برسایا)۔

❖ زمین کے پانی کے چکر کی درستگی کو ظاہر کرتا ہے۔

- زراعت، صنعت اور گھریلو استعمال کی سہولت۔

مٹی اور اس کی زرخیزی

- پودوں کی نشوونما کے لیے معدنیات اور غذائی اجزاء کا ذریعہ۔
- قرآنی حوالہ: "ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا" (پھر ہم نے زمین کو شگافتہ کیا)۔

❖ زمین کی بیج اگانے اور کاشت کے لیے تیاری کی عکاسی۔

- غذائی اجزاء کی ری سائیکلنگ میں مددگار جرثوموں کا مسکن۔
- انسانوں اور جانوروں کے لیے خوراک اور مواد کی بنیاد۔

نباتات اور حیوانات

پودے:

❖ فتوسنتھیسس کے ذریعے آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔

❖ خوراک کا ذریعہ: اناج، پھل اور سبزیاں، جیسا کہ "فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا * وَعِنَبًا وَقَضْبًا" میں واضح ہے۔

❖ ادویات، رہائش اور کپڑے کے مواد (مثلاً کپاس) کا ذریعہ۔

جانور:

❖ پروٹین، دودھ، اون، چمڑا اور زراعت میں محنت فراہم کرتے ہیں۔

❖ پالتو جانور انسانی رزق اور معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

خوراک اور رزق

❖ قرآنی آیات خوراک کی پیداوار کو الہامی عطیہ قرار دیتی ہیں:

- اناج (گندم، جو): توانائی کے لیے کاربوہائیڈریٹس کا بنیادی ذریعہ۔
- انگور اور پھل: وٹامنز اور اینٹی آکسیڈنٹس کا ذخیرہ۔
- زیتون اور کھجور: ضروری تیل اور غذائی اجزاء۔

❖ زمین کا نباتاتی نظام انسانوں اور چرنے والے جانوروں کو سہارا دیتا ہے۔

فضا اور موسمیاتی توازن

❖ جانداروں کو نقصان دہ شمسی شعاعوں سے بچاتی ہے۔

❖ زندگی کے لیے موزوں درجہ حرارت برقرار رکھتی ہے۔

❖ بخارات اور بارش کے ذریعے پانی کے چکر کو ممکن بناتی ہے۔

مسکن کے طور پر زمین کی ساخت

مستحکم سطح: تعمیرات اور رہائش کے لیے مضبوط بنیاد۔

پہاڑ: زمین کی پرت کو مستحکم کرتے ہیں (جیسا کہ دیگر قرآنی آیات میں ذکر ہے)۔

میدان: زراعت کے لیے مثالی زرخیز زمینیں۔

درجہ حرارت کی تنظیم

❖ زمین کی فضا انتہائی موسمی تبدیلیوں کو روکتی ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

❖ حیاتیاتی نظاموں کے پنپنے کے لیے موزوں حالات۔

قدرتی وسائل

فاسل فیولز: جدید صنعتوں کے لیے توانائی۔

معدنیات اور دھاتیں: تعمیرات اور ٹیکنالوجی کے لیے اہم۔

قابل تجدید وسائل: پائیدار ترقی کے لیے شمسی، ہوائی اور جیو تھرمل توانائی۔

زمین کی تخلیق میں الٰہی حکمت

❖ قرآن میں زمین کی تخلیق میں توازن اور رزق پر زور دیا گیا ہے۔

❖ ماحولیاتی نظاموں کا باہمی انحصار اللہ کی قدرت اور حکمت کو ظاہر کرتا ہے۔

❖ آیت "وَحَدَائِقَ غُلْبًا" (گھنے باغات) نباتات کی کثرت اور زندگی کو سہارا دینے کے کردار کو بیان کرتی ہے۔

انسانی ذمہ داری

❖ زمین کے وسائل کو دانشمندی سے استعمال کریں، زیادہ استعمال اور ضیاع سے بچیں۔

❖ زراعت، پانی کے استعمال اور توانائی میں پائیدار طریقے اپنائیں۔

❖ حیاتیاتی تنوع اور ماحولیاتی توازن کو تحفظ دیں۔

❖ زمین کی پیچیدہ ڈیزائن اور وسائل میں الٰہی حکمت پر غور کریں۔

آیات پر غور و فکر

❖ قرآنی حوالے اللہ کے عطیات پر شکر گزاری پر زور دیتے ہیں۔

❖ زندگی کو سہارا دینے والے قدرتی عملوں پر غور کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

❖ زمین کو ایک متحرک اور زندگی بخش نظام کے طور پر سمجھنے کو تقویت دیتے ہیں۔

یہ نکات مل کر زمین کو ایک وسائل سے بھرپور، محتاط ڈیزائن کردہ مسکن کے طور پر پیش کرتے ہیں، جو الہامی حکمت اور سائنسی درستگی کی عکاسی کرتا ہے۔

مضمون 6

زمین کی نعمتوں کی ایک درجہ بند فہرست، جس میں قدرتی وسائل، عناصر اور اشیاء شامل ہیں:

❖ پودے اور سبزہ

- درخت (لکڑی، پھل، آکسیجن، سایہ)

❖ طبی جڑی بوٹیاں

- غذائی فصلیں (گندم، چاول، سبزیاں، پھل)
- ریشے (کپاس، پٹ سن)
- تیل (زیتون، ناریل، سورج مکھی)

❁طبعی رنگ ❁معدنیات ❁لوہے کی کان ❁تانبا ❁ایلومینیم ❁زنک ❁ میگنیشیم لیتھیم (بیٹریوں کے لیے)

❖ قیمتی دھاتیں

❁سونا ❁چاندی ❁پلاٹینم ❁پیلاڈیم ❁قیمتی اور نیم قیمتی پتھر

❁ہیرے ❁زمرد ❁یاقوت ❁نیلم ❁اوپل ❁ایمی تھسٹ

❖ فاسل فیولز

❁خام تیل (پٹرولیم) ❁قدرتی گیس ❁کوئلہ

❖ پٹرولیم کی کشید سے حاصل شدہ مصنوعات

❁پٹرول ❁ڈیزل ❁مٹی کا تیل ❁اسفالٹ ❁لبریکنٹس

۞ پلاسٹک (اخذ شدہ)

زمین سے حاصل ہونے والے مواد

- ❖ مٹی (برتن سازی، اینٹیں)
- ❖ ریت (تعمیرات، شیشہ سازی)
- ❖ چونا پتھر (سیمنٹ سازی)
- ❖ کیچڑ (علاجی مقاصد، تعمیرات)
- ❖ نمک

آبی وسائل

- ❖ سمندری حیات (مچھلی، سمندری گھاس، سیپیاں)
- ❖ مرجان کی چٹانیں
- ❖ میٹھا اور کھارا پانی (پینے، زراعت اور صنعتی استعمال کے لیے)

قابل تجدید وسائل

- ❖ شمسی توانائی
- ❖ ہوائی توانائی
- ❖ ارضی حرارتی توانائی
- ❖ پن بجلی
- ❖ قدرتی مظاہر اور ماحولیاتی خدمات
- ❖ زرخیز مٹی برائے زراعت
- ❖ حیاتیاتی تنوع (ماحولیاتی توازن)
- ❖ کاربن جذب (جنگلات)

❖ جرثومہ کشی (شہد کی مکھیاں، تتلیاں)

یہ وسائل زمین کی شاندار صلاحیت کو اجاگر کرتے ہیں کہ وہ انسانی زندگی کو سہارا دیتی اور ماحولیاتی نظام کو برقرار رکھتی ہے۔ ان نعمتوں کا درست استعمال اور تحفظ ایک پائیدار مستقبل کے لیے نہایت اہم ہے۔

مضمون 7

پہاڑوں کی اقسام

❖ پہاڑوں کو ان کی تشکیل کے لحاظ سے مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

فولڈ پہاڑ: زمین کی پرت کے تہہ در تہہ دباؤ سے بنتے ہیں (مثلاً ہمالیہ)

فالٹ-بلاک پہاڑ: جب زمین کی پرت کے بڑے بلاکس فالٹ لائنز کے ساتھ اوپر اٹھتے ہیں (مثلاً سیرا نیواڈا)

آتش فشانی پہاڑ: آتش فشانی عمل سے بنتے ہیں (مثلاً ماؤنٹ فوجی)

ڈوم پہاڑ: جب میگما پرت کو اوپر کی طرف دھکیلتا ہے مگر باہر نہیں نکلتا (مثلاً بلیک ہلز)

پلیٹو پہاڑ: سطح مرتفع کے کٹاؤ سے بنتے ہیں (مثلاً کیٹسکلز)

کائنات میں سیارے

ہمارے نظام شمسی میں: 8 تسلیم شدہ سیارے ہیں (عطارد، زہرہ، زمین، مریخ، مشتری، زحل، یورینس، نیپچون)

نظام شمسی سے باہر: اب تک ہزاروں ایکزوپلانیٹس (نظام شمسی سے باہر سیارے) دریافت ہو چکے ہیں۔ کائنات میں ان کی تعداد کھربوں ہو سکتی ہے۔

ستارے

قابل مشاہدہ کائنات میں تقریباً 1 سیکسٹلین (1,000,000,000,000,000,000,000) ستارے ہیں۔ یہ

صرف اندازہ ہے، اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔

شہابیہ (Meteoroids)

شہابیہ چھوٹے پتھریلے یا دھاتی اجسام ہیں جو خلا میں موجود ہوتے ہیں۔ صرف ہمارے نظام شمسی میں ان کی تعداد اربوں میں ہے۔

زمین

جیسا کہ ہم جانتے ہیں، صرف ایک زمین ہے۔ تاہم، ماہرین فلکیات دوسرے ستاروں کے نظاموں میں زمین جیسے سیاروں ("ایکزوپلانیٹس") کی تلاش کر رہے ہیں۔

سورج

ہمارے نظام شمسی میں ایک سورج ہے۔ کائنات میں ہر ستارہ اپنے سیاروی نظام کے لیے "سورج" کی حیثیت رکھتا ہے۔ قابل مشاہدہ کائنات میں بھی تقریباً 1 سیکسٹلین ستارے (سورج) ہیں۔

کہکشائیں

قابل مشاہدہ کائنات میں تقریباً 2 ٹریلین کہکشائیں ہیں، جن میں چھوٹی بونے کہکشاؤں سے لے کر بڑی کہکشائیں جیسے ملکی وے شامل ہیں۔

آسمان

"آسمان" کی اصطلاح اکثر زمین کے اوپر فضا یا مذہبی و روحانی سیاق میں آسمانوں کی مختلف تہوں کے لیے استعمال ہوتی ہے:

- سائنسی طور پر، زمین کا آسمان وہ فضائی تہہ ہے جو زمین سے نظر آتی ہے۔
- مذہبی طور پر (مثلاً اسلام میں)، سات آسمانوں (سماء) کا ذکر ہے، جو مختلف درجات ہیں۔ اسلام میں "سماء" کا لفظ زمین کی فضائی تہوں (Atmosphere) کے لیے نہیں بلکہ آسمان کے لیے آتا ہے۔

GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

کائنات ناقابلِ تصور حد تک وسیع ہے اور جیسے جیسے سائنس ترقی کر رہی ہے، ہماری سمجھ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

- مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ(18)
- مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ(19)
- ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ(20)
- ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ(21)
- ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ(22)

مضمون 8

انسان کی تخلیق اور حیات کا سفر: تصور سے قیامت تک

رحم مادر میں تخلیق: نو ماہ کا سفر

تخلیق کا معجزہ:

- آغاز ایک نطفہ (قطرہ) سے ہوتا ہے جو والد اور والدہ سے ملتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ بچے کی روح، جنس، عمر اور رزق کا فیصلہ فرماتا ہے۔

❖ رحم میں نشو و نما کے مراحل (جیسا کہ قرآن و حدیث میں بیان ہوا):

- پہلے 40 دن: نطفہ – ایک قطرہ جو رحم میں چپک جاتا ہے۔
- دوسرے 40 دن: علقہ – جونک کی مانند لٹکنے والا لوتھڑا۔
- تیسرے 40 دن: مضغہ – چبائے ہوئے گوشت کی مانند لوتھڑا۔

❖ ہڈیوں اور گوشت کی تشکیل:

- پہلے ہڈیاں بنتی ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھایا جاتا ہے۔

❖ انسانی شکل کی تکمیل:

- 120 دن بعد روح (روح) بچے میں پھونکی جاتی ہے۔

پیدائش اور زمینی زندگی

❖ دنیا میں آمد:

- بچہ بے بس اور والدین پر منحصر پیدا ہوتا ہے۔
- نشوونما میں جسمانی، جذباتی، ذہنی اور روحانی ترقی شامل ہے۔

❖ زندگی کا امتحان:

- ہر انسان آزمائشوں سے گزرتا ہے اور ایمان، اعمال اور کردار میں آزمایا جاتا ہے۔
- دنیاوی وقت عارضی ہے اور آخرت کی تیاری ہے۔

موت اور قبر کی طرف منتقلی

❖ موت کی حقیقت:

- موت دنیاوی زندگی کا اختتام اور آخرت کی ابتدا ہے۔
- روح فرشتے قبض کرتے ہیں: نیک لوگوں کے لیے آسانی، گناہگاروں کے لیے سختی سے۔

❖ قبر کی زندگی (برزخ):

- روح قبر میں رہتی ہے جہاں اسے راحت یا عذاب ملتا ہے۔
- انسان کے اعمال اس کے برزخ کے حال کا تعین کرتے ہیں۔

قیامت اور آخرت

❖ یومِ قیامت:

- اللہ تعالیٰ سب انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔
- جسم بحال ہوں گے اور روحیں دوبارہ ان سے مل جائیں گی۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

❖ بڑی پیشی:

- ہر فرد اللہ کے سامنے حساب کے لیے کھڑا ہو گا۔
- اعمال تولے جائیں گے اور اعمال نامے پیش کیے جائیں گے۔

❖ ہمیشہ کا انجام:

- جنت: ان کے لیے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔
- جہنم: ان کے لیے جنہوں نے ایمان سے انکار کیا اور برائیوں میں مبتلا رہے۔

الٰہی منصوبے پر غور

❖ اللہ نے انسان کو ایک حقیر قطرے سے مکمل انسان بنانے میں اپنی بے پایاں حکمت اور قدرت کو ظاہر کیا۔

❖ زندگی ایک مقصد سے بھرپور سفر ہے: اللہ کی عبادت، اس کی رضا تلاش کرنا اور ہمیشہ کے گھر کی تیاری کرنا۔

❖ یہ سفر زندگی کے چکر کو اللہ کی رحمت کی یاد دہانی اور اس بات کی اہمیت کے طور پر اجاگر کرتا ہے کہ انسان نیک زندگی گزارے اور آخر کار اللہ کی طرف لوٹنے کی تیاری کرے۔

مضمون 9

سبب یا ماخذ کی بنیاد پر آگ کی اقسام

❖ قدرتی آگ:

- جنگلاتی آگ: جنگلات، گھاس کے میدان یا چراگاہوں میں بے قابو آگ۔
- آتش فشانی آگ: آتش فشاں کے پھٹنے سے پیدا ہونے والی آگ، لاوا اور حرارت کے ساتھ۔
- بجلی کی آگ: بجلی گرنے سے لگنے والی آگ۔

❖ انسانی پیدا کردہ آگ:

- صنعتی آگ: صنعت، پگھلانے اور صفائی کے عمل میں استعمال ہونے والی آگ۔
- حادثاتی آگ: لاپرواہی یا آلات کی خرابی کے نتیجے میں لگنے والی آگ۔

GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

- ارادی آگ: زمین کی دیکھ بھال کے لیے لگائی جانے والی کنٹرولڈ آگ وغیرہ۔

استعمال کے لحاظ سے آگ کی اقسام

❖ گھریلو آگ:

- کھانا پکانے کی آگ: چولہے، اوون اور فائر پلیس میں استعمال۔
- حرارت دینے والی آگ: گھروں یا کمروں کو گرم کرنے کے لیے۔

❖ صنعتی آگ:

- کمبسشن انجنز: گاڑیوں اور مشینری میں انجن چلانے کے لیے آگ۔
- بھٹیاں اور فرنس: برتن سازی، شیشہ سازی اور دھات کاری میں استعمال۔

❖ تقریباتی آگ:

- کیمپ فائر: گرمی، کھانا پکانے یا تفریحی مقاصد کے لیے۔

شدت کے لحاظ سے آگ کی اقسام

❖ کم درجہ حرارت والی آگ: 800°C سے کم؛ عام طور پر گھریلو استعمال میں۔

❖ درمیانہ درجہ حرارت والی آگ: 800–1200°C؛ صنعت میں استعمال۔

❖ زیادہ درجہ حرارت والی آگ: 1200°C سے زیادہ؛ دھات پگھلانے یا صفائی میں۔

❖ انتہائی شدید آگ: انتہائی حالات میں جیسے فائر اسٹورم یا صنعتی دھماکے۔

خطرے کی درجہ بندی کے لحاظ سے آگ کی اقسام

❖ کلاس A آگ: عام جلنے والی اشیاء (لکڑی، کاغذ، کپڑا)۔

❖ کلاس B آگ: آتش گیر مائع جات (پٹرول، تیل)۔

❖ کلاس C آگ: برقی آلات میں لگنے والی آگ۔

- ❖ کلاس D آگ: جلنے والی دھاتیں (میگنیشیم، ٹائٹینیم)۔
- ❖ کلاس K آگ: کھانا پکانے والے تیل اور چکنائی میں لگنے والی آگ۔

ماحولیاتی سیاق کے لحاظ سے آگ کی اقسام

- ❖ شہری آگ: عمارتوں، گاڑیوں یا شہری ڈھانچے میں لگنے والی آگ۔
- ❖ جنگلاتی آگ: وسیع جنگلات کے علاقوں میں لگنے والی آگ۔
- ❖ گھاس کی آگ: سوانا یا خشک گھاس کے میدانوں میں عام۔
- ❖ تیل و گیس کی آگ: ریفائنری یا کھدائی کے دوران حادثات میں لگنے والی آگ۔

نایاب اور انتہائی آگ کے مظاہر

- ❖ فائر ٹورنیڈو (آگ کا بگولا): شدید حرارت اور ہوا سے بننے والا شعلوں کا بگولا۔
- ❖ فائر اسٹورم: بڑی آگ جو اپنا موسم خود بناتی ہے۔
- ❖ کوئلہ کی تہہ میں آگ: زیر زمین کوئلے کی تہوں میں لگنے والی آگ جو برسوں یا دہائیوں تک جلتی رہتی ہے۔

مضمون 10

تفصیلی جائزہ لینا پہاڑوں کی اقسام کا، برف کی اقسام، پودوں کی اقسام، اور پتھروں کی اقسام

پہاڑوں کی اقسام

- ❖ پہاڑوں کو ان کی تشکیل کے عمل کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے:

فولڈ پہاڑ: ٹیکٹونک پلیٹوں کے ٹکرانے اور تہہ در تہہ ہونے سے بنتے ہیں (مثلاً ہمالیہ)

فالٹ-بلاک پہاڑ: جب زمین کی پرت کے بڑے بلاکس اٹھائے یا نیچے گرائے جاتے ہیں (مثلاً سیرا نیواڈا)

آتش فشانی پہاڑ: آتش فشانی سرگرمیوں سے بنتے ہیں (مثلاً ماؤنٹ کلیمنجارو)

Free Online Islamic Encyclopedia

ڈوم پہاڑ: جب میگما زمین کی پرت کے نیچے دھکیلتا ہے مگر پھٹتا نہیں (مثلاً بلیک ہلز)

پلیٹو پہاڑ: بلند سطح مرتفع کے کٹاؤ سے بنتے ہیں (مثلاً کیٹسکلز)

برف کی اقسام

❖ برف کو اس کی شکل اور ساخت کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے:

پاؤڈر برف: ہلکی اور نرم، تازہ برفباری میں عام

کرڈ برف: برف جو دباؤ یا استعمال کے بعد سخت ہو جائے

پیکڈ برف: دباؤ یا استعمال کی وجہ سے گھنی برف

آئس کرسٹ: پگھلنے اور دوبارہ جمنے سے سخت برف کی تہہ

گیلا برف: پانی کے ساتھ ملی ہوئی برف، بھاری اور چپچپی

گراوپل: نرم اولے یا برف کے گولے جو برف کے ذرات پر برف کی تہہ بننے سے بنتے ہیں

کارن برف: بڑے دانے دار، موٹی برف، عام طور پر بہار میں پائی جاتی ہے

پودوں کی اقسام

❖ پودوں کو ان کی ساخت اور زندگی کے چکر کی بنیاد پر بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

پھولدار پودے (انجیو سپرم): وہ پودے جو پھول اور بیج پیدا کرتے ہیں (مثلاً گلاب، سیب کے درخت)

غیر پھولدار پودے:

جمنا سپرمز: وہ پودے جن کے بیج ننگے ہوتے ہیں (مثلاً پائن کے درخت)

فرنس: وہ پودے جو سپور پیدا کرتے ہیں اور ان کے پتے پنکھے دار ہوتے ہیں

موسز: چھوٹے، غیر ویکیولر پودے جو نمی والے علاقوں میں اگتے ہیں

جڑی بوٹیاں: نرم تنوں والے چھوٹے پودے (مثلاً پودینہ)

AskIslamPedia
Free Online Islamic Encyclopedia

جھاڑیاں: درمیانے سائز کے لکڑی دار پودے (مثلاً گلاب کے جھاڑ)

درخت: بڑے لکڑی دار پودے (مثلاً بلوط، دیودار)

چڑھنے والے اور رینگنے والے پودے: وہ پودے جو چڑھتے یا رینگتے ہیں (مثلاً انگور، تربوز)

آبی پودے: پانی میں اگنے والے پودے (مثلاً کمل، الجی)

سکولینٹس: وہ پودے جو اپنے پتوں یا تنوں میں پانی ذخیرہ کرتے ہیں (مثلاً کیکٹس)

پتھروں کی اقسام

پتھروں یا چٹانوں کو ان کی تشکیل کی بنیاد پر تین بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

- اگنیئس راکس: ٹھنڈے ہوئے میگما یا لاوا سے بنتے ہیں۔ مثالیں:
  - انٹروزِوا اگنیئس راکس: زمین کی سطح کے نیچے ٹھنڈے ہوتے ہیں (مثلاً گرانائٹ)
  - ایکسٹرُوزِوا اگنیئس راکس: زمین کی سطح پر ٹھنڈے ہوتے ہیں (مثلاً باسالٹ)

- سیڈیمینٹری راکس: تلچھٹ کے دباؤ سے بنتے ہیں۔ مثالیں:
  - کلاسیٹک: دوسرے پتھروں کے ٹکڑوں سے بنے ہوتے ہیں (مثلاً سینڈ اسٹون)
  - کیمیکل: معدنیات کے رسوب سے بنتے ہیں (مثلاً لائم اسٹون)
  - آرگینک: حیاتیاتی مواد سے بنتے ہیں (مثلاً کوئلہ)
- میٹامورفک راکس: حرارت اور دباؤ سے موجودہ پتھروں کی تبدیلی سے بنتے ہیں۔ مثالیں:
  - فولئیٹڈ: تہہ دار ساخت (مثلاً شِسٹ)
  - نان-فولئیٹڈ: بغیر تہوں کے (مثلاً ماربل)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

ہوا کی اقسام اور ان کے اثرات

مضمون 11

ہوا کی حرکت کی اقسام

❖ نرم ہوا کی حرکت:

- نسیم: نرم، ہلکی ہوا جو پتوں کو ہلکے سے ہلاتی ہے۔
- زفیر: خوشگوار، ہلکی ہوا جو عموماً پرسکون موسم کے ساتھ ہوتی ہے۔

❖ معتدل ہوا کی حرکت:

- ہوا: معتدل رفتار کی ہوا جو پتوں اور شاخوں کو محسوس ہونے والی حرکت دیتی ہے۔
- جھونکا: ہوا کی اچانک اور مختصر تیز رفتاری جو پتوں اور ہلکی شاخوں کو ہلاتی ہے۔

❖ تیز ہوا کی حرکت:

- طوفانی ہوائیں: مضبوط اور مسلسل ہوائیں جو درختوں کو جھکا سکتی ہیں اور نقصان پہنچا سکتی ہیں۔
- تیز ہوا (گَیل): بہت تیز ہوائیں جو شاخوں کو توڑ سکتی ہیں یا چھوٹے درختوں کو اکھاڑ سکتی ہیں۔
- سائیکلون / ٹائفون / ہریکین ہوائیں: انتہائی طاقتور ہوائیں جو درختوں کو اکھاڑ سکتی ہیں یا مکمل طور پر ختم کر سکتی ہیں۔
- متلاطم ہوا:
- بگولا ہوا: چھوٹے گھومتے ہوئے ہوا کے دھارے جو پودوں کو متاثر کرتے ہیں اور پتوں کو بکھیر دیتے ہیں۔
- بگولا (ٹورنیڈو): گھومتی ہوئی ہوا کا کالم جو بڑے درختوں کو اکھاڑ سکتا ہے اور وسیع تباہی مچا سکتا ہے۔

ہوا کے پودوں اور درختوں پر اثرات

❖ مثبت اثرات:

- پولینیشن: ہوا پولن کے ذرات کو پودوں کے درمیان منتقل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

- بیجوں کی منتقلی: ہوا بیجوں کو نئی جگہوں تک لے جاتی ہے جہاں وہ اگ سکتے ہیں۔
- سانس لینا: ہوا کی حرکت آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مسلسل فراہمی کو یقینی بناتی ہے جو فوٹو سنتھیسس کے لیے ضروری ہے۔

❖ منفی اثرات:

- پتوں کی حرکت: مسلسل یا تیز ہوائیں پودوں کو زیادہ حرکت دینے سے دباؤ میں ڈال سکتی ہیں۔
- کٹاؤ: ہوا جڑوں کے گرد مٹی کو کٹ سکتی ہے، جس سے درخت کی مضبوطی متاثر ہوتی ہے۔
- درختوں کو نقصان:
- تیز ہواؤں کے دباؤ سے شاخیں ٹوٹ سکتی ہیں۔
- طوفان یا ہریکین کے دوران پورے درخت اکھاڑ دیے جا سکتے ہیں۔

ہوا کے درختوں پر اثرات کی اقسام

❖ میکینیکل دباؤ:

- جھکاؤ: مسلسل ہوائیں درخت کے تنوں کو جھکا سکتی ہیں، جو بڑھوتری کے انداز کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- اکھاڑنا: تیز ہوائیں اور ڈھیلی یا کٹی ہوئی مٹی درختوں کو اکھاڑ سکتی ہے۔

❖ پتوں کا جھڑنا:

- تیز ہواؤں یا طوفانوں کے دوران پتوں کا جھڑنا۔

❖ ساختی نقصان:

- درخت کے تنوں کا پھٹنا تیز جھونکوں کی وجہ سے۔
- بڑے شاخوں یا پورے تنوں کا ٹوٹنا۔

❖ ہوا سے جلنا:

- خشک ہوائیں پودوں کو خشک کر کے پتوں کو جھلسا سکتی ہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

ہوا کے نقصان سے بچاؤ کے اقدامات

ہوا روکنے والی دیواریں: درختوں یا جھاڑیوں کی قطاریں لگا کر ہوا کی رفتار کم کرنا اور فصلوں کی حفاظت کرنا۔

سہارا دینا: کمزور یا نوجوان درختوں کو سہارا دینا تاکہ وہ جھکنے یا اکھڑنے سے بچ سکیں۔

شاخوں کی کٹائی: درختوں کی باقاعدہ چھانٹی تاکہ ہوا کی مزاحمت کم ہو اور شاخیں نہ ٹوٹیں۔

جڑوں کی مضبوطی: مناسب پانی اور مٹی کی دیکھ بھال سے جڑوں کو صحت مند رکھنا۔

نتیجہ

ہوا کی حرکت پودوں اور درختوں کے لیے فائدہ مند اور نقصان دہ دونوں ہو سکتی ہے۔ نرم ہوا نشوونما اور افزائش میں مدد دیتی ہے، جبکہ تیز ہوائیں شاخوں کے جھکنے سے لے کر درختوں کے اکھڑنے تک نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

مضمون 12

- زمین پر انواع کی کل تعداد کا اندازہ لگانا ایک پیچیدہ اور جاری سائنسی عمل ہے۔
- 2024 تک تقریباً 21 لاکھ 60 ہزار انواع کو سائنسی طور پر بیان اور نام دیا جا چکا ہے۔
- Natural History Museum
- تاہم، اصل میں موجود انواع کی تعداد اس سے کہیں زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ ایک مشہور اندازے کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً 87 لاکھ یوکاریوٹک انواع ہیں، جن میں سے 65 لاکھ خشکی پر اور 22 لاکھ سمندروں میں پائی جاتی ہیں۔
- California Academy of Sciences

مضمون 13

- حلال جانوروں میں امینو ایسڈز: سورۃ النازعات اور عبس کی قرآنی روشنی میں۔

- امینو ایسڈز کی غذائی اہمیت

❖ امینو ایسڈز: پروٹین کی بنیادی اکائیاں ہیں، جو درج ذیل کے لیے ضروری ہیں:

- نشو و نما اور ترقی
- بافتوں کی مرمت اور نگہداشت
- انزائمز کی تیاری اور ہارمونز کی تنظیم

❖ دو اقسام:

- ضروری امینو ایسڈز: جو خوراک سے حاصل کیے جاتے ہیں
- غیر ضروری امینو ایسڈز: جو انسانی جسم خود تیار کر لیتا ہے

حلال جانور مکمل ضروری امینو ایسڈز فراہم کرتے ہیں، جو انسانی صحت کے لیے نہایت اہم ہیں۔

قرآنی بصیرت: سورۃ النازعات اور عبس

سورۃ النازعات: تخلیق پر غور

❖ "أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ" (کیا تمہاری تخلیق زیادہ مشکل ہے یا آسمان کی؟)-[79:27]

- اللہ کی ہر تخلیق میں، بشمول حلال جانوروں کے، اس کی حکمت اور باریکی نمایاں ہے۔
- جانوروں میں موجود امینو ایسڈز انسانی زندگی کو برقرار رکھنے میں الٰہی حکمت کی دلیل ہیں۔

❖ حلال جانوروں میں قدرتی غذائی اجزاء:

- الٰہی تخلیق اور انسانی رزق کے درمیان ربط کو مضبوط بناتے ہیں۔

❖ سورۃ عبس: خوراک بطور نعمت (آیات 24-32)

"فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۞ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۞ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۞ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۞ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۞ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ"

- انسانی رزق اور مویشیوں کے درمیان تعلق پر زور۔
- حلال جانور (مثلاً گائے، بکری، بھیڑ) پودے کھاتے ہیں اور انہیں انسانوں کے لیے امینو ایسڈز کا

بھرپور ذریعہ بناتے ہیں۔

❖ حلال جانوروں کی اہمیت:

- ان کا گوشت پروٹین فراہم کرتا ہے جو ضروری امینو ایسڈز سے بھرپور ہے۔
- دودھ میں بائیو ایویلیبل پروٹینز موجود ہیں جو جسم کے مختلف افعال کے لیے اہم ہیں۔
- حلال جانوروں سے حاصل ہونے والے امینو ایسڈز۔

خصوصی فوائد

❖ گوشت:

- لائسن، میتھیونین، ویلن جیسے ضروری امینو ایسڈز سے بھرپور
- پٹھوں کو مضبوط بناتا ہے، بافتوں کی مرمت کرتا ہے، مدافعتی نظام کو سہارا دیتا ہے

❖ دودھ:

- کیسین اور وے پروٹینز فراہم کرتا ہے، جن میں لیوسین اور آئیسولیوسین شامل ہیں
- بچوں کی نشوونما اور بڑوں کی صحت یابی میں مددگار

❖ ضمنی مصنوعات:

- جیلاٹن (کولاجن پر مبنی) جلد اور جوڑوں کی صحت کے لیے امینو ایسڈز فراہم کرتا ہے۔

صحت کے فوائد

- صحت مند میٹابولزم اور توانائی کی پیداوار برقرار رکھتا ہے۔
- نیوروٹرانسمیٹرز کی تیاری میں مدد دیتا ہے، دماغی افعال کو بہتر بناتا ہے۔
- بچوں میں نشوونما اور بڑوں میں خلیات کی تجدید کو یقینی بناتا ہے۔

❖ اسلامی نقطہ نظر: حلال خوراک

- روحانی اور جسمانی پاکیزگی۔
- حلال جانوروں کا گوشت کھانا الٰہی احکامات کے مطابق روحانی اور جسمانی صحت کا ذریعہ ہے۔

❖ حرام (ناجائز) خوراک سے اجتناب:

- روحانی پاکیزگی۔
- ناپاک یا ممنوعہ خوراک سے صحت کے خطرات سے حفاظت۔

اسلام میں متوازن غذا

- قرآن کھانے میں اعتدال کی تلقین کرتا ہے، پروٹین، کاربوہائیڈریٹس اور چکنائی کا توازن۔
- حلال جانوروں کے امینو ایسڈز کو پودوں سے حاصل غذاؤں کے ساتھ مکمل کیا گیا ہے، جیسا کہ سورۃ عبس میں ذکر ہے۔

خلاصہ

❖ حلال جانوروں میں امینو ایسڈز اللہ کی عطا کردہ نعمت ہیں جو اس کی رحمت اور حکمت کو ظاہر کرتی ہے۔

❖ پودوں، جانوروں اور انسانوں کے درمیان باہم مربوط نظام اللہ کی تخلیقی باریکی کی دلیل ہے۔

❖ قرآنی آیات پر غور شکرگزاری اور وسائل کے محتاط استعمال کی ترغیب دیتی ہیں، ساتھ ہی اسلامی غذائی قوانین کی پابندی بھی سکھاتی ہیں

طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائنمنٹ

نوٹ: بچوں اور بڑوں کے لیے 3 اسائنمنٹس

1 بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر کا گروپ: 8-12 سال)

2 بالغوں کے لیے اسائنمنٹ

بچوں کے لیے (عمر 7–13 سال)

1. مہربانی اور ہمدردی کو سمجھنا

❖ مقصد: بچوں کو مہربانی اور دوسروں کا احترام کرنے کی اہمیت سکھانا۔

❖ سرگرمی:

- سورۃ عبس کی آیات 1–10 پڑھیں (سادہ وضاحت کے ساتھ)۔

- ایک مختصر قصہ لکھیں یا خاکہ بنائیں جس میں انہوں نے کسی ضرورت مند کی مدد کی ہو بغیر نام لئے۔

2. حفظ اور تلاوت

❖ مقصد: قرآن حفظ کرنے کی صلاحیت کو بہتر بنانا۔

❖ سرگرمی:

- آیات 1–10 حفظ کریں۔
- تجوید (صحیح تلفظ) کے ساتھ تلاوت کی مشق کریں۔
- اپنی تلاوت ریکارڈ کریں اور گھر والوں کے ساتھ شیئر کریں۔

3. شکر گزاری کا جریدہ

❖ مقصد: سورۃ عبس (آیات 24–32) میں بیان کردہ نعمتوں پر غور کرنا۔

❖ سرگرمی:

- دس چیزوں کی فہرست بنائیں جن پر وہ شکر گزار ہیں (مثلاً کھانا، پانی، خاندان وغیرہ)۔
- اپنی پسندیدہ نعمت، جیسے پھل یا بارش، کی تصویر بنائیں جو سورۃ میں ذکر ہوئی ہے۔

4. ضرورت مندوں کی مدد

❖ مقصد: ہمدردی اور عملی اقدام کو فروغ دینا۔

❖ سرگرمی:

- ایک چھوٹا سا خیراتی کام ترتیب دیں، جیسے کسی ضرورت مند کو مال یا کپڑے دینا۔
- اپنے تجربے کو گروپ میں بیان کریں یا ایک پیراگراف لکھیں کہ دوسروں کی مدد کر کے کیسا محسوس ہوا۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بڑوں کے لیے

1. ترجیحات پر غور

❖ مقصد: مختلف افراد یا طبقات کی مدد میں توازن پر غور کرنا۔

❖ سرگرمی:

- سورۃ عبس کی آیات 1–10 کا مطالعہ کریں۔
- ایک مختصر تحریر لکھیں کہ وہ روزمرہ زندگی میں دوسروں کی مدد کو کیسے ترجیح دیتے ہیں اور اس میں کیسے بہتری لا سکتے ہیں۔

2. جوابدہی کو سمجھنا

❖ مقصد: آیات 33–42 میں بیان کردہ یومِ قیامت پر غور کرنا۔

❖ سرگرمی:

- قیامت کے دن کی تفصیل بیان کرنے والی آیات پر غور کریں۔
- لکھیں کہ اس دن کی تیاری کے لیے وہ کون سے اعمال کر سکتے ہیں۔

3. شکر گزاری اور نعمتیں

❖ مقصد: اللہ کی طرف سے رزق پر شکر ادا کرنا۔

❖ سرگرمی:

- آیات 24–32 میں اللہ کی نعمتوں (مثلاً فصلیں، پھل، پانی) پر غور کریں۔
- روزمرہ کے ایسے اعمال کی فہرست بنائیں جن سے ان نعمتوں کی قدر ہو اور ضیاع سے بچا جا سکے (مثلاً پانی کی بچت، کھانا بانٹنا)۔

4. معاشرتی خدمت

❖ مقصد: عاجزی اور خدمت کے اسباق پر عمل کرنا۔

❖ سرگرمی:

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

- ایک کمیونٹی سروس ایونٹ ترتیب دیں، جیسے بھوکوں کو کھانا کھلانا یا بزرگوں کے گھر جا کر ملاقات کرنا۔
- اس خدمت کے پیچھے قرآنی ترغیب کو دوسروں کے ساتھ شیئر کریں۔

خاندانی مشترکہ اسائنمنٹ

❖ سرگرمی: خاندان کے ساتھ مل کر سورۃ عبس پڑھیں اور اس پر گفتگو کریں۔

- بچے اور بڑے اپنی سیکھا ہوا ایک دوسرے سے شیئر کریں۔
- سورۃ سے متاثر ہو کر ایک مشترکہ نیکی کا عمل ترتیب دیں، جیسے غریبوں کو کھانا کھلانا یا درخت لگانا۔

یہ سرگرمیاں بچوں اور بڑوں دونوں کو عاجزی، شکرگزاری اور جوابدہی کے موضوعات پر غور و فکر اور عملی اقدامات کے ذریعے روحانی ترقی کی طرف راغب کرنے کے لیے تیار کی گئی ہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)